Vol. II
No. 20



Thursday,
16th September, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note.—*At the commencement of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 16th September, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS & ANSWERS

(*See Part I*)

L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954

The Minister for Finance, Statistics, Customs, Commerce and Industries (Shri V. K. Koratker): I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Speaker : Motion moved.

श्री. वि. के. कोरटकर:—अध्यक्ष महोदय, यह अेक बिल सेल्स टॅक्स की अेक छोटी सी तरमीम के लिये पेश किया जा रहा है। अुसमें अेक बात यह है कि अितजाम में कुछ सहुलियतें हों। और जहां तक सिगारेट का तालुक है कुछ आमदनी ज्यादा हो।

सिगारेट पर पहेले १ रुपये के पीछे ९ पाओी सेल्स टॅक्स था। अुसे अेक रुपये के पीछे अक आना टॅक्स करने की गरज से यह अमेंडमेंट लाया गया है। दुसरा जो मकसद अिस तरमीम के लाने का है वह यह है कि मल्टि पॉअिट (बहुमुखी) टॅक्स जो कुछ चीजों पर रखा गया है अुसे सिंगल पॉअिट अेकमुखी किया जाय अिससे टॅक्स वसूल करने में सहुलियत होती है। शकर पर आजतक डबल पॉअिट सेल्स टॅक्स रुपये में तीन पाओी लिया जाता था। और यह टॅक्स दो से लेकर तीन स्थानों तक मिलता है लेकिन हमारे यहां बाहर से बहुत कम शकर आती है। अिस लिये हमारा नुकसान होता है। हमारे स्टेट में सिर्फ अेक ही जगह शकर पैदा होती है और वही सारे स्टेट में जाती है। अिस पर यदि सिंगल पॉअिट सेल्स टॅक्स किया जाय तो मुनासिब होगा अैसा समझा गया। हमने जब डबल पॉअिट सेल्स टॅक्स रखा था तब कंपनी नें यह रायज किया कि अुन्होंन हर जगह अपने अेजंट रख दिये जिससे कि हमें डबल पॉअिट सेल्स टॅक्स वसूल करने के लिये काफी दिक्कत होनेलगी। अिस लिये यह सोचा

गया कि रुपये को ६ पाओी सिंगल पॉअिंट सेल्स टॅक्स रखा जाय तो वसूली में ज्यादा सहुलियत पैदा होगी। अुसी तरह मॅचेस पर भी डबल पॉअिंट सेल्स टॅक्स लिया जाता था। मॅचेस ज्यादा तर पान और सिगारेट की दुकान पर ही बिकती है। अिन दुकानदारों ने यह शिकायत पेश की, कि जब आप सिगारेट पर सिंगल पॉअिंट टॅक्स लेते हैं तो मॅचेस पर डबल पॉअिंट रखने से हमें डबल हिसाबात रखने पडते हैं। अिस लिये मॅचेस पर भी यदि सिंगल पॉअिंट टॅक्स रखा जाय तो मुनासिब होगा। अिस लिये मॅचेस पर भी सिंगल पॉअिंट सेल्स टॅक्स लेने के लिये अमेंडमेंट पेश की गअी है अिसमें अितजामी सहुलियत होगी। और बेपारियों को भी आम सहुलीयत मिलती है। और सरकार का भी अिसमें कोअी नुकसान नहीं होता। अिस लिये अिस छोटी सी अमेंडमेंट को कबूल किया जाय तो मुनासिब होगा। मेरी प्रार्थना है कि हाअुस अिसे मंजूर करें।

* شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) :- مسٹر اسپیکر سر - جنرل سیلس ٹکس کے بارے میں آج ایک امنڈنگ بل (Amending Bill) پیش کیا گیا ہے - گذشتہ تین سال سے کئی ترمیمات ہاؤز کے سامنے پیش کیجاتی رہی ہیں - ہر نوبت پر اس جانب سے یہ خواہش کیجاتی رہی ہے کہ ملٹی پل پوائینٹ (Multiple point) ٹیکسس کو ختم کرکے سنگل پوائینٹ (Single point) ٹیکس عائد کیا جائے - سنہ ۵۳ع میں جو ترمیم آئی تھی اوس وقت بھی ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا - تجربہ کے لحاظ سے اور خاص طور پر بمبئی پراونس (Province) کی نظیر کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے خواہش کی تھی کہ ملٹی پل پوائنٹ کے بجائے سنگل پوائنٹ ٹکس عائد کیا جائے - لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ جیسے جیسے تجربہ ہوتا جارہا ہے ترمیمات پیش کیجارہی ہیں اور ان ترمیمات کا سلسلہ لامتناہی ہوگیا ہے - حکومت کو چاہئے کہ از سر نو سیلس ٹکس کی پالیسی پر غور کرے اور ایک جامع قانون لائے - میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ سنگل پوائنٹ کے اصول کو گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے یا نہیں - شیڈیول (Schedule) میں بہت سے ایسے آرٹیکلس (Articles) ہیں جنکو اگزمپٹ (Exempt) کرنا چاہئے - اون کے متعلق بھی ترمیمات ہاؤز کے سامنے لائے جانے چاہئیں - چند چیزوں کے بارے میں ترمیم لائی گئی ہے اور حکومت کی خواہش ہے کہ ان سے متعلق ملٹی پل پوائنٹ کو ختم کرکے سنگل پوائنٹ ٹکس عائد کیا جانا چاہئے - میں اس کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کرونگا کہ جن چیزوں پر سنگل پوائنٹ ٹکس عائد ہو رہا ہے وہ تین چیزیں ہیں - دیا سلائی - شکر - اور معمولی سگریٹ - یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جنہیں غریب سے غریب آدمی بھی استعمال کرتا ہے - ایسے اشیاء پر جو ہر ایک غریب انسان کی لازمی ضروریات زندگی میں داخل ہیں کسی قسم کا ٹکس اضافہ کرنا مناسب نہیں ہے - دیا سلائی ایک ایسی چیز ہے جسکو غریب سے غریب آدمی بھی استعمال کرتا ہے - چولھا سلگانے کے کام میں آتی ہے اوس کے بغیر کسی کے گھر کا چولھا نہیں سلگ سکتا - اسیطرح شکر ہمارے روز مرہ کے استعمال کی چیز ہے - اور آج غریب سے غریب آدمی بھی اسکو استعمال کر رہا ہے - چائے ہمارے ضروریات زندگی کا ایک لازمی جزوبن گئی ہے اس لئیے میں عرض کرونگا کہ دیا سلائی اور شکر ان دونوں

کو اس قانون سے اگزمپٹ کرنا چاھئیے - اگر سنگل پوائنٹ کے ذریعہ ڈیفیسیٹ بجٹ (Deficit Budget) کو پورا کرنے کی کوشش کیجارھی ھے تو اشیاء تعیشات پر ٹکس اضافہ کیا جاسکتا ھے - اوس وقت ھمیں کوئی اعتراض نہوگا - لیکن ان دونوں چیزوں کے بارے میں جن پر سنگل پوائنٹ ٹیکس عائد کرنے کی تجویز ھے میں عرض کرونگا کہ ان کو اگزمپٹ کرنا چاھئیے - تیسری چیز سگریٹ - معمولی دام کے سگریٹ پر سنگل پوائنٹ ٹکس عائد کیا جانا مقصود ھے- مثلاً چار مینار سگریٹ - یہ سگریٹ مزدور سےلیکر اوسط طبقہ کے لوگ بھی استعمال کرتے ھیں - تین چار ڈبی سگریٹ پینے والے روزانہ آٹھ آنے صرف کرتے ھیں - ان پر مزید بار ڈالنے کی بجائے بہتر یہ ھوگا کہ اگر فیکٹری زیادہ منافع کمارھی ھے تو اوس سے حکومت مزید ٹکس وصول کر سکتی ھے- چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ٹکس عائد کرنے کی حکومت کی جو پالیسی ھے میں اوس سے اختلاف کرونگا - دو آنےسے کم دام کے سگریٹ پر ٹکس عائد کرنا میری رائے میں مناسب نہیں ھے - میں عرض کرونگا کہ تمباکو پر مختلف قسم کے ٹکس عائد کئے گئے ھیں حکومت اگر چاھتی ھے تو بھاری قسم کے سگریٹس پر ٹکس عائد کیا جا سکتا ھے اس سے ھمیں اختلاف نہیں ھوگا - میسور میں بھاری قسم کے سگریٹس پر ۳ پائی ٹکس رکھا گیا ھے- لیکن آپ یہ چاھتے ھیں کہ کم قیمت کے سگریٹس پر ٹیکس عائد کریں - میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ بنیادی طور پر سنگل پوائینٹ ٹکس کی پالیسیٰ سے آپ متفق ھیں یا نہیں - مسلسل دو سال سے ھمارا یہ مطالبہ ھے لیکن آپ نے اس اصول کو تسلیم کیا یا نہیں معلوم نہیں کیا -

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

میں عرض کرونگا کہ شکر - میاچس کے علاوہ اگر ھوسکے تو دوسرے ایسے اشیاء کو بھی اگزمپٹ کرنا چاھئے جو غریبوں اور مزدوروں کی ضروریات کی چیزیں ھیں - ایک کامن من (Common man) ایک مزدور اور زراعت پیشہ سب ھی اس سے متاثر ھونگے - اسلئے میں عرض کرونگا کہ کسی صورت سے ان اشیاء پر ٹیکس کا اضافہ نہیں ھونا چاھئے - مجھے امید ھے کہ اس جانب سے اسبارے میں جو ترمیمات آئی ھیں انکو آنریبل موور قبول فرمائینگے -

* شری جے - آنندراؤ (سرسلہ - عام) :- مسٹر اسپیکرسر - سیلس ٹیکس کے متعلق جو امنڈنگ بل پیش ھوا ھے اوس کے تعلق سے یہ کہا گیا ھے کہ شکر اور میاچس کے لئے ۳ پائی کا جو ٹیکس ھے اوسکی بجائے ۱ آنہ ۶ پائی اور ۹ پائی کا اضافہ ھورھا ھے اسکی بجائے ایک خاص مقررہ مقدار میں اضافہ کرکے ۶ پائی پر اکتفا کیا گیا ھے تا کہ خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کے لئے سہولت ھو- یہ بہ ظاھر ٹھیک تو معلوم ھوتا ھے مگر در اصل اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ھے کہ اگر گورنمنٹ مناسب سمجھے تو اس میں ایک آنہ کا اضافہ کرسکتی ھے - اس کا اختیار گورنمنٹ کو رھیگا - کیا یہ اختیار استعمال کیا جائے گا یا نہیں - اس میں شبہ نہیں ھے

که یہ اختیار استعمال کیا جائیگا - جیسا کہ سگریٹ کے ضمن میں کہا گیا ہے کہ دو آنے سے بڑھکر جنکی قیمت ہوگی اون پر اضافہ عائد کیا گیا ہے - باقی کم دام کے سگریٹس پر بھی اضافہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس سے ڈفیسٹ بجٹ پورا کیا جائیگا - ڈفیسٹ بجٹ پورا کرنے کے لئے یہ طریقہ ٹھیک نہیں کیونکہ شوگر - سگریٹ اور میاچس نیسیسٹیز (Necessities) میں داخل ہیں لگژریز (Luxuries) میں داخل نہیں ہیں - جو چیزیں لگژریزمیں داخل ہیں اون پر اضافہ کرکے ڈفیسٹ بجٹ پورا کیا جاسکتا ہے - اوس پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہونا چاہئے - مثلا فائن کلاتھ نسیسٹی میں نہیں ہے - جن کو استطاعت ہے وہی لوگ فائن کلاتھ پہنتے ہیں - اس پر ٹیکس اضافہ کرینگے تو عوام زیادہ نقصان نہ ہوگا - چاے ایک کامن میان کے لئے نسیسٹی بن گئی ہے - جو دوسرے ڈرنکس ہیں مثلا شراب - بیر وغیرہ وہ نسیسٹی نہیں لگژری ہے - میں نے سنا ہے کہ ایک شیشی بیس بیس پچیس پچیس روپیہ میں بکتی ہے - ان پر ٹیکس میں اضافہ کرنے سے ایک تو بری عادت بھی چھوٹ جائیگی اور دوسرے ڈفیسٹ بجٹ پورا کرنے میں مدد بھی ملے گی - اس کے باوجود جو لوگ استعمال کرنا چاہتے ہیں اونہیں استعمال کرنے دیجئے - اون کو سفر (Suffer) ہونے دیجئے - شراب اور بیر وغیرہ جو فارین (Foreign) سے آتی ہے اوسکو نواب زادے یا هائر مڈل کلاس کے لوگ ھی استعمال کرتے ہیں - اون پر رسٹرکشن (Restriction) عائد کرنے کے لئے ٹیکس بڑھایا جاسکتا ہے - فرسٹ کلاس سینما بینی میں بھی ٹیکس عائد کیا جاسکتا ہے - جو جوتے ۲۰ - ۳۰ روپیہ میں فروخت ہوتے ہیں اون پر اضافہ کیا جاسکتا ہے - جو لوگ یہ جوتے خرید نہیں سکینگے وہ چپل پہنینگے - چپل اور جوتے میں فرق یہی ہے کہ ایک شوق کے لئے پہنتے ہیں اور دوسرا ضرورت کے تحت پہنتے ہیں - شکر بھی نسیسٹی میں داخل ہے - لگژری میں داخل نہیں ہے - ایک رکھشا چلا نے والا بھی شکر استعمال کرتا ہے اور آنریبل منسٹر بھی شکر استعمال کرتے ہیں یہاں سے وہاں تک سب لوگ استعمال کرتے ہیں - وہ اتنی نسیسٹی ہے کہ گوشت سے بھی زیادہ استعمال ہوتی ہے - یہ عام آدمی کی ضرورت میں داخل ہے - ایک کولی اور مزدور بھی اسکو استعمال کرسکتا ہے اس لئے اس کی رسائی میں اور بھی زیادہ سہولت بہم پہنچائی جانی چاہئے - میں تو سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی کے لئے اس سے کم قیمت پر کوئی انٹرٹینمنٹ (Entertainment) نہیں ہوسکتا - ایک عام آدمی نہ تو سینما دیکھ سکتا ہے اور نہ بیر استعمال کرسکتا ہے - آج کل زمانہ کا تقاضہ ھی یہ ہوگیا ہے سب ھی اسکو استعمال کرتے ہیں اس پر زیادہ ٹیکس رہیگا تو عام آدمیوں پر بوجھ پڑیگا - اس لئے آنریبل منسٹر اس پر سیریسلی (Seriously) غور کریں - اس جمہوری دور میں ایسی چیزوں کی قیمت گرنے کا مطمح نظر ہونا چاہئے - یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم سنگل پائنٹ ٹیکس بنا کر چھ پائی ھی لگا رہے ہیں - میں یہ کہونگا کہ اس کے متعلق تین پائی پر ھی اکتفا کریں تو مناسب ہوگا - یہ لگژری نہیں بلکہ

ایک عام آدمی کے استعمال کی چیز ہے - اس لئے چھ پائی عائد کرنا ہارمنی (Harmony)
ہے - یہ سمجھ کر کہ یہ ایک آرگنائزڈ بزنس (Organised Business)
ہے اس پر سنگل پائنٹ چھ پائی ٹیکس عائد کرنا غلط تصور ہے - اس لئے میں یہ عرض
کرونگا کہ میری گزارش پر غور کیا جائے -

**Shri V. D. Deshpande* (Ippaguda): Our Government is accustomed to throw crumbs at the doors of the people. In the last year or two, we the consumers and the merchant community have been demanding that the multi-point sales tax should be changed and single-point sales tax introduced. The previous Minister for Finance had promised that after this matter is dealt with by the Bombay Government and the Mysore Government, the Hyderabad Government will be moving in the matter. If I remember right, hon. Finance Minister—the present one aslo probably—had assured that he would consider the matter. But I find that this fundamental demand of the merchant community and the consumer is being dealt with piecemeal. The present attempt to amend the Sales Tax Act, by introducing single-point on certain new commodities like matches and sugar, partly gives relief, as it has been provided that the tax will be only at a single-point. But I have to respectfully point out to the hon. Finance Minister that this piecemeal treatment of this very important tax, is not going to solve the problem. Probably, the business community of Hyderabad is going to meet this week and hon. Finance Minister will be confronted by them to solve this particular problem. They have already made their representations and Government have no more justification to deal with the matter by bringing legislation of this type. For the benefit of the House I will read a particular section of the Mysore Sales Tax Act, wherein they have categorically taken to single-point tax. For example in section 3 of the Mysore Sales Tax Act, they have enumerated a few commodities like cigarettes and clothes etc. :—

Provided further that:

(*a*) In the case of cigarettes which are sold by the first dealer.

(*i*) At less than 3 pies per cigarette and are to be sold at any retail points to the consumer at not more than 3 pies per cigarette, the rate of tax payable shall be 3 pies in the rupee of such turnover;

(*ii*) At less than 6 pies per cigarette and to be sold at any retail point to the consumer at not more than 6 pies

per cigarette the rate of tax payable shall be 10 percent of such turnover :

(iii) At less than 9 pies per cigarate and are to be sold at any retail point to the consumer at n t more than 9 pies per cigarette, the rate of tax payable shall be twenty per cent of such turnover;

(iv) Not falling under item (i), (ii) or (iii) the rate of tax payable shall be thirty per cent of such turnover;

(b) In the case of cigars of cheroots which are sold by the first dealers—

(i) At less than 2 annas per cigar or cheroot and are to be sold at any retail point to the consumer at not more than 2 annas per cigar or cheroot, the rate of tax payable shall be three pies in the rupee of such turnover;

(ii) Not falling under item (i)—the rate of tax payable shall be thirty per cent of such turnover;

(c) In the case of cigarette, tobacco and pipe tobacco which are sold by the first dealer, the rate of tax payable shall be thirty per cent of such turnover.

(2) Subject as aforesaid, the sale of any of the goods mentioned below shall be subject to a tax at the rate specified in respect thereof, at such single point in the series of sales by successive dealers as may be prescribed ; and the tax shall be paid by the dealer concerned on his turnover in each year relating to such goods, and shall be in addition to the tax to which he is liable under sub-section (1) on his total turnover for the year :

The bill then enumerates the actual tax: motor vehicles—6 pies, refrigerators–6 pies, wireless sets–3 and so on. I am only quoting this to emphasise my point that it would be better to have a single point tax. The experiment on multi-point, to my mind, has proved a failure. I have earlier said in this House that in my recent tour of the districts, I found that all the important merchants keep two account books and by these dishonest methods they get the benefit, because they manage to keep certain account, whereby they can get safe from the imposition of the sales tax. Honest merchants represented to me that honesty does not pay in this particular business. Those who can successfully evade the sales tax sell better in the market and in the competition these evaders fare better, and the honest ones suffer. Secondly I have to point out that the Sales Tax Officers have made a profession

of corruption. Corruption is so rampant among the district sales tax officers that I can categorically say that if an enquiry is made into the working of the sales tax it would be found that much of the money which ought to have come into Government treasuries have found their way elsewhere owing to the inefficient administration of sales tax. Only the merchant community and sales tax officers benefit and not the consumer. Though in theory it was argued that multi-point tax fetches more revenues, in practice because of corruption and leakages, we are getting less revenue than we would get under the single-point.

If it is our experience that the multi-point tax breeds dishonesty among the merchant community, then I think it is high time the Government thinks of amending the whole Act, and not dealing with matches and sugar alone. Government should bring in a comprehensive legislation. At the time the multipoint tax was introduced, the then Finance Minister had quoted Bombay Government's taking to multipoint. If I remember right, in the first session of this Assembly, that was the argument put forward by Dr. Melkote. Now the very legislation of Bombay has undergone a change. They have probably taken to double-point and have enacted a rather complicated legislation. I do not want to suggest adoption of either the Bombay or the Mysore Acts. I am only restricting myself to the adoption of broad principles.

It has been pointed out in the statement of objects and reasons of this Bill, that the match and sugar industries are well organised and therefore, we can increase the tax at single point. I can give many more commodities in which the trade and production are more organised and with benefit we can tax these commodities at single-point. My appeal to the Finance Minister is that instead of taking piecemeal measures, it would be much better for him to ask his Department—probably he has already asked his Department—to draft a comprehensive bill so that the problem can be solved once and for all.

These are the basic principles which I would to bring before the House. As regards the various matters in the bill, I generally have no hesitation to support the levy of tax at single-point on matches and sugar, but the authority Government wants, to change over to an increase from 6 pies to one anna is unjustified. Members are aware that sugar being the common man's diet, it is not good for the Government

to tax them further through this indirect taxation. In fact we feel that it would be better to restrict the tax to the present three pies because of the change to single point. As stated in the objects and reasons because multi-point is collected at two points, the present increase to six pies has been effected. Many of us feel that three pies would have been better. But the authority taken by Government to increase the tax to one anna is unjustified. Therefore, we feel that the particular provision in that section should be deleted.

Coming to the tax on cigarettes, I cannot speak on behalf of those who are accustomed to smoke. I think this type of cigarette worth 2 annas and less is the main cigarette being used by the smokers. One and all, the poor, the middle class and also the higher classes use this particular type of cigarettes.

I do not know what is the attraction exactly, for these Charminar cigarettes, but generally it is found that it is appreciated by one and all. I am told even in France these cigarettes are available and many French people use them. Such commodity which is so commonly used is there, it is better, I think, to keep its price low and have it more sold; thereby on the aggregate, probably, we will be collecting more rather than adding to its price.

Secondly I have to point out to this House that the Charminar Cigarette Factory having started with a very small capital of Rs. 15 lakhs, now has a gross turnover per year of Rs. 60 lakhs and the profit made per year is, I am told, Rs. 35 lakhs. If on an original capital of 15 lakhs they are making a profit of Rs. 35 lakhs, I think it is not the common man who is smoking that should be taxed, but it is that company particularly which should be taxed for its high profits, and this is possible. The Hyderabad Corporation, through its Profession Tax can touch these profits,. Ofcourse, the Hyderabad Government will say that they are not gaining any thing by it. Well, certain arrangements can be made with the Corporation, certain grants given to the Corporation can be adjusted, and indirectly this benefit can be accrued to the Hyderabad Government. In this way, the profits should be taxed but not the common man for getting more tax. It is our suggestion in this respect, and I think Government will think over the matter before enhancing the tax on cigarettes from 9 pies to one anna. That will not be affecting the common man, and we feel Government is not justified in

raising this tax. In fact, I want to read to the House about the position in Mysore regarding cigarettes. There, they say in section 3 :

"(*a*) In the case of cigarettes which are sold by the first dealer.

(*i*) at less than 3 pies per cigarette and are to be sold at any retail point to the consumer at not more than 3 pies per cigarette the rate of tax payable shall be 3 pies in the rupee of such turnover.

There, on all cigarettes which cost less than 2½ as. the tax is 3 pies in the rupee.

I do not know the details of the working of this, but I feel that the Government here should not take up to increase the tax on cigarettes, and that is not going to help in any way as such.

Regarding matches and other things, I need not elaborate my arguments. They have been placed before the House. My only intention in taking up the time of the House is to knock at the doors of the hon. Finance Minister. It is said in the Bible : "You knock the door, and the door will open". I have been knocking the doors of the hon. Finance Minister for the last two years and I do not know how many times I shall have to do so. But I feel a bigger knock is coming from the Business Men's Conference, and if my knock is not going to make the Government open the door, probably, the collective will of the business community of Hyderabad, to which we all have our support in the interest of common man in the interests of avoiding corruption, in the interests of more facilities and efficiency, in the interests of collection of more finances—I hope the hon. Finance Minister will think over the matter once more and bring a comprehensive legislation before the House.

With these words I close my speech on the First Reading of the Bill.

श्री. वि. के. कोरटकर :—स्पीकर सर, जो अेतराजात अभी अुठाये गये हैं अुन सब के जवाबात मैं अिस बिल को पेश करते वक्त पहले ही दे चुका हूं। अेक यह बात शद्दोमद से कही गअी है की सेल्स टैक्स पूरी तौरपर सिंगल पाॅअिट किया जाना चाहिये। अिसके बारे में मैंने पहले ही कहा कि जो टैक्स सिंगल पाॅअिट किया जा रहा है वह सिर्फ अेडमिनिस्ट्रेटिव्ह सहूलत को देखते हुअे किया जा रहा है। बंबअी और मैसूर की अिसके लिये मिसालें दी गअीं हैं। लेकिन बंबअी और मैसूर दोनों

जगह टोटली सिंगल पाअिंट (Totally single-point) कहीं भी नहीं है। अभी विरोधी दल के नेता ने जो लिस्ट पढ दी अुस हद तक तो सिंगल पाअिंट है लेकिन बाकी बचे हुअे सब के लिये वहां भी मल्टि पाअिंट टैक्स है। अिसकी लिस्ट बहुत बडी है। मतलब यह है कि बंबअी और मैसूर में भी बहुत सी चीजों के लिये मल्टिपाअिंट सेल्स टैक्स है।

यह भी अेतराज किया गया कि सेल्स टैक्स में थोडें थोडें करके रोज अेक प्रस्ताव आता है., यह कैसा मामला है? मैं अिसके बारे में अितना ही कह सकता हूं कि अैसे ही आता रहेगा, और यहीं पर अैसा नहीं आता रहा है बल्कि सब स्टेटस् के लेजिस्लेशन्स को देखा जाय तो वहां पर भी हर असेंब्ली के वक्त दो चार तरमीमात तजरुबे से होते रहे हैं और होते रहेंगे।

यह भी कहा गया कि बहुत करप्शन बढ रहा है। यह तो बहुत वक्त कहा जाता है लेकिन सिंगल पाअिंट सेल्स टैक्स करने से करप्शन कैसे कम होगा और मल्टि पाअिंट करने से कैसे बढ जायगा यह मेरी समझ में नहीं आता। यह मेरी समझ में अगर आ जाय तो जैसे विरोधी दल के नेताओं ने कहा, अुनको मेरे दरवाजे पर फिर खिटखिटाना नहीं पडेगा।

यह कहा गया कि मर्चेंटस दो बुक्स रखते हैं और सेल्स टैक्स छिपाने की कोशिश करते हैं। यह बिल्कुल सही हो सकता है। लेकिन सिंगल पाअिंट सेल्स टैक्स करने से दो अकाअुंट बुक्स नहीं रखे जायेंगें अिसकी क्या गॉरंटीं है ? मैंनें अिस चीज को बार बार हाअुस के सामनें रखा है कि सिंगल पाअिंट में दो अकाअुंट बनने के बाद जहां अेक वक्त टैक्स खो गया तो वह हमेशा के लिये गवर्नमेंट के लिये खो जाता है। लेकिन मल्टी पाअिंट में वह अेक जगह खो गया तो दूसरी जगह मिलता है। अिसके बारे में मैं अपनी हद तक तो मुत्मयीन हूं।

मर्चंटस् मेरे पास अिसके पहले आ चुके हैं। आपने नोटीस दी कि फिर भी आयेंगे। बल्कि मैं आपसे बताअूंगा कि मर्चंटस् ने मुझे नोटीस नहीं दी है लेकिन मैं खुद अुनसे यह कह चुका हूं की वे चाहे जब मेरे पास आ सकते हैं, और व अपने विचारों से मुझे परिचित करा सकते हैं। वे मुझ से पूछते हैं कि सिंगल पाअिंट क्यों नहीं रखते? मैं बताता हूं कि मल्टिपॉअिंट में आप कोअी चालाकी नहीं कर सकते। मर्चंटस् मेरे साथ बडे खुले दिल से बातें करते हैं और वे खुद बताते हैं कि वे किस तरह से चालाकी करते हैं। मर्चटस की अेक बडी अजीब शकल रहती है। कअी तरह के मर्चंटस् होते हैं, कोअी होलसेल होते हैं, कोअी रीटेल होते हैं, कोअी कपडे के होते हैं और कोअी और किसी के होते हैं। अेक अुसूल अेक के लिये लगाया जाय तो अुससे दूसरे को मुश्किल होती है। जब अुनसे बातचीत होती है तो यह अुसकी चालाकी बताता है और वह अिसकी चालाकी बताता है। अुसके बाद मैंने पूछा कि आप मेरे पास अेक सर्वसम्मत स्कीम दें। तो अुसमें वे अभी सफल नहीं हुवे हैं। आप यह मत समझिये कि मर्चंटस् मेरे पास आ चुके हैं। तीन महीने से मैंनें अुनसे पूछ रहा हूं लेकिन कोअी स्कीम अब तक नहीं आअी। जिन चीजों के बारे में शुबहा रहता है अुनको मल्टि पाअिंट में रखना पडता है। मैं मानता हूं कि सिंगल पाअिंट में अितजाम की दृष्टि से ज्यादा सहूलत है। अेक आनरेबल सदस्य ने कहा कि यह डेफिसीट बजट भरने के लिये किया जा रहा है लेकिन अिसमें बजट भरने का सवाल नहीं है। मल्टिपॉअिंट रखने से सेल्स टैक्स दो जगह मिलता था लेकिन जहां हमनें देखा कि अेक जगह रखने से भी अुतना ही टैक्स मिलता है वहां अेक जगह किया गया है। अिसमें कोअी शक नहीं कि सिगारेट बहुत बिकने की चीज है। लेकिन जो चीज ज़्यादा बिकती है अुसी पर टैक्स

लगता है क्योंकि अुसीमें हमको ज्यादा मिल सकता है। चारमिनार सिगरेट के बारे में मैं कहूंगा कि ज्यादा टॅक्स लगनेके बावजूद भी वह हैदराबाद में सस्ती रहेगी। लीडर आफ अपोजीशन ने बताया कि अिस कंपनी को ३५ लाख रुपये का फायदा हो रहा है और अुस फायदे से कुछ हिस्सा लेने के लिये कुछ तरीके भी बतलाये गये लेकिन वह तरीके यहां जमते नहीं। अुसमें से कुछ रुपया लेना मेरे हाथ में नहीं है। अिसलिये मैं लागू नहीं कर सकता। अगर वह होता तो बराबर लिये बगैर मैं नहीं रहता। अगर प्रोडक्शन टॅक्स लगाने के लिये सोचा जाय तो १५ के बजाय ज्यादा से ज्यादा १२५ मैं कर सकूंगा, लेकिन अिससे क्या होनेवाला है? टॅक्स का आम अुसूल है कि जैसे जैसे टॅक्स बढता है अुसका अिन्सीडन्स कभी कन्ज्यूमर पर पडता है, किसी वक्त प्रोड्यूसर पर पडता है और किसी वक्त दोनों पर पडता है। यह टॅक्स ज्यादा लगाने से मेरा ख्याल है कि अिसका अिन्सीडन्स कंपनी पर पडेगा। अिसके बारे में मुझे विश्वास है और अिसीलिये अिसको बढाया गया है। ये तीन चार चीजें मुझे हाअुस के सामने रखनी थीं। मैं अुम्मीद करता हूं कि ये चीजें रखने के बाद मुझे तरमीमात के बारे में ज्यादा बोलने की जरूरत नहीं पडेगी। तरमीमात वापस लेली जायेंगी अिस अुम्मीद से मैं बैठता हूं लेकिन तरमीमात के वक्त फिर बोलने की जरूरत पडेगी तो फिर मुझे अेक दफा बोलना पडेगा।

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954 the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954 be read a first time".

The motion was adopted.

Shri V. K. Koratkar: I beg to move:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954 be read a second time".

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954 be read a second time".

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker: Now, we will take up the bill clause by clause.

Shri Syed Akhtar Hussain (Jangaon): I beg to move:

"That in line 5 for 'one anna' substitute 'six pies".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"Omit lines 3 to 5".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri K. L. Narasimha Rao (Yellandu-General) : I beg to move :

"That in line 9 for 'six' substitute 'three'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move :

"Omit lines 13 to 15".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardan-General) : I beg to move :

"That in line 15 for 'one anna' substitute 'nine pies'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

شری سید اختر حسین :- جناب اسپیکر صاحب - بڑی مشکل تو یہ پیش آرهی هے کہ هم یہاں سے اگر کوئی بات کہنا چاهتے هیں تو اس کو سننے سے پہلے هی همارے منسٹر صاحب یہ سمجھتے هیں کہ وہ جواب دے چکے هیں اس لئے اب اگر کوئی تنقید یا نکتہ چینی یا اعتراض کیا جاتا هے تو اس کا جواب بھی مجھے یقین هے یہی ملیگا کہ اسکا جواب پہلے هی دیا جا چکا هے - جب هر بات کا پہلے سے جواب دیا جاچکا هے تو اس بات کی تکرار اس جانب اشارہ کرتی هے کہ حکومت اپنی پالیسی کے کچھ اصول پہلے هی طے کر چکی هے اور ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاهتی چاهے اس کے خلاف دلائل کتنے هی مضبوط کیوں نہ هوں - بہر حال مجھے اپنی ترمیم کے سلسلہ میں پھر ایک بار پر زور طریقہ سے حکومت سے یہ مطالبہ کرنا هے کہ سگریٹ پر جو محصول بڑھایا جارها هے اس میں حالات اور وقت کا تقاضہ یہ هے کہ کمی کی جائے اور اگر آج حکومت نے اس ترمیم کو منظور کرنے میں پس و پیش کیا تو میں یہ بھی سمجھتا هوں کہ بہت جلد وہ وقت آنے والا هے کہ عام دباؤ کے تحت پھر کوئی ترمیم اسی قسم کی آئے گی جس کے تحت اس بات کو منظور کیا جائے گا - اس لئے بہتر یہی هے کہ قبل از قبل ایسا قدم اٹھایا جائے جس کے لوگ خواهشمند هیں - اور اسی منزل پر اس کی تکمیل

هو جائے ۔ سگریٹ کے سلسلہ میں بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ معمولی ٹیکس بڑھایا جارہا ہے اور اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے ۔ منسٹر صاحب متعلقہ کا یہ خیال ہے کہ جو چیزیں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں انہیں پر ٹیکس لگانے سے حکومت کو زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن محصول اندازی کی یہ پالیسی جمہوری پالیسی نہیں کہی جا سکتی ۔ جمہوری پالیسی کا تقاضہ تو یہ ہونا ہے کہ جو چیزیں عام استعمال کی ہوتی ہیں ان پر کم سے کم ٹیکس لگایا جائے اور ایسی اشیاء جو تعیشات کے طور پر مخصوص طبقوں میں استعمال ہوتی ہیں ان پر زیادہ ٹیکس لگایا جائے ۔ لیکن یہاں اس کے برعکس اصول کار فرما ہے ۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اپنی سمجھ بوجھ کس قدر مختلف رکھتی ہے اور کس طرح عوام پر زیادہ بوجھ ڈالنا چاہتی ہے ۔ ہم یہاں دیکھ رہے ہیں کہ خاص طور پر ایسے سگریٹس پر محصول بڑھا یا جا رہا ہے جن کی قیمت فی پیکٹ دو آنے یا دو آنے سے کم ہو ۔ ظاہر ہے کہ یہ معمولی سگریٹس صرف کسان مزدور درمیانی طبقات یا چھوٹے طبقات استعمال کرتے ہیں ۔ آجکل ہمارا سماج جس معاشی سنکٹ سے گذر رہا ہے اس کے پیش نظر حکومت کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ عوام پر سے دباؤ کم کرے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو چیزیں عام لوگوں کے استعمال کی ہیں ان پر ٹیکسس میں اضافہ کے لئے بار بار قانون میں ترمیمات لائی جاتی ہیں ۔ ابھی بتایا گیا ہے کہ میسور میں معمولی سگریٹ پر فی روپیہ تین پائی کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے یہاں تین پائی کے بجائے ایک آنہ فی روپیہ ٹیکس رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ محصول چارگنا بڑھا یا جارہا ہے ۔ ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں منسٹر صاحب متعلقہ جواب دیتے ہوئے یہ فرمائیں کہ اس طرح ٹیکس بڑھانے میں ایک اخلاقی نکتہ پیش نظر ہے کہ سگریٹ نوشی پر اسطرح پابندی عائد کی جائے اور اس کی روک تھام کی جائے ۔ لیکن میں کہوں گا کہ اس موقع پر ان کا یہ فلسفیانہ تخیل لوگوں کو مغالطہ میں نہیں رکھ سکتا ۔ ایسے معاملات میں اخلاقی فلسفہ کارگر نہیں ہوسکتا ۔ اگر ہمارے سماج کی بری عادتوں کو آپ روکنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دوسری تدابیر ہوسکتی ہیں ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ سگریٹ نوشی مضر ہو ۔ لیکن یہاں سوال یہ نہیں ہے کہ آیا سگریٹ نوشی مفید ہے یا مضر ۔ یہاں تو یہ سوال ہے کہ جو لوگ سگریٹ استعمال کرتے ہیں کیا ان پر اس طرح بوجھ اور دباؤ ڈالنا جائز ہے ۔ اورکس حد تک بار ڈالنا چاہتے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چار مینار سگریٹ کا استعمال ریاست کے اندر اور باہر بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ اس محصول کے اضافہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس سگریٹ کے استعمال کرنے والے لوگوں پر اس کا بوجھ پڑیگا ۔ چارمینار سگریٹ فیکٹری امپیریل ٹوباکو کمپنی کی ملک ہے جس کا سرمایہ صرف ۱۰ لاکھ روپیے ہے ۔ اور اس سے سالانہ خالص منافع ۳۰ لاکھ روپیے ہوتا ہے ۔ اس ٹیکس کے لحاظ سے جہاں تک میرا اندازہ ہے حکومت کو سالانہ ۳۰ لاکھ کی آمدنی ہونے والی ہے ۔ اور اگر ٹیکس بڑھا کر ایک آنہ کرنے کے بجائے چھ پائی کریں تو اس سے حکومت کو ۱۰ لاکھ کا گھاٹا ہوتا ہے ۔ اس گھاٹے کی پا بجائی آپ اس آمدنی سے کرسکتے ہیں جو کمپنی کو کافی مقدار میں حاصل ہوتی ہے ۔ یہ کہا گیا کہ ایسی کوئی بات منسٹر

صاحب متعلقه کے بس میں نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ایک منسٹر کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ حکومت کی ایک اجتماعی پالیسی کا سوال ہے - میں حکومت کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خود اون کی پارٹی یعنے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کچھ عرصہ قبل ایک اکنامک کمیٹی مقرر کی تھی - اس نے کچھ سفارشات کی ہیں جن میں ایک سفارش یہ بھی ہے کہ پرافٹ پرسیلنگ ہونی چاہئے-اور منافعہ ساڑھے چھ فی صد سے زیادہ نہونا چاہئے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسی پالیسی رکھنے کے باوجود لاکھوں کروڑوں روپیہ کمانے والی جو کمپنیاں ہیں اور جو اپنے منافعہ کو یہاں سے حاصل کرکے ہمارے دیش سے باہر بھیجدیتی ہیں اس کو جاری رکھا جاتا ہے - ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں کا جو سرمایہ لگا ہوا ہے اس کے لحاظ سے اب بھی سالانہ دو سو کروڑ روپیہ سود اور منافعہ کی صورت میں ہمارے دیش سے باہر جاتا ہے - امپیریل ٹوبا کو کمپنی سالانہ ۳۰ لاکھ روپیے کماتی ہے لیکن ایسے منافعوں پر سیلنگ قائم کرنے کے لئے بنیادی طور پر غور نہیں کیا جاتا - اس کے برخلاف جز معاش اور نچلے طبقے پر ٹیکسس عائد کرکے حکومت روپیہ حاصل کرنا چاہتی ہے - حکومت کی یہ پالیسی زیادہ دنوں تک برقرار نہیں رہ سکتی - اس کے خلاف عوام کا بڑھتا ہوا غصہ اس پالیسی کا رخ موڑ دیگا - آپ بڑے بڑے منافعوں پر محاصل عائد کرکے اپنے بجٹ کے خسارے کو کم کرسکتے ہیں - میں حکومت سے پوری قوت کے ساتھ یہ مطالبہ کروں گا کہ حکومت اپنی اس پالیسی پر غور کرے - ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری پڑوسی دوسری ریاستوں میں بھی اس طرح کے سخت محاصل نہیں ہیں تو پھر کیوں حکومت حیدرآباد اتنا بڑا اضافہ کرکے یہ بدنامی مول لے رہی ہے - اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس میں اس کی بدنامی نہیں اور اس سے جمہوریت کو دھکہ نہیں پہنچتا تو یہ اور بات ہے - لیکن میں پوری دیانت داری - ایمانداری اور خلوص کے ساتھ حکومت کو یہ مشورہ دوں گا کہ اگر وہ جمہوریت کی لاج رکھنا چاہتی ہے - جمہوری تقاضوں کو پورا کرنا چاہتی ہے تو ہماری جانب سے پیش کی ہوئی ترمیمات کو قبول کرکے یہ ثابت کردے کہ کوئی اچھی بات خواہ وہ اپوزیشن بنچز سے ہی کیوں نہ آئے اس کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کیا جائیگا -

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अुपाध्यक्ष महोदय, जिस शिद्दत के साथ अभी अेक मेंबर नें अपनी तकरीर की अुतनी शिद्दत के साथ तो मैं तकरीर नहीं करनेवाला हूं। मुझे ताज्जुब यह होता हैं कि फायनान्स डिपार्टमेंट से यह सिंगल पॉअिंट करने के लिये अमेंडमेंट आया है। जब कभी मै फायनान्स डिपार्टमेंट या सेक्रेटरियट में गया हूं तब मैंने देखा है कि वहां पर चारों तरफ धुवां ही धुवां होता है। मै मिनिस्टर साहब के चेंबर का जिक्र तो नहीं कर रहा हूं लेकिन सेक्रेटरियेट में सब तरफ सिगारेट का धुवां दीखता है। अिस लिये कम से कम सिगरेट की हदतक तो भी अिस तरह की अमेंडमेंट आयेगी अैसी मेरी तवक्कू नहीं थी। मैंने सिर्फ कॉम्प्रोमाअिज के तौर पर यह रखा है कि जो अमेंडमेंट लाअी जा रही हैं ट्रेजरि बैचेंस की तरफ से अुसे न लाया जाय। अगर आप पहली जो अमेंडमेंट श्री. अखतर हसन साहब की हैं अुसें यदि मंजूर नहीं कर सकते हैं तो कम से कम मै कहना चाहता हूं कि आज जो स्टैटस्को हैं अुसे तो भी वैसा ही

रखा जाय क्योंकि आप लोग तो स्टेटस्को मेंटेन करने के आदि हैं और हर बात में स्टेटस्को ही रखना चाहते भी हैं। तो अिसमें भी स्टेटस्को रखें तो मुनासिब होगा ।

श्री. रतनलाल कोटेचा :—अब आप भी स्टेटस्को के आदी हो रहे हैं अैसा दीख रहा है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—वह तो आपके कारनामें से दीखता है की कौन स्टेटस्को के आदी हैं, हम या आप। खैर यह कहा गया कि सिगरेट पर ३ पाअी टॅक्स रखा गया है और वह तीन या चार पॉकिट पर भी मिल सकता हैं। लेकिन हमारे यहां शकर बाहरसे कम आती है अिस लिये अिसे सिंगल पॉकिट बनाना मुनासिब होगा। यहां जो १ रुपये के पीछे अेक आना बनाने के लिये कहा जा रहा है वह मुनासिब नहीं होगा। मै यह बात यहां पर रखना चाहता हूं कि आम तौर पर जो चीजें अिस्तेमाल की जाती हैं अुनके अुपर यदि टॅक्स बढाया जाता है तो जो चीजें सस्ती होती हैं वें ज्यादा बिकती है लेकिन टॅक्स बढाने पर यदी वह चीजे ज्यादा मंहगी होगअी तो लोग अुसे कम अिस्तेमाल करने लगते है और आखीर में जाकर टॅक्स भी कम वसूल होता हैं। यह कहा जाता है कि जो चीजें सस्ती रहती हैं और जिनको लोग ज्यादा अिस्तेमाल करते हैं वे ज्यादा बिकती हैं और अॅग्रिगेट टॅक्स ज्यादा मिलता है। लेकिन यह कहना सही नहीं हैं जैसा कि मैंने बताया हैं कि आखीर जाकर वह चीजें महंगी होंगी और कम बीकेंगी और टॅक्स भी कम हीं वसूल होगा। अिस लिये मै हुकूमत से कहना चाहता हूं कि आप जो टॅक्स १ आना करना चाहते हैं वह ठीक नही होगा। अिस लिये यदि आप ९ पाअी की जो तरमीम लाअी है अुसे यदी कबूल नही कर सकते हैं तो कम में कम आज जो हालत हैं वैसा हीं स्टेटस्को रहने दीजिये अैसी मेरी प्रार्थना हैं।

कंपनीज के बारे में भी ऑनरेबल मेंबर ने अपनी तकरीर में कहा था अुससे भी मैं मुत्तफिक हूं। जो कंपनीज आज अिंडस्ट्रीज चला रही हैं और काफी मुनाफा हासिल कर रहे हैं अुस मुनाफे पर भी कुछ रोक लगनी चाहिये। जो अिंडस्ट्रीज यहां से मुनाफा कमाकर भेजती हैं अुन पर यह पाबंदी होनी चाहिये कि जो मुनाफा वे कमाते हैं अुसे यहां पर ही अिंडस्ट्रीज में अिनवेस्ट करना चाहिये। अुनको अपना जो प्रॉफिट हैं अुसे बाहर लेजाने की अिजाजत नहीं देनी चाहिये। हमारे यहां जो स्टेट का अिंडस्ट्रीज का फंड हैं अुसमें अगर अुनसे कुछ रकम ली जाती है और सरमाया यहां पर लगाया जाय अैसे यदि अुनपर कयुद लागाये जाते हैं तो यह जो १ आना टॅक्स बढाने के लिये कहा जा रहा है अुसकी जरूरत नहीं होगी। आज जो यहां कंपनीज हैं अुन्हें जो मुनाफा होता है वह २२० परसेंट से भी ज्यादा हो रहा हैं। यदी वे लोग कॉस्ट प्रॉडक्शन हैं अुसे कम करते हैं और फिर सिगरेट यदि ज्यादा सस्ती करते हैं तो फिर वैसी हालत मे १ रुपये के पीछे १ आना सेल्स टॅक्स करने में हमें कोअी अुजुर नहीं हो सकता है।

जैसा अेक ऑनरेबल मेंबर ने अभी कहा था कि आपकी अे. आय. सी. सी. में जो मसला आया था और तय हुआ था अुसपर तो आपको अमल करना चाहिये और जो प्राफिट्स होते हैं अुनपर कोअी सिलिंग लगाने की बहुत जरूरत है। जो प्रॉफिट्स होते हैं अुनपर जरूर कुछ न कुछ सिलिंग लगानी चाहिये ताकी सरकार को कुछ ज्यादा रकम अिंडस्ट्रीज आदी निकालने के लिये मिल सकें। अिसलिये मेरी यह दरख्वास्त है कि ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर साहब मरकज के फायनान्स मिनिस्टर साहब से अिसके बारे में फिर अेक मर्तबा मिलें और अुनसे अिसके बारे में सलाहमशवीरा लें तो अच्छा होगा। मैंने सुना हैं कि अभी अभी हमारे फायनान्स मिनिस्टर साहब देहली गये थे, मैंने यह आज के अखबार में पढा हैं, तब अुन्हों ने वहां से कर्जेजात के बारे में काफी माफी लाअे। और कर्ज माफ कर के १५,२० करोडका फायदा हासिल किया है। कर्ज कम करने के मुतालिक जिस तरह वहां जाकर वे यशस्वी हो कर आये हैं वैसे ही अिस केस में भी वे फायनान्स मिनिस्टर ऑफ अिंडीया से अिसके बारे में कह सकते हैं।

यदि वे अुस तरमीम को नही मान सकते तो कम से कम मेरी जो स्टेटस्को मेंटेन करने की तरमीम हैं वह तो मानने में कोअी अुज्र नहीं होना चाहिये। और जो तरमीम सिगरेटके बारे में अुन्होंने लाअी हैं अुसे वे वापस लेंगे अैसी मैं अुमीद करता हूं।

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: మిస్టర్ స్పీకర్, సర్, ఈ రెండవ క్లాజులో నావి రెండు సవరణలున్నాయి. అవి పంచదారకు సంబంధించినవి. సిగరెట్ల వ్యవహారం నడుస్తూవుందనుకోండి. సిగరెట్ ఎట్లాగైతే సాధారణ ప్రజకు సంబంధించినటువంటిదో, అట్లాగే పంచదారకూడా సాధారణ పౌరునియొక్క నిత్యావసర వస్తువులలో ఒకటి. అనేక సందర్భాలలో సాధారణ పౌరుడు పంచదారను వాడటం వుంది. ఇవ్వాళ మన దేశంలోని ఆరోగ్య పరిస్థితులను బట్టి చూచినప్పుడు జబ్బుతో వున్న వ్యక్తి బెల్లమునకు బదులు పంచదారను వాడితే, అది తగ్గకపోయినా జబ్బు పెరుగుటలోని తీవ్రతను అరికట్టుటకు తోడ్పడుతుందని డాక్టర్లు సలహా యిస్తున్నారు. ఈ రోజులలో ప్రతి ఇంట్లోను ఒకళ్ళో యిద్దరో రోగులు దొరుకుతారు. వాళ్ళకు మందు యిచ్చే పరిస్థితి ప్రభుత్వానికి లేదు. బడ్జెటు డెఫిసిట్‌లో వుందని చెబుతారు. మందు ఇవ్వక పోతే పోతే. పంచదారవాడితే రోగము పెరగదని అంటున్నప్పుడు, దానినికూడా సామాన్య ప్రజానీకానికి అందుబాటులో లేకుండా చేయడం జరుగుతోంది. ఇంతకు ముందు సిగరెట్ల విషయంలో మాట్లాడుతూ ఒక ఆనరబుల్ మెంబరు చెప్పినట్లు సాధారణ పౌరుడు ఏదైతే ఎక్కువ వాడతాడో దానిమీద చాలా తక్కువ పన్ను పడేటట్లు చూడవలసిన బాధ్యత, ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వంమీద వున్నది. ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం అనిపించుకోదలచుకుంటే ఆ విధంగా సంచరించినప్పుడే అది ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం అని చెప్పుకునే వీలుంటుంది. సాధారణ పౌరుడు వాడే వస్తువులమీద ఎక్కువ పన్ను వేస్తాము, ఇక్కడ ఉత్పత్తి జరిగే వస్తువులు ఇతర ప్రాంతాలకంటె ఇక్కడ తక్కువ ధరకు అమ్ముడు పోతున్నాయి, ఢిల్లీకంటె ఇక్కడ తక్కువకు అమ్ముడుపోయే పద్ధతి వుందీ అని ఇతర ప్రాంతాలలో వున్న ధరలకు ఇక్కడి ధరలకు తేడాచూపించి, మేలు చేస్తున్నట్లు చెబుతున్నారు మంత్రిగారు. అది చాలా అన్యాయమైన విషయం. మన దేశంలో ఎక్కువమంది బీద ప్రజలు. బీద ప్రజానీకం ఏదైతే ఎక్కువవాడతారో, దానిమీద తక్కువ టాక్సు వేయాలి అసలు అటువంటి వస్తువు మీద టాక్సు లేకుండా చేయడం మంచిది. టాక్సు వేయవలసియుంటే

చాలా తక్కువగా వుండేటట్లు చూడటం ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం నేర్చుకొనవలసిన గుణపాఠం. పెద్ద పెద్ద మొత్తాలు లాభాలు తీసి, సర్వ సౌఖ్యాలు అనుభవిస్తున్నవారిమీద టాక్సువేసే పద్ధతి మావద్ద లేదని, దానిని ఆలోచించే అవకాశం లేదని మంత్రిగారు చెప్పటం జరిగింది. ఏ వస్తువునైతే బీద ప్రజానీకం ఎక్కువగా వాడతారో దానిమీద టాక్సు పెంచడంలో ఏమాత్రం అర్థం లేదు, అది సమర్థించ దగినది కాదు. కాబట్టి మంత్రిగారు నా సవరణ ఒప్పుకోవాలని కోరుతున్నాను. టాక్సు ఆరు పాయిాలని వుంది, దానిని యింకా పెంచే అధికారం ప్రభుత్వానికి అప్పగించడం చాలా అన్యాయం. దానికి కూడా నేను సవరణ తీసుకు వచ్చాను. నా సవరణలు మంత్రిగారు అంగీకరించాలని కోరుతున్నాను.

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा):—अुपाध्यक्ष महोदय, अभी अभी जो अमेंडमेंट अपोजिशन की जानिब से पेश किये गये और अुसपर जो जोर शोर से तकरीर की गअी अुसके निसबत मै यह अर्ज करना चाहता हूं कि सिगरेटके अलावा दूसरे किसी चीजोंपर टॅक्स बढाया जाता तो आपका अेतराज करना ठीक था और मै अुसे समझ सकता था। लेकिन सिगरेट जैसे चीज पर टॅक्स बढाने के विरोध में आपने जिस शिद्दत से टॅक्स बढाने के बारे में कहा अुसे देख कर मुझे आश्चर्य होता है। यह दलील पेश की गअी कि यह अेक अैसी चीज हैं कि गरीब भी अिसे अिस्तेमाल करता है अिस लिये अिस पर यदी टॅक्स बढाया जाय तो गरीब लोग अिसे अिस्तेमाल नहीं कर सकेंगे।

मैं हाअुस के सामने यह दरखास्त करना चाहता हूं कि यह जो चीजें हैं वह सेहत के लिये मुजीर हैं और हर मजहब में भी यह चीजें मुजीर ही मानी गअी हैं। और आज भी यह तमाम नशीली चीजें सेहत के लिये बहुत खराब हैं अैसा साबित हुवा है। यह देखा जा रहा है कि अैसी जो नशीली चीजें हैं अुनका अिस्तेमाल करने के लोग ज्यादा आदी होते जा रहे हैं। और ज्यादा तर अिसका असर शहरों में ही देखा गया है। मेंबरों ने अपनी अपनी तकरीर में कहा की ज्यादा तर आम लोग आज सिगरेट को अिस्तेमाल करते हैं अिस लिये अिसके अुपर टॅक्स न बढाया जाय।

मैं तो चाहता हूं कि अैसी नशीली चीजों पर ज्यादा से ज्यादा टॅक्स बढाया जाय क्योंकि यह सेहत के लिये बहुत खराब हैं और सेहत पर अिसका असर बहुत मुजीर होता है। अिस पर यदि ज्यादा से ज्यादा टॅक्स लगाया जाय तो ठीक होगा ताकि अुनकी किमतें अितने बढें की ये लोग अिन चीजों को अिस्तेमाल करता ही छोड दें। अिस तरह से ही हम अुन्हें ज्यादा से ज्यादा फायदा पहुंचा सकेंगे। यह तो कोअी नही कह सकता है कि नशीली चीजें जो सेहत के लिये ज्यादा खराब हैं फिर भी ज्यादा लोग अुसको अिस्तेमाल करते हैं अिस लिये अुसपर टॅक्स न बढाया जाय।

अगर कोअी गरीब आदमी सिगरेट या शराब पीता हैं और कहा जाता है कि यह जरूरी चीजें हैं तो अिसका कोअी जवाब देनेकी जरूरत तहीं है क्यों कि यह मुसल्लेमा खराब चीज है। स्वास्थ्य के लिये सिगरेट पीनें की कोअी जरूरत नहीं है अगर हम शरीर शास्त्र की दृष्टि से भी देखें और किसी डॉक्टर की भी अिस पर राय ली जाय तो वे भी बतायेंगे की जो लोग अैसी नशीली चीजों का अिस्तेमाल करते हैं अुनकी सेहत पर बहुत बुरा असर पडेगा और अिस पर कोअी अलग अलग राय नहीं हो सकती है। अिस लिये लोगों की अिस बूरी आदत को कम करने के लिये और अुससे अुन्हें बचाने के लिये अैसी चीजों पर

ज्यादा से ज्यादा टॅक्स रखना चाहिये ताकि गरीब लोग अिसका अिस्तेमाल ही न कर सकें। और अिससे जो पैसा बचेगा अुससे वे अपने बच्चों के लिये दूध या और कोअी जरूरत की चीजें खुद के लिये भी ले सकते हैं।

यह कहा गया कि आम लोग अिसे अिस्तेमाल करते हैं लेकिन मैं कहूंगा यह कहना सही नही है। मैं कहना चाहता हूं कि आमतौर पर सिगरेट का ज्यादा अिस्तेमाल शहरों में ही होता है। और शहर के लोग ही अपने ज्यादा तर पैसे अिस पर खर्च करते हैं। देहातों के अंदर तो ज्यादा तर बीडी जैसी सस्ती चीजों को अिस्तेमाल किया जाता है। और यहां पर टॅक्स सिर्फ सिगरेट की हदतक ही बढाने के लिये कहा जा रहा है। अिस से गरीब लोगों का ज्यादा नुकसान नही होनेवाला हैं क्योंकि बिडी पर कोअी ज्यादा टॅक्स नही लगाया जा रहा है। ये लोग यदी सिगरेट पीना ही छोड दे तो अुनका ज्यादा फायदा होनेवाला है।

अिस लिये मैं ऑनरेबल मेंबर्स से यह दरखास्त करता हूं कि सिगरेट की हदतक जो अमेंडमेंट लाअी गअी हैं कम से कम अुसे तो वे मंजूर करलें और अुन्होने जो अमेंडमेंट लाअी हैं अुसे वे वापस लें। अितना कहते हुअे में अपना भाषण खतम करता हूं।

شری عبد الرحمن (مدنک پیٹھ) :— مسٹر اسپیکرسر - میں حکومت کی اس تجویز کا یقیناً خیر مقدم کرتا بشرطیکه وه اس نقطه نظر سے هوتی جیسا که اوس طرف سے ایک آنریبل ممبر نے کہا که وه مذهبی نقطه نظر سے بهی ممنوع هے اور صحت کے اصولوں کے مد نظر بهی مفید نہیں هے - اگر حکومت اون اصولوں کو پیش نظر رکھتے هوئے ٹیکس عائد کرنا چاهتی تو یقیناً وه قابل خیر مقدم هوتا - لیکن یہاں یه بات نہیں هے - اگر مذهبی احکام کے لحاظ سے یا اوسکے مضر اثرات کے پیش نظر ٹکس لگایا جارها هے تو میں کہونگا که ۹ پائی یا ایک آنه ٹیکس نہیں بلکه زیاده سے زیاده ٹکس عائد کیا جانا چاهئیے تها - اتنا ٹیکس که جسکی وجه سے کوئی شخص خریدنے کی جرات نه کرسکے - اگر ایسا هوتا تو یقیناً سمجها جاسکتا تها که شائد مذهبی احکام یا حفظان صحت کے نقطه نظر سے ٹیکس کو بڑها کر پابندی عائد کرنا مقصود تها لیکن یہاں اس نیت کا پته نہیں چلرها هے - مجهے ابهی معلوم هوا که ۹ پائی کی بجائے ایک آنه جو ٹیکس لگایا جا رها هے وه ایک سرمایه دارانه سازش کا نتیجه هے - وه یه که یہاں ایک فیکٹری ایجنٹه اور ایلوره سگریٹ کی قائم هوئی هے اونہیں چند سہولتیں پہنچانا مقصود هے - کیونکه ایجنٹه ایلوره سگریٹ فیکٹری کے مالکین سرمایه دار هیں اور اون سے برسر اقتدار پارٹی کے تعلقات وابسته هیں - اون کے مفادات کی حفاظت کے لئے یه ترمیم پیش کی گئی - اون کا سگریٹ باوجود اسکے که ایک آنه فی ڈبی کے حساب سے بیچا جاتا هے لیکن لوگ اوسکے عادی نہیں هیں چار مینار سگریٹ یا دوسرے سگریٹس کے عادی هیں اور وهی پیتے هیں - ان کمپنیوں کے مالکان کو تشویش هوئی انهوں نے اپنے ساتهیوں سے جو همیشه اونکی مدد کرتے هیں کہا که هماری تجارت کو فروغ دینے کے لئے یه ضروری هے که چار مینار سگریٹ یا دوسرے سگریٹ جسکو هر شخص اس وقت آسانی

سے خرید سکتا ھے اگر اون پر ٹیکس لگ جائے تو لازماً لوگ کم قیمت کا یعنی ھمارا سگریٹ خریدینگے ۔ اس طرح اون کو منافع مل سکیگا ۔ چنانچہ اون کے ایسے مفادات کی تکمیل کے لئے ھی ھمارے منسٹر صاحب نے اسکو ترمیم کی صورت میں اسمبلی میں پیش کیا ھے ۔ اس میں شک نہیں کہ تین پائی کے اضافہ سے کچھ ھونے والا نہیں ۔ لیکن جو چھوٹے چھوٹے لوگ ھیں مثلاً رکشاراں اور اھلکار وغیرہ اون کی جیب سے یہ پیسے خرچ ھونگے ۔ اصل سوال تین پائی کا نہیں اگرچیکہ تین پائی بچانے کی ذھنیت پیدا ھو جاتی تو اچھا ھوتا لیکن سوال یہ ھے کہ ایجنٹہ اور ایلورہ کے سرمایہ داروں کی تجارت کوفروغ دینے کے لئے مفادات حاصلہ کے تحت یہ سازش کی گئی ھے ۔

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे:—अिसका सुबूत क्या है?

شری عبد الرحمن :— اس کا ثبوت خود یہ ترمیم ھے ۔ اس مختصر بیان کے بعد اوس ترمیم کی جو میرے ساتھی شری اختر حسین نے پیش کی ھے تائید کرتے ھوئے تقریر ختم کرتا ھوں ۔

Shri B. D. Deshmukh : Rose in his seat.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :— کیا آپ اس کے متعلق تقریر کرنے کی ضرورت سمجھتے ھیں ؟

Shri V. K. Koratkar : The hon. Member was not present in the House then.

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— ھر امنڈمنٹ جو پیش کی جاتی ھے اوسکے پیچھے کوئی نہ کوئی غرض ھوتی ھے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :— اور کیا آرگیومنٹس (Arguments) پیش کئے جانے والے ھیں ؟

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— ھاؤز کے سامنے مختلف امنڈمنٹس آئی ھیں ان کا منشاء یہ نہیں کہ ایک ممبر اپنے خیالات ظاھر کردیں تو دوسرے ممبر جن کی امنڈمنٹ ھے وہ اپنی امنڈمنٹ کے متعلق تائیدی خیالات ھاؤز کے سامنے نہ رکھیں . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :— میرا مطلب یہ نہیں تھا ۔ جب آپ خود اپنی امنڈمنٹ پر کہنا نہیں چاھتے تو اس کے کیا معنی ھیں ۔

Shri B. D. Deshmukh : I was under the impressin that other Member will rise to speak.

Mr. Deputy Speaker : The hon. Member has moved an amendment and he should rise in time if he wants to speak.

Shri Ch. Venkatrama Rao : Other Members who want to speak may also rise in their seats.

Mr. Deputy Speaker : Yes, I know that.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ :— اپنی ترمیم کے بارے میں ہاؤز کے سامنے میں چند خیالات رکھنا چاہتا ہوں - اب تک جو مباحث ہوئے ہیں وہ صرف میاچس اور سگریٹ کے بارے میں ہوئے ہیں - میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس دفعہ کی سطر (۱۰) میں شکر کے بارے میں ہے - اس کے متعلق حکومت یہ حق حاصل کرنا چاہتی ہے کہ بعد میں وہ چاہے تو اس ٹیکس میں اضافہ کرسکے - میں چاہتا ہوں کہ حکومت کو یہ حق نہ دیا جائے - ایمس اینڈ آبجکٹس (Aims & Objects) میں حکومت نے صاف طور پر یہ رکھا ہے کہ شکر کے بارے میں تین پائی کا جو عام طور پر ٹیکس ہے اوسکو بڑھا کر چھ پائی کیا جائیگا - لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ جو ترمیم بجائے تین پائی کے سنگل پائنٹ چھ پائی کرنے کی ہے وہ برقرار رکھی جائے لیکن اس کے ساتھ جو پراویزو (Proviso) اضافہ کیا گیا ہے اوسکی ضرورت نہیں - جیسا کہ میں نے پہلے ابتدائی تقریر کے وقت کہا تھا ہمارے پاس شکر کا استعمال گہوارہ کے بچے سے لیکر مرنے والا بوڑھا تک کرتا ہے- اس لئے اس پر ٹیکس کی وجہ سے ہر شخص کو اس کے استعمال میں دشواری ہو جائیگی- ہمارے پاس جو بودھن شوگر فیکٹری ہے اوسکے تقریباً (۹۹) فیصد حصص حکومت کے ہیں - اس میں جو کیپٹل انوسٹ (Capital invest) کیا گیا ہے اوس کا پرافٹ (Profit) پرائیویٹ کیپٹلسٹوں کو نہیں ملیگا بلکہ اس میں زیادہ منافع ہوتو وہ گورنمنٹ کو ملیگا - اگر شکر پر ٹیکس کم رہیگا تو نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ باہر کے پراونسس میں بھی یہ بھیجی جاسکے گی - اگر ہم قیمت زیادہ رکھیں تو وہ باہر نہیں جا سکیگی اور نہ انڈسٹری ترقی کرسکیگی - میں سمجھتا ہوں کہ شکر کی حدتک حکومت نے تین پائی کی بجائے جو چھ پائی ٹیکس عائد کیا ہے وہ آخری حد ہوسکتی ہے - اس سے بڑھا کر بارہ پائی تک ٹیکس لگانے کا اختیار حکومت کو نہیں دینا چاہئے - اگر وہ ایسا چاہتے تھے تو خود بل میں چھ پائی کی بجائے بارہ پائی رکھ سکتے تھے - ایک طرف تو آہستہ سے تین پائی کی بجائے چھ پائی کررہے ہیں اور دوسری طرف اوس میں مزید اضافہ کا حق بھی محفوظ کرنا چاہتے ہیں - اس قسم کا حق حکومت کو دینا مناسب نہیں - اس سے یہ انڈسٹری جو ایک نیشنل انڈسٹری (National Industry) ہے زیادہ ترقی نہ کرسکے گی - اور اس کا پروڈیوس مارکٹ میں پھیل نہ سکے گا - چھ پائی کی جو ترمیم پیش کی گئی ہے اوس پر ممکن ہے کہ اس ہاؤز کے دوسرے ممبروں کو اختلاف ہوسکتا ہو لیکن میری جو ترمیم ہے وہ موزوں ہے -

श्री. वि. के. कोरटकर:—स्पीकर सर, मेरे बारे में पहले ही कहा गया था कि जितने भी पाॅअिंटस अुठाये गये हैं अुनके लिये मैं कह दूंगा कि अुनका जवाब मैं पहले ही दे चुका हूं। जिसमें कोअी शक नहीं कि यह मैं कह सकता था लेकिन अभी भी अितना ही कहता हूं कि अुनमें से कअी पाॅअिंटस का मैं पहले ही जवाब दे चुका हूं। अलबत्ता अेक पुरलुत्फ अेतराज यह अुठाया गया कि अजंटा और

अेलोरा की मदद करने के लिये यह टैक्स लगाया गया है। यह बात मेरी समझ में नहीं आओी। या यों कहिये कि अुनकी युक्ती पर मुझे अेक तरह से रहम आया कि आखिर जो चीज हमें भी मालूम नहीं थी वह आपको कैसे मालूम हो गओी। अगर चार मिनार सिगरेट दो आने में बिकती है और अजंटा अेक आने में तो दोनों की कीमतोंमें अिस टैक्स की वजह से अेक ही परसेंटेज बढेगा। चार-मिनार महंगी होगी तो अजंटा भी अुसी अनुपात में महंगी होगी। लेकिन यह तो मैनें अिस अैक्ट में कहीं नहीं लिखवाया है कि यह टैक्स सिर्फ चारमिनार पर लगाया जाय और अजंटा या अेलोरा की कोओी खास कीमत कर दी जाय। अिस तरह का आर्ग्यूमेंट आखिर कहां से निकला यह मेरी समझ में नहीं आता। खैर, थोडी देर के लिये मान लिया कि हमने अजंटा और अेलोरा की मदद के लिये यह किया है लेकिन मैं आपसे यह पूछना चाहता हूं कि आप अिम्पीरियल टोबैको कंपनी जो कि अिंग्लंड या अमेरिका से आती ह अुसकी मदद करने क्यों जा रहे हैं ? खैर अिस बात को जाने दीजिये। सिर्फ अेक दलील के लिहाज से मैं अिसकी तरफ देखता हूं और अिसको यहीं पर छोड देता हूं।

अेक बात कही गओी कि टैक्सेशन का अुसूल अैसा होना चाहिये कि लक्जरीज पर ज्यादा टैक्स हो और जरूरत की चीजों पर कम हो। मैं जानता हूं कि सेल्स टैक्स का अुसूल ही यह है। अिसके साथ जो तीन लिस्टस हैं अुनको आप देखेंगे तो अुसमें भी आप यही अुसूल पायेंगे। किसी चीज को अुसमें से अेक्जेम्प्ट किया है, किसी पर कम टैक्स है, किसी पर ज्यादा है, किसी पर अेक्स्ट्रा है, अिसी अुसूल पर सारा सेल्स टैक्स अैक्ट बना हुआ है। यह कोओी नया अुसूल नहीं है। सवाल सिर्फ यह है कि सिगरेट पर तीन पाओी टैक्स बढाया जा सकता है या नहीं। अिस पर अेक अजीब बात कही गओी जोकि मैं भी कभी सोंच नहीं सका और वह यह थी कि तीन पाओी टैक्स बढाने के बाद गवर्नमेंट को सालाना ३० लाख की आमदनी हो जायगी। अिसमें अतिशयोक्ती ज्यादा नहीं हुओी है। विरोधी दल की जानिब से जितनी आम तौर पर की जाती है अुतनी ही है और वह अतिशयोक्ती सिर्फ दस गुना है। मैंने जो हिसाब लगाया अुसके मुताबिक गवर्नमेंट को करीब तीन लाख रुपये की आमदनी होगी। लेकिन मुखालिफीन की तरफ से कहा गया कि अिससे दस गुना होगी। यानी अिस पर से आयंदा के लिये मेरे लिये अेक मिसाल हो गओी कि मैं अुनकी अतिशयोक्ती को समझकर किस तरह से चीजों को नापता जाअूं।

شری سید اختر حسین :— تین پائی کے اضافه سے نہیں بلکه ٹوٹل ٹیکس (Total tax)
کی وجه سے جو آمدنی هوگی اوس کا اندازه بتایا گیا ہے۔

श्री. वि. के. कोरटकर :—टोटल (Total) होगा तो वह डबल हो जायगा। क्योंकि आज हमें सब सिगरेट्स पर मिला कर बारा या तेरा लाख मिलते हैं। दो आने की सिगरेट पर अेक आना, छः आने से ज्यादा कीमत की सिगरेट पर डेढ आना और आठ आने से ज्यादा कीमती सिगरेट पर २ आने टैक्स लिया जाता है।

अिसके बारे में कहा गया कि चारमिनार फैक्टरी को ३५ लाख का नफा हुआ है अुसमें से आप कुछ रुपया क्यों नहीं लेते ? लेकिन मैंने यह नहीं कहा कि हम अुसके लिये कुछ नहीं कर सकते। मैंने अितना ही कहा था कि यह सेंटर का मामला है। सेंटर अिसमें जो मुनासिब है वह कर रहा है। अुसके बारे में आपको घबराने की जरूरत नहीं है। ३५ लाख में से सारी रकम कंपनी

को नहीं जायेगी। वहां अिनकम टैक्स है, अुससे नहीं हुआ तो सुपर टैक्स है। सुपर टैक्स लगा तो ३५ लाख में से करीब २५ लाख रुपये कंपनी को गवर्नमेंट के हवाले करने पडेंगे। लेकिन मैं अिस प्राफिट पर हाथ नहीं डाल सकता अिसलिये दूसरे तरीके से टैक्स आयद करना पडता है अितनी ही बात है।

अिन चीजों को अर्ज करने के बाद मैं यह कहना चाहता हूं कि अिन तरमीमात में से किसी भी तरमीम को मैं कबूल नहीं कर सकता।

شری بی - ڈی - دیشمکھ :— میری ترمیم کا جواب نہیں ملا - شکر کے بارے میں آئندہ ایک آنہ بڑی اضافہ کیا جائیگا - اس کے متعلق جواب دیاجائے تو مناسب ہے -

श्री. वि. के. कोरटकर :—शकर के बारे में कोअी टैक्स नहीं बढा है। वसूली का तरीका सिर्फ अलग किया गया है और अुसके साथ साथ आगे के लिये गवर्नमेंट अेख्तियार मांग रही है कि अगर शक्कर के भाव में कमीबेशी हो जाय तो गवर्नमेंट को अुस वक्त अेख्तियार होगा कि वह अुसको बढा सकेगी। अिसके बारे में आपको गवर्नमेंट पर अैतबार रखना चाहिये कि गवर्नमेंट कुछ करेगी तो नाजायज नहीं करेगी।

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That in line 5 for 'one anna' substitute, 'six pies'."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"Omit lines 3 to 5".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That in line 9 for 'six' substitute 'three'."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is:

"Omit lines 13 to 15".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That in line 15 for 'one anna' substitute 'nine pies'."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill.

The motion was adopted.

The Short title, Gommencement and Preamble were added to the Bill.

Shri V. K. Koratkar: I beg to move:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderabad General Sales Tax (Amendment) Bill 1954, be read a third time and passed".

Mr. Deputy Speaker: Motion moved.

**Shri V. D. Deshpande:* Mr. Speaker, Sir. The hon. Finance Minister has said that there is corruption everywhere and....

Shri V. K. Koratkar: I did not say there is corruption everywhere.

Shri V. D. Deshpande: I am sorry. If there is corruption it should be at every point. My first argument was that the corruption can be minimised. If it is multiple-point it will be at so many points, but now it will be at one point only. Secondly, at one particular point, that is where the goods are produced, probably, there it is very difficult to have such sort of corruption as can be had at the district level. We are supposed to expect that the authorities placed higher, probably that is felt by the people, are less attracted to corruption. If that proposition is right, then let us expect that at the production centre, the corruption will be less and thereby we will be minimising corruption, and probably getting more than what we are actually getting through multi point sales tax. Of course, the hon. Finance Minister has said that he asked the industrialists and merchant community to give him proposals. I quite agree with it. The merchant communtiy might have convinced the hon. Finance Minister that they are in a position to suggest methods and means whereby the Act can be so remodelled that in the first place it will be easy to implement, in the second place it will bring more income to our exchequer, thirdly it will avoid corruption and fourthly, it will be safeguarding the interests of the consumers. If those objectives can be fulfilled I think the

Finance Minister should have no hesitation to take up the single point sales tax. At least I will request him on this occasion that it should be possible for him to make it single point to the extent it has been made in Mysore and Bombay. The hon. Finance Minister has said that even there it is not fully a single point sytem. I agree with him. But even then that devolves a responsibility on him that he should be able at least to make it a single point as it is in Bombay and Mysore. A review of this particular enactment and amending Bill does not convince me that, that point has been reached in Hyderabad. I request the hon. Finance Minister to take up these matters and at least bring it to the line of Mysore and Bombay—wherever it is much better—and give certain immediate relief.

These are the few observations I wanted to make at the time of this Third Reading.

श्री. वि. के. कोरटकर :—स्पीकर सर, तीसरे वाचन के समय जो कुछ कहा गया है अुसमें मैं बहुत अेख्तलाफ नहीं करता। शक्कर के टैक्स को सिंगल पाॉअिंट किया गया वह अिसलिये कि शकर यहां पर पैदा होती है। जहां तक मैं समझा हूं अुनका आर्ग्यूमेंट यह है कि जब कोअी चीज किसी मुल्क में पैदा की जाती है तो वहां सिंगल पाॉअिंट रखा जाय तो टैक्स सहूलत से वसूल हो सकता है और वहां करप्शन भी कम हो सकेगा। अिस अुसूल को मैं कबूल करता हूं कि जहां चीज अुत्पन्न होती है वहां सिंगल पाॉअिंट रखने से अिंतजाम में बहुत सुविधा होती है। लेकिन मैं आपको भी अिसी तरह से समझा सकता हूं कि अिस अुसूल को मानते हुअे भी बंबअी और मैसूर में जितना सिंगल पाॉअिंट रखा गया है अुस हद तक हम नहीं पहुंच सकते क्योंकि वह स्टेट्स अैसे हैं जहां चीजों की पैदावार बहुत ज्यादा हैं। किंतु हमारे यहां अुत्पादन कम हैं। अुसूल की हद तक मुझे अख्तेलाफ नहीं है। मैं समझता हूं कि आपके आर्ग्यूमेंट से मेरा मसला बहुत सहल हो गया है। मैं आशा करता हूं कि आप अब और अिसके बाद भी अपने आर्ग्यूमेंट पर टिके रहेंगे कि सिंगल पाॉअिंट अुसी के लिये किया जाय जो चीज यहां पर ज्यादा प्रोडयूस होती है।

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXIV of 1954, the Hyderbad General Sales Tax (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed".

The motion was adopted.

L. A. Bill No. XXVIII of 1954, The Hyderabad Public Libraries Bill, 1954.

The Minister for Local Govt. & Education (Shri Gopal Rao Ekbote) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXVIII of 1954, the Hyderabad Public Libraries Bill 1954, be read a First time."

Mr. Deputy Speaker: Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوٹے :- مسٹر اسپیکر سر - حیدرآباد پبلک لائبریریز بل سنه ۱۹۵۴ع اگر چه بظاهر ایک مختصر سا بل نظر آتا هے لیکن اس کے نتائج بهت مفید اور دور رس هیں - قبل اس کے که میں اس بل کے سیلینٹ فیچرس (Salient Features) هاؤس کے سامنے رکھوں میں حیدرآباد ریاست میں پبلک لائبریریز کی حالت پر دو چار جملے کہنا چاهتا هوں - معزز ایوان کو یه معلوم هے که همارے پاس حیدرآباد میں کئی اقسام کی لائبریریز هیں - ایک آصفیه اسٹیٹ لائبریری هے جس کا سالانه بجٹ ایک لاکھ سے اوپر هے - اس میں ۹۰ هزار کتابیں هیں - جن میں سے تقریباً ۱۶ هزار قلمی نسخے هیں - حال هی میں اس کا ری آرگنائیزیشن (Reorganisation) کیا گیا هے اور لائبریریز سائینس کے لحاظ سے اس میں حال هی میں دو تین چیزیں رائج کی گئی هیں - ایک تو اوپن ایکسس سسٹم (Open access system) هے یعنی پڑھنے والے اور کتاب کے درمیان کوئی اور شخص یا چیز حائل نہیں هوتی - وهاں لون سسٹم (Loan system) اور باروئنگ سسٹم (Borrowing system) بھی نہیں تھا اس کو بھی رائج کیا گیا هے - اور عام طور پر لوگ چنده دهنده بنکر وقت واحد میں دو کتابیں لیجا کر گھر پر پڑھ سکیں گے -

سب سے زیاده مفید چیز جو حال هی میں رائج کی گئی هے وه انٹر لون سسٹم (Inter loan system) هے - حیدرآباد کے اندر اور باهر بڑی بڑی لائبریریز هیں - وهاں رسی پروکل بیسس (Reciprocal) پر کچھ کتابیں اپنی لائبریریز کے لئے لیجاسکتے هیں اور وهاں کی کچھ کتابیں هماری لائبریری میں لا سکتے هیں - اس سے سب سے بڑا فائده یه هونے والا هے که همارے پاس جو ۹۰ هزار کتابیں آصفیه اسٹیٹ لائبریری میں هیں ان سے حیدرآباد اور سکندرآباد کے شهریوں کے علاوه پوری اسٹیٹ کے لوگ استفاده کرسکیں گے اور اسی انٹرلون سسٹم پر باهر کی جو لائبریریز هیں جیسے دهلی کی مشهور دهلی پبلک لائبریری هے اور مدراس اور بمبئی میں بڑی بڑی لائبریریز هیں ان سے رسی پروکل بیسس پر کتابیں حاصل کی جا سکیں گی اور دی جاسکیں گی - اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اهم اصلاح جو حال هی میں هوئی هے وه "چلڈرنس سکشن" (Childrens Section) هے - پنڈت نہرو نے حال هی میں اس سکشن کا اضافه کیا - باغ عام میں بھی اس کا ایک شعبه کھولا گیا هے جهاں ۷۰۰ کتابیں هر گروپ کے لئے الگ الگ هیں - لائبریری سائینس کے لحظ سے یه ضروری هے که آڈالٹ ایجوکیشن - سوشیل ایجوکیشن ووکیشنل اینڈ ٹکنیکل ایجوکیشن ان تمام تعلیمی میدانوں میں اصلاح هو - اس کے لحاظ سے اس بات کی ضرورت هوتی هے که هر شخص کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے تعلیمی سهولتیں مهیا کی جائیں اور تعلیمی معیار بلند هو - چلڈرنس لائبریری جس کا آغاز جنوری ۵۴ع کو هوا آصفیه لائبریری میں اس سکشن کے تحت ۴۰۰۰ کتابیں هیں - اور یه اندازه کیا گیا هے که یهاں روزانه ۱۰۰ - ۱۵۰ بچے کتابیں پڑھنے آتے هیں - اسی طرح پبلک گارڈن میں بھی اتنی هی تعداد آتی هے - آصفیه اسٹیٹ لائبریری میں روزانه ۳۰۰ سے ۱۰۰۰ تک لوگ پڑھنے

کے لئے آتے ہیں اور وہاں کے اخبارات - میگزنس اورکتابوں سے مستفید ہوتے ہیں - اس طرح یہ کافی وسیع کام ہے اس میں کافی اصلاح کی جاچکی ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ اس طرح یہ کام مکمل طور پر ہوچکا ہے - جس طرح معزز ایوان کو معلوم ہوگا یونیسکو (UNESCO) نے لائیبریری پراجکٹ (Library Project) کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور اوس کی کافی پبلک لائیبریریز کام کر رہی ہیں - جسکی وجہ سے لائیبریریز مووینٹ (Movement) میں کافی تیزی آچکی ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر لوگوں کی مانگیں بھی بڑھ رہی ہیں اور جگہ جگہ ایسی سہولتوں کا مہیا کیا جانا ضروری ہوتا جارہا ہے - میں نے جن لائیبریریز کا ذکر کیا ان کے علاوہ ہماری ریاست میں اور بھی لائیبریریز ہیں - ہماری اسٹیٹ کے ۱۳۹ تعلقوں میں ۲۰۰ لائیبریریز چل رہی ہیں - یہ کوئی زیادہ تعداد نہیں ہے - لیکن پھر بھی یہاں کی تعلیمی حالت کے مد نظر معقول تعداد کہی جا سکتی ہے - تعلیمات میں لائیبریریزکی مدد کرنے کے لئے جو رقم دیگئی ہے وہ ۱۶۸۴۴ روپے ہے - اس سے گذشتہ سال ۷۰ لائیبریریز کی مددکی جا سکی اس سال ۱۲۱ لائیبریریوں کی مدد ہم کرسکے - ہمارے قواعد کی تحدیدات کے لحاظ سے ہم ۲۵۰ سے اوپر کسی لائیبریری کو گرانٹ ان ایڈ (Grant-in-aid) نہیں دے سکتے - اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اتنے لائیبریریز ہی کی مدد کرسکے - سوائے چند لائیبریریز کے جو شہروں میں چندوں سے یا اور طریقہ پر چلائی جاتی ہیں باقی میں سے اکثر ایسی ہیں جن کے پاس مشکل سے بہت کم کتابیں ہیں جو وہاں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں - اس کے علاوہ لائیبریری کی جیسی عمارت ہونی چاہئے یا جو فرنیچر ہونا چاہئے وہ بھی نہیں رہتا - لائیٹ کے مناسب انتظامات نہیں رہتے - ان کے علاوہ ہمارے پاس جو دو سو لائیبریریز ہیں ان میں ایسی کتابیں بھی نہیں ہیں جن کی ضرورت آج ہمارے سماج کو ہے - تمثیل کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ آج جاپانی طریقہ کاشت کافی مقبول ہوچکا ہے اور تلنگانہ میں کافی اہمیت حاصل کرچکا ہے - اگر کوئی شخص تلنگانہ کی کسی لائیبریری میں جاکر جاپانی طریقہ کاشت پر لٹریچر طلب کرے تو آپ کو یہ سنکر تعجب نہ ہونا چاہئے کہ تلنگانہ کی کسی بھی لائیبریری میں اس پر کوئی لٹریچر نہ مل سکے گا - عموماً ہماری لائیبریریزمیں ناولس یا دل بہلانے والی کتابیں ہوتی ہیں جنہیں لوگ فرصت کا وقت گزارنے کے لئے پڑھتے ہیں - لائیبریریز کا تصور گذشتہ زمانہ میں یہی تھا کہ اس سے کتابیں لیکر وقت گزاری کی جائے اس لئے لائیٹ ٹائیپ لٹریچر (Light type literature) لائیبریریز میں ملتا تھا - لیکن آج یہ تصور بدل گیا ہے - آج لائیبریریز کی تنظیم ایک سائنس بن چکی ہے - اس پر کافی ریسرچز ہوئے ہیں اور اس کے لحاظ سے حالات اور لوگوں کی ضروریات کے بموجب لائیبریریز میں کتابیں ہونی ضروری ہیں - اس لئے ایک بات جو ان واقعات سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچیکہ دو سو کی تعداد میں پبلک لائیبریریز ہیں لیکن ان میں سے کافی تعداد کی گورنمنٹ امداد کرتی ہے اور ان کی حالت اتنی اطمینان بخش نہیں ہے

جو کہ ۱۹۵۴ ع کے ضروریات کے لحاظ سے ہونی چاہئے - اس کے علاوہ سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ کی اور (और) سے ان مقامات پر جہاں کمیونیٹی پراجکٹس یا نیشنل اکسٹنشن بلاکس ہیں وہاں لائبریریز چلائے جارہے ہیں - ان میں پورے مقامات پر نہیں تو کم ازکم کچھ مقامات پر لائیبریری کے نام سے ایک تحریک چلائی جا رہی ہے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ ان لائبریریز کو مالی مشکلات کی وجہ سے یا اور دوسری مشکلات کی وجہ سے اچھی لائبریریز نہیں بنایا جاسکتا اور نہ اس مووںنٹ کو ہم لائیبریری مووںنٹ کہہ سکتے ہیں -

ان کے علاوہ ہمارے پاس ڈپارٹمنٹل لائبریریز بھی کافی تعداد میں ہیں -

The House then adjourned for recess till Thirty Five Minutes Past Five of the Clock.

The House reassembled after recess at Thirty Five Minutes Past Five of the Clock.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

شری گوپال راؤ اکبوٹے : — مسٹر اسپیکر سر - میں ان دو سو لائبریریز کے بارے میں کہہ رہا تھا جن میں سے اکثر کو گورنمنٹ امداد دیتی ہے اور انکی موجودہ حالت کا ایک مختصر سا خاکہ میں نے معزز ایوان کے سامنے رکھا تھا - اسکے علاوہ ہمارے پاس ڈپارٹمنٹل لائبریریز بھی ہیں جو عوام کے لئے کھلی نہیں ہیں لیکن یہ کافی اچھی لائبریریز ہیں مثلاً سکریٹریٹ کی لائبریری یا فینانس کی لائبریری یا آرکیالوجیکل ڈپارٹمنٹ کی لائبریری - یہ اچھی خاصی لائبریریز ہیں - اب وہ پبلک کے لئے کھلی ہوئی نہیں ہیں لیکن موجودہ ایکٹ کے پاس ہو جانے کے بعد اسکا امکان ہے کہ وہ عوام کے لئے بھی کھول دی جائینگی اور عوام بھی ان سے استفادہ کرسکینگے - اسکے علاوہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے تحت بھی لائبریریز ہیں ہمارے ڈائرکٹر اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہوگا کہ وہ اورنگ آبادکی کالکٹری کے بعد جب سے کہ ڈائرکٹر ہوکر آئے ہیں اس کام کو اچھی طرح پھیلا رہے ہیں - وہ ان معنوں میں کہ ریجنل لینگویجس کا میڈیم اختیار کرنے کے بعد تلگو ، مرہٹی ، کنڑی اور سنسکرت کی کتابیں مدارس میں نہیں تھیں اور بعض مدارس میں تو مطلق نہیں تھیں تو وہاں وہ ایسی کتابیں فراہم کررہے ہیں - جب لینگویج بدل گئی ہے اور ریجنل لینگویجس کو اختیار کیا گیا ہے تو اس لحاظ سے بھی ان کتابوں کا مدارس میں رکھا جانا ضروری ہوگیا تھا - چنانچہ گذشتہ دو سال سے یہ مووںنٹ شروع کیا گیا ہے اور اب اسکو اور بھی زیادہ مومنٹم (Momentum) حاصل ہوگیا ہے جسکے نتیجہ کے طور پر تقریباً چار لاکھ کتابیں مدارس میں دیگئی ہیں - ان میں پرائمری اسکولس مڈل اسکولس اور ہائی اسکولس شامل ہیں - امداد کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں توآپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ اتنی قلیل رقم سے اتنے بڑے بڑے لائبریریز بنائے گئے ہیں - انکے بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ عوام سے ڈونیشنس لئے جائیں - مجھے اپنے پیرنٹس

(Parents) سے کچھ مانگ کر لائیں۔ اس کے لئے یہ ٹارگٹ (Target)
رکھا گیا ہے کہ ہر اسکول میں کم از کم ایک ہزار کتابیں ہوں ۔ چنانچہ ایک لاکھ
ستر ہزار تلگو ۔ مرہٹی اور کنڑی کی کتابیں اور پچیس تا تیس ہزار ہندی کی کتابیں
ان لائبریریز میں موجود ہیں ۔ یہ تعداد اون کتابوں کے علاوہ ہے جو اردو اور پرشین
کی پہلے سے مدارس میں ہیں ۔ اس لحاظ سے آج میں کہہ سکتا ہوں کہ تمام اسکولس
میں بہت بڑے پیمانہ پر نہ سہی لیکن کم از کم ضروریات کو پورا کرنے والے لائبریریز
ہیں ۔ اسلئے اگر ہم اسکو کچھ اور حرکت دیں اور ان لائبریریز میں جو مدارس میں
ہیں کتابوں کی تعداد اور بڑھائی جاکر انکو پبلک کے لئے کھولدیں تو پبلک بھی
استفادہ کرسکتی ہے ۔ یہ لائبریریز کی حیدرآباد اسٹیٹ میں حالت ہے اور جو سات آٹھ
قسم کے لائبریریز میں نے بتلائے ہیں انکا خاکہ بھی آپکے سامنے رکھا ہے ۔
یہ انفرادی طور پر اپنی اپنی جگہ کوشش کررہے ہیں لیکن انکا آپس میں کوآرڈینیشن
نہیں ہے یا انکا سسٹم اس حدتک نہیں ہے کہ ایک لائبریری موومنٹ کو آگے
بڑھایا جاسکے اس کے لئے کوئی ادارہ قائم نہیں ہے ۔ تمثیل کے طور پر میں آپکو
بتلاتا ہوں کہ اسکولس کی لائبریریز میں کورس کی کتابیں ہوتی ہیں اور پبلک لائبریریز
میں جہاں کوئی احتساب یا کنٹرول نہیں ہوتا انکو پائلٹ کرنے والے یا ڈائرکٹ کرنے
والے یا سپروائز کرنے والے ادارے آج سائنٹیفک ریسرچ کرکے یہ نہیں
بتلاسکتے کہ کس لائبریری میں کس شعبہ کی کتابیں رکھنا ضروری ہے ۔ اگر
یہ کام کرنا ہو اور تمام لائبریریز کا کوآرڈینیشن حاصل کرنا ہو تو ظاہر ہے کہ اس
کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کرنا پڑیگا اور جگہ جگہ پر اسکی شاخیں قائم کرنی
ہونگی ۔ انکا جو شیرازہ بکھرا ہوا ہے اوسکو ایک جگہ جمع کرنا پڑیگا ۔ یہ میں مانتا
ہوں کہ آج ہماری مالی حالت ٹھیک نہیں ہے اور اس ایکٹ کے تحت بھی فل فلجڈ
(Full-Fledged) لائبریریز سال دو سال میں تو بلڈ (Build)
نہیں ہو جاتیں اور جیسا کہ ایک صاحب نے کہا لائبریری اپنی جگہ پر پڑھنے والے
کے لئے ایک یونیورسٹی ہوتی ہے ۔ ایک ایسے آدمی کے لئے یونیورسٹی ہوتی ہے جو
کسی مدرسہ میں گئے بغیر ایجوکیشن حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ
اس قسم کا خیال بڑی حد تک صحیح بھی ہے ۔ اس لحاظ سے بھی اسکا سیلینٹ فیچر
(Salient feature) یہ ہونا چاہئے کہ لائبریریز کو آہستہ آہستہ ترقی دیکر
جو لائبریریز اس وقت چل رہی ہیں انہیں کوآرڈینیٹ (Co-ordinate) کیا جائے
اور ان میں بڑی تعداد میں کتابیں مہیا کی جائیں ۔ نہ صرف کتابیں بلکہ جملہ کرنٹ
لٹریچر یعنی اخبارات و رسائل بھی مہیا کئے جائیں تو ظاہر ہے کہ یہ بڑی اچھی چیز
ہوگی اور میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں دو آراء ہوسکتی ہیں ۔ اگرچیکہ بعض
ترمیمات آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کی طرف سے آئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بل میں
جو چھ پائی کا سس (Cess) تجویز کیا گیا ہے اوسے تین پائی کرنے کے لئے کہا جائیگا لیکن میں ادباً
عرض کرونگا کہ کم از کم ایجوکیشن کے میدان میں ہم کاسر یڈ بنکر کام کریں اسلئے اس میں اہوز

کرنے کا خیال نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایجوکیشن کا کام بغیر تھوڑا سا ٹیکس لگانے کے ہم کامیابی کے ساتھ انجام دیسکیں ۔ چنانچہ میں آنریبل ممبرس کی معلومات کے لئے پہلے ہی ٹیکس کے بارے میں کہہ دیتا ہوں تاکہ ڈسکشن (Discussion) میں سہولت ہو ۔ ظاہر ہے کہ جہاں پراپرٹی ٹیکس نہیں ہے وہاں لائبریریز کے لئے بھی ایسے ویلیجس میں کوئی لائبریری سس وصول نہیں ہوسکتا ۔ اسلئے صرف ایسے ہی مقامات پر جہاں ٹاؤن کمیٹیز اور میونسپل کمیٹیز ہیں اور جہاں پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے وہاں چھ پائی کا اضافہ لائبریری سس (Library cess) کے نام سے ہوگا ۔ میرے کیالکولیشن کے حساب سے پراپرٹی ٹیکس جو پوری ریاست میں وصول ہوتا ہے اسکی مقدار ۳۹۶۶۲۷۱۵ روپیہ ہے ۔ اگر یہ اندازہ صحیح ہو تو چھ پائی کے حساب سے دیڑھ لاکھ کے قریب لائبریری سس وصول ہوگا اور اس میں سے بھی بہت بڑا حصہ حیدرآباد اور سکندرآباد سے وصول ہوگا یعنی تقریباً پچھتر ہزار روپیے ان دو مقامات سے وصول ہونگے ۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ترمیم لاکر یہ کہیں کہ دیڑھ لاکھ روپیے میں کمی کی جائے اور چھ پائی کے بجائے تین پائی رکھکر پچھتر ہزار روپیے پراپرٹی اونرس سے آپ وصول کریں تو ظاہر ہے کہ دیڑھ لاکھ کی رقم وصول نہیں ہوگی اور لائبریریز چلانے کے لئے میری رائے کم ازکم یہ ہے کہ دیڑھ لاکھ توکجا تین لاکھ بھی کافی نہیں ہوتے بلکہ اس رقم سے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کچھ لائبریریز کو انکے پیروں پر کھڑا کرسکیں ۔

اس سے صرف چند لائبریریز (Libraries) کو اپنے پیروں پر کھڑا کرسکتے ہیں ۔ یہ کام ہم آڈیوویژوول ایجوکیشن (Audio-visual-Education) اور سوشیل ایجوکیشن کو کنکٹ (Connect) کرکے کرسکتے ہیں لیکن اس میں کمی کرکے چھ پائی کی بجائے تین پائی کردیں تو ایجوکیشنل ری کنسٹرکشن (Reconstruction) کے کام کی رفتار سست ہوجائےگی ۔ اور لیٹریسی (Literacy) کا پرسنٹیج جو ہم بڑھانا چاہتے ہیں نہیں بڑھ سکےگا ۔ بحالت موجودہ بھی لٹریسی کا پرسنٹیج بمقابلہ دوسرے مقامات کے ہمارے ہاں بہت کم ہے ۔ اگر اس قسم کی ترمیات لائی جائیں کہ یہ اماؤنٹ (Amount) اورکم ہوجائے تو ال لیٹریسی (Illiteracy) کو دورکرنے کا جو خیال ہے وہ پورا نہ ہو سکے گا یا اوس پیمانے پر پورا نہ ہوسکےگا جس پیمانے پر کرنا مقصود ہے ۔ ال لیٹریسی کو اگر دورکرنا ہے تو اس پیسے کا صحیح طور پر استعمال کرنا ضروری ہے ۔ سب سے بڑی چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بچے جو اسکول جاتے ہیں ان کی تعداد اتنی نہیں ہے جتنی کہ ہونی چاہئے ۔ پھر بھی کچھ بچے پرائمری اسکول اور مڈل اسکول میں جاتے ہیں ۔ لوگ چاہتے ہیں کہ سہولتیں زیادہ سے زیادہ ہوں لیکن نہیں باوجود کوشش کے یہ نہ سمجھ سکا کہ وہ سہولتیں کس طرح سے حاصل کی جائیں ۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے پیسے کی ضرورت ہوگی ۔ سوال یہ ہے کہ وہ پیسہ کہاں سے آئے ۔ اس کے لئے ہم کو ٹیکس عائد کرنا ہوگا ۔ بھیک مانگنا ہوگا ۔ بہرحال ایجوکیشن میں پروگرس (Progress) کرنا ہے اور

تیزرفتاری کے ساتھ کرنا ہے تو ہم پیسوں کے نام سے روتے رهیں تو کام نہیں چلیگا ۔ جس تیز رفتاری سے سماج آگے بڑھنا چاهتا ہے وہ اون لوگوں کی پرواہ نہیں کریگا جو پیسے خرچ کرنا نہیں چاهتے هیں ۔ میں کہوں گا کہ لوگوں میں تعاون کا جذبہ کافی موجود ہے۔ اس لئے هم چاهتے هیں کہ ٹیکس میں کچھ اضافہ کر کے لوگوں کو ایجوکیشن کی سہولت دیں ۔ میں یہ کہنے کے موقف میں هوں کہ آج همارے دیش کے لئے غذا کی جس قدر اهمیت اور ضرورت ہے اوسی قدر اهمیت اور ضرورت ایجوکیشن کی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لوگ اپنے آپ دیتے هیں تو بہت اچھا ہے لیکن اگر کوئی خود نہ دے تو همیں چندے مانگنا چاهئے ۔ آپ جانتے هیں کہ یہاں کے لوگوں کی ٹنڈنسی کیسی ہے ۔ اگر کسی ترمیم کے ذریعہ رقم میں کمی کی صورت پیدا کی جائے تو میں کہوں گا کہ اس طرح لیٹریسی کے کمپئین (Campaign) کو روکنے کے مترادف هوگا اور اس مقصد میں روڑے اٹکانا هوگا ۔ اگر آپ چاهیں کہ صحیح طریقہ پر لائبریری موومنٹ هو یا سوشیل ایجوکیشن هو یا آڈیوویژوول ایجوکیشن (Audio-Visual Education) یا اوکیشنل ایجوکیشن (Vocational Education) هو یا انڈسٹریل ایجوکیشن (Industrial Education) هو تو میں سمجھتا هوں کہ یہ ایسی چیز هوگی اور اس کی اتنی هی اهمیت هوگی جتنی کہ انسان کے لئے غذا کی اهمیت ہے۔ غذا کے بعد آج کے زمانے میں اگر کسی چیز کی اهمیت هوسکتی ہے تو وہ ایجوکیشن ہے ۔ حیدرآباد اس معاملہ میں بہت بیاک ورڈ (Backward) رہا ہے ۔ اگر اب بھی پیسوں کے خیال سے اس کو نظر انداز کردیں تو میں سمجھتا هوں کہ ایجوکیشن کے تعلق سے روڑے اٹکانے کے مترادف هوگا ۔ اس کے لئے تھوڑا سا ایثار کرنا پڑیگا ۔ تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنی هوگی ۔ تاکہ هم ویشیس سرکل (Vicious-Circle) سے نکل سکیں۔ اگر هم اس ویشیس سرکل سے نکلنا چاهتے هیں اور ایجوکیشن کی طرف جانا چاهتے هیں تو اس کے لئے تھوڑے پیسے خرچ کرنے کی ضرورت هوگی۔ پیسے خرچ نہ کرنے کی ذهنیت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ چھ پائی کا پراپرٹی ٹیکس جو ہے وہ دوسری ریاستوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے ۔ اس میں کافی اضافہ کی گنجائش ہے ۔ اگر همیں نیشنل ولتھ (National wealth) کو قائم رکھنا ہے تو اس کے لئے کچھ پیسہ خرچ کرنا هی پڑیگا ۔ میں سمجھتا هوں کہ فالس ایڈیاز (False ideas) سے ریلیٹیو ویالیوز (Relative Values) صحیح طور پر نہیں سمجھے جا سکتے ۔ همارے هاں اربن ایریا (Urban area) سے زیادہ لوگ رورل ایریاز (Rural areas) میں رهتے هیں ۔ ٹکس زیادہ تر اربن ایریا سے لیا جائیگا کیونکہ (۸۲) فیصد آبادی وهاں کی ہے ۔ اور (۱۷) فیصد کے قریب آبادی رورل ایریا کی ہے ۔ گذشتہ زمانہ میں ایجوکیشن کی جو سہولتیں شہروں میں فراهم کی گئی تھیں وہ دیہات اور اضلاع میں فراهم نہیں کی گئی تھیں اس لئے اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ وہ غریب اب تک محروم هوتے چلے آئے هیں انہیں مزید عرصہ تک محروم کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا هونکہ اس طرح نہ کیا جائے تو رورل ایریاز کی ترقی نہیں هو سکے گی ۔ اگر وهاں ترقی لانا

چاھتے ھیں تو ھمیں لائبریری سرویس (Library Service) کرنی ھوگی - ایجوکیشن کے تینوں اسٹیجس پر اربن ایریاز میں تناسب زیادہ ھے - اربن ایریاز کے پرائمری اسکول میں ۶۰ فیصد لڑکے جاتے ھیں اور ۴۰ فیصد رورل ایریاز میں - اور مڈل اسکول میں ۶۶ فیصد اربن ایریاز میں اور ۳۳ فیصد رورل ایریاز میں - اسطرح ھائی اسکول کا اربن ایریاز میں تناسب ۲۶ پرسنٹ ھے -

سب سے بڑی چیز جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں وہ اومنس ایجوکیشن (Women's Education) سے متعلق ھے - یہ ایک ڈسکوائیٹنگ فیاکٹر (Disquiting factor) ھے کہ اومنس ایجوکیشن کے تعلق سے اب تک غفلت برتی گئی ھے - ایک اور چیز میں آپکو بتانا چاھتا ھوں کہ پرائمری ایجوکیشن بھی ختم نہ کرنے والے لوگوں کی تعداد (۶۰) فیصد ھے - بہر حال دوسری اور تیسری جماعت تک جو ایجوکیشن پاتے ھیں اسکو برقرار رکھنا بھی ضروری ھے - یہ مقصد اوسی وقت پورا ھو سکتا ھے جبکہ دیہاتوں میں بھی جگہ جگہ لائبریریز قائم کیجائیں تا کہ وہ جس حد تک تعلیم حاصل کر چکے ھیں اوسکو باقی رکھ سکیں ورنہ وہ بھول جائیں گے - جن سہولتوں سے وہ محروم ھوگئے ھیں انکو وہ سہولتیں فراھم کرنا ھوگا - دیہاتوں میں اخبارات نہیں جاتے پریس قلم - سینما نہیں ھوتے اور ریڈیو بھی نہیں ھوتا - لائبریریز بھی نہیں ھوتے نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ ۶۰ فیصد بچے کچھ لٹریٹ (Literate) ھونے کے باوجود ال لیٹریسی (Illiteracy) میں پڑ جاتے ھیں - اس لئے ھمیں ایجوکیشن فیاکٹری میں ایک کامریڈ کی طرح کام کرنا ھوگا - اگر اسطرح رقم میں کمی کردیں تو میں سمجھتا ھوں کہ دس گاؤں میں لائبریری قائم کرنے کے بجائے صرف پانچ گاؤں میں قائم کر سکیں گے - اگرچیکہ ٹکسس سے لوگوں کو تکالیف ھوتی ھے مگر اسکو اپنی ھی بھلائی کے نظر کرتے برداشت کرنا ھوگا - جسطرح غذائی اجناس کی قیمتیں بڑھنے کے باوجود انہیں خرید نے پر ھم مجبور ھیں اسیطرح ٹکسس کے ادا کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ھمیں برداشت کرنا چاھئیے - کیونکہ آجکل عوام کو تعلیم کی اتنی ھی ضرورت ھے جتنی غذا کی - میں سمجھتا ھوں کہ غذا کے بعد انسان کے لئے اگر کوئی چیز اھمیت رکھتی ھے تو وہ تعلیم ھے - اگر ھم اسکی اھمیت کو نظر انداز کردیں تو ھم ترقی نہیں کر سکیں گے - ٹکس کی مس پلیسڈ اکانمی (Misplaced Economy) ھمیں ایجوکیشن فیلڈ (Education field) میں پیچھے کردے گی - آپ کو معلوم ھے کہ فائیو ایر پلان جب پہلے تیار ھوا تو ویز اینڈ مینس (Ways and means) کی کمیٹی قائم ھوئی اور اوسکے ایکسپرٹس (Experts) سے جو رپورٹ حاصل ھوئی اوس رپورٹ کا ایک حصہ میں آپکی توجہ میں لاکر اپنی تقریر ختم کرونگا - اون کا خیال ھے کہ ۶ سال سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کو دس سال کے اندر سو فیصد تعلیمیافتہ بنانا چاھئیے - سکنڈری ایجوکیشن ۲۰ فیصد اور سکنڈری اسکول سے یونیورسٹی تک ۱۰ فیصد اور اگر معمولی طریقے پر اوکیشنل اینڈ ٹکنیکل ایجوکیشن (Vocational and Technical Education)

کی تعلیم کا انتظام کریں تو چار سو کروڑ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہو گی - یہ اونکا اندازہ ہے انہوں نے کہا ہے کہ آج سات لاکھ ٹیچرس ایسے ہیں جو ٹرینڈ (Trained) نہیں ہیں - اسکولس کی عمارتوں کی حالت بھی آپ سے مخفی نہیں ہے - اگر انکی بر وقت دیکھ بھال نہ کی جائے اور وقتاً فوقتاً انکی داغدوزی نہ کیجائے تو وہ ختم ہو جائینگی - اگر انہیں کچھ عرصہ کے لئے باقی رکھنا ہے تو اونکی مرمت ضروری ہے اسکے لئے (۲ے۲) کروڑ روپیہ لگیں گے - ویز اینڈ مینس کمیٹی (Ways and Means Committee) کی اس رپورٹ پر مجھے شبہ نہیں ہے - لیکن اسطرح آٹھ سو کروڑ روپیہ کسطرح حاصل ہوسکے گا - کیا اسطرح حاصل ہوگا کہ ہم اس پر اعتراضات کرتے رہیں - نتیجہ یہ ہوگا کہ ایجوکیشنل فیلڈ میں ہم آگے نہ بڑھ سکیں گے - نیشنل ولتھ (National wealth) نہ ہو گی - اگر ترقی کرنا ہے تو آپ کو کچھ نہ کچھ پیسہ نکا لنا ہوگا - اگر ۳۰ کروڑ لوگ یہ چاہیں کہ ملک میں ایجوکیشن ترقی کرے اور وہ ایک ایک روپیہ دیں تو ۳۰ کروڑ حاصل ہو سکتے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ لوگ اسطرف متوجہ نہیں ہیں - متوجہ ہیں اور ان کا مطالبہ ہے کہ ملک تعلیمی میدان میں ترقی کرے - اپنی طرف سے لوگوں نے ۱۰ لاکھ کی مدد دی ہے - جنوری سے ابتک لاکھوں روپیہ لوگوں نے عمارتوں کی شکل میں دیا ہے - جگہ جگہ یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ایک مدرسہ ہمیں قائم کرکے دو - ان حالات میں مجھے امید ہے کہ جو سس (Cess) ہم عائد کر رہے ہیں اس پر لوگوں کو اعتراض نہیں ہوگا - ایجوکیشنل فیلڈ (Educational field) ایک ایسا میدان ہے جس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا - اس میدان میں ہر شخص دوڑنے کا متمنی ہے - اس لئے سس (Cess) کے متعلق فنڈامنٹلی (Fundamentally) کسی کو اختلاف نہیں ہے - ممکن ہے کہ اسکیمس کے جزوی امور سے متعلق کسی کو کچھ اختلاف ہو لیکن اسکیم ایک مرتبہ منظور ہونے کے بعد جب عوام یہ دیکھتے ہیں کہ اس کے لئے لاکھوں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے تو ظاہر ہے کہ ملک کی ترقی کو پیسے کی وجہ سے روکا نہیں جا سکتا - تیز رفتاری سے ملک کی ترقی کو آگے بڑھانا مقصود ہوتا ہے تو زمانہ اوس کے لئے کسی بل یا قانون کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - اسلئے میں کہونگا کہ انکے راستے میں روڑے اٹکا نا مناسب نہیں ہے - یہ لائبریری موومنٹ (Library movement) کے تعلق سے عام طور پر اور خاصکر حیدرآباد کے تعلق سے ایک مختصر نقشہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا - لائبریری کونسل (Library Council) کے نام سے ایک مرکزی ادارہ یہاں قائم ہوگا اور ہر ڈسٹرکٹ (District) میں لائبریری اتھاریٹی (Library authority) کے نام پر ایک باڈی (Body) قائم ہوگی - ان کا کام یہ ہوگا کہ ایک جال رورل ایریا میں لائبریریز کا پھیلائیں اس لئے اس بل میں ہم نے یہ رکھا ہے کہ علاوہ اون دو تین لاکھ کے جگہ جگہ سے چندہ وصول کرکے ڈونیشنس اور گفٹ ڈیڈس کے ذریعہ یا لوگ جو رقم دینگے اوسکو حاصل کرکے لائبریریز کا موومنٹ پھیلائیں گے تاکہ آئندہ پانچ یا دس سال کے بعد رورل

اور اربن ایریاز میں اکسٹنسیو لائبریری سرویس (Extensive library service) ماڈرن (Modern) طریقه پر بنا سکیں ۔ اور حید ر آباد میں جو (۹۰) پرسنٹ ال لٹریسی هے اوسکو بہت حد تک کم کرنے میں هم کامیاب هو جائیں ۔ اس لئے میں امید کرتا هوں که اس بل کو متفقه طور پر اس ایوان میں منظور کرلیا جائے گا ۔

* شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) :— جو بل همارے سامنے آیا هے میں اوس کا سواگت کرتا هوں ۔ هم کو وہ زمانه یاد هے جب ایک لائبریری قائم کرنے کے لئے بہت هی مشکلات اٹھانا پڑتا تھا ۔ جہاں کہیں کوئی لائبریری قائم کی جاتی تو اوس وقت کی حکومت کی جانب سے اوس میں مختلف طریقوں سے روڑے اٹکائے جاتے تھے ۔ یه همارے تجربات هیں که ایسی لائبریریز کو بند کرنے کی بھی کوشش کی گئی ۔ اس کے ساتھ ساتھ همارے تجربه میں یه بھی آیا تھا که اوس وقت کے حکاماں اور پولیس کتابوں کو بھی لوٹ لیتے تھے ۔ یه کوئی دور کا قصه نہیں هے ۔ خود میرے موضع کا تجربه هے جو میں ایوان کے سامنے رکھ رها هوں ۔ لیکن اوس وقت بھی همیں کامل اعتماد تھا که ایک زمانه ایسا بھی آئیگا جب حکومتیں خود لائبریریز کی مدد کرنے پر مجبور هوجائینگی ۔ جہاں تک میری معلومات هیں پورے هندوستان میں صرف مدراس ایسی ریاست هے جہاں لائبریریز ایکٹ موجود هے ۔ اور کہیں هوتو هو مجھے اوس کا پته نہیں هے ۔ اس کے بعد هم حیدرآباد میں ایسا ایکٹ بنا رهے هیں ۔ میں نے مدراس کے لائبریریز ایکٹ کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ هماری لائبریری میں نہیں مل سکا ۔ اب زمانے نے ایسا پلٹا کھایا که حکومت خود لائبریریز ایکٹ بنانے کے موقف میں آگئی هے ۔ اس وجه سے میں بہت خوش هوں ۔ اب حکومت خود اس کو آگے بڑھانے کی جانب راغب هورهی هے ۔ لائبریریز بعض لوگوں کے لئے صرف وقت گزارنے کی جگه هی نہیں هوتی بلکه حکومت کے خیال میں اور انسٹی ٹیوشنس (Institutions) کے ساتھ ساتھ وہ انسٹی ٹیوشن بھی سیاسی زندگی کا اهم عنصر تھا ۔ پولیٹیکل ورکرس (Political workers) کے سلسله میں لائبریریز ایک ٹریننگ گراؤنڈ تھا ۔ اون کے قیام کے سلسله میں هم نے بہت سی مشکلات اٹھائی هیں ۔ اور اوس وقت کے عہدہ داروں سے همیں اسٹرگل (Struggle) کرنا پڑا ۔ اس لئے میں کہوں گا که لائبریریز کی ایک شاندار تاریخ هے ۔ لائبریریز سیاسی مومنٹس (Movements) اور آرگنائزیشنس کے فونڈیشن (Foundation) کے طور پر حیدرآباد میں هیں ۔ لیکن میں یه دیکھتا هوں که لائبریریز کے قیام کے سلسله میں پہلے جو جوش و خروش رها تھا وہ پولیس ایکشن کے بعد نہیں پا رها هوں ۔ غالباً لوگ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرف راغب هوگئے هیں ۔ اور کلچرل زندگی میں ایک ایسا جمود پیدا هوگیا هے جس کو دور کرنے کی سخت ضرورت هے ۔ مجھے اس کا تجربه هے که پولیس ایکشن سے پہلے جہاں کہیں لائبریری قائم کرنا هوتا وهاں (الف) فارم اور(ب) فارم کی مشکلات اٹھانا هوتا تھا ۔ لیکن اس کے باوجود پولیس اور سی ۔ آئی ۔ ڈی کو هکال هکال کر هم میٹنگس کیا کرتے تھے ۔ آج جب یه لائبریریز بل یہاں آیا هے تو مجھے وہ منظر یاد آرها هے اس لئے میں ته دل سے

اس بل کا سواگت کرتا هوں - آنریبل منسٹر نے فرمایا ہے کہ اس بل کے متعلق کامریڈلی نقطہ نظر اختیار کیا جائے - میں بھی اون سے اختلاف نہیں کرتا - لیکن ایک بات سوچنے کی ہے - حیدرآباد میں دوسو لائبریریز ہی نہیں بلکہ اوس سے زیادہ لائبریریز ہیں - اس سلسلہ میں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ اون کی کیا حالت ہے - اس امر کے لئیے ایک فیکٹ فائینڈنگ کمیٹی (Fact finding committee) مقرر کرنا ضروری ہے تاکہ مختلف دیہاتوں میں ہم جو جال پھیلا ئینگے اوس میں یہ مددگار ثابت ہوسکے گی - لائبریریز کی خراب حالت مختلف وجوہات کے تحت ہوسکتی ہے - بعض لائبریریز ایسی ہیں کہ اون کے لئے بڑے بڑے مکانات بنوائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بند ہیں - بعض لائبریریز کو حکومت کی جانب سے گرانٹ ان ایڈ (Grant-in-aid) ملتی ہے - لیکن وہ گرانٹ ناکافی ہے - ہم یہ بھی توقع نہیں کرسکتے کہ حکومت خود ہی تمام لائبریریز کو چلائے - اس کے متعلق پبلک کوآپریشن (Co-operation) کی سخت ضرورت ہے - میں اپنے ضلع اور دوسرے ضلعوں کی حدتک کہہ سکتا ہوں کہ وہاں ہر ایک لائبریری سوئی ہوئی ہے - تمام لائبریریز میں جمود آگیا ہے - پولیس ایکشن کے پہلے کلچرل لائف (Cultural life) پر اور زبان پر جو حملے ہوتے تھے اون کو ڈفنڈ (Defend) کرنے کے لئے شائد ہم آپ متفق ہوسکے تھے لیکن آج کیا وجو ہات ہیں کون سے حالات ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہورہے ہیں - اگر چیکہ ان باتوں کا بل سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک دور کا تعلق ضرور ہے - اس لئے عرض کررہا ہوں - آج لائبریریز کی کیا حالت ہے اون کی کنکریٹ کنڈ یشن (Concrete condition) کیا ہے اوس کے متعلق ایک کمیشن مقرر کرکے تحقیقات کرنا ضروری ہے - جہاں تک میری معلومات ہیں بمبئی میں اس قسم کی ایک کمیٹی بٹھائی گئی ہے اور اوس کی سفارشات پر عمل کیا گیا ہے - لائبریریز کے تعلق سے ال لٹریسی (Illiteracy) کا سوال بھی آتا ہے لیکن یہ سمجھنا غلط ہو جائیگا کہ محض لائبریریز قائم کرنے سے ہی جہالت کا مقابلہ کیاجاسکتا ہے - لائبریریز کو آگے بڑھانے اور اوس کے فردرنس (Furtherance) میں اگر کوئی چیز حائل ہورہی ہے تو وہ ال لٹریسی ہے - اس لئے لائبریریز کے ساتھ ساتھ ال لٹریسی پر بھی غور کرنا ضروری ہے - ہم یہ تصور کررہے تھے کہ پبلک لائبریریز کا جو بل ہے اوس میں اڈلٹ ایجوکیشن کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ ہوگا - کیونکہ اڈلٹ ایجوکیشن اور لائبریریز کا کچھ ایسا تعلق ہے کہ اون دونوں کو الگ تھلگ نہیں رکھا جاسکتا - ہم یہ توقع کررہے تھے کہ اس جزو لائنفک سے متعلق بھی کمپرھینسیو (Comprehensive) بل آسکے گا - خیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے اس سلسلہ میں کمپلسری (Compulsory) اور پرائمری ایجوکیشن کا قانون پاس کیا ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف ۸ تا ۱۴ سال کے درمیانی عمر والے بچوں سے متعلق ہے - اس لئے اڈلٹ ایجوکیشن کے متعلق بھی اقدام کرنے کی سخت ضرورت ہے - کیونکہ اس کا راست تعلق پبلک لائبریریز سے آتا ہے - لائبریریز کے موومنٹ

کو آگے بڑھانے کے لئے جو مشینری اوالو (Evolve) کی گئی ہے
اوس پر اپنے خیالات ظاہر کرنے سے پہلے ایک چیز کے متعلق عرض کرنا ضروری سمجھتا
ہوں - یعنی آصفیہ لائبریری کو اسٹیٹ سنٹرل لائبریری میں تبدیل کیا جارہا ہے - اور اس کے
ساتھ ملک میں جتنے بھی پبلیکیشنس (Publications) ہوتے ہیں اون کی
دو دو کاپیاں اوس کو بھیجنا لازمی قرار دیا گیا ہے - آصفیہ لائبریری جو اب اسٹیٹ سنٹرل
لائبریری بننے والی ہے وہ اب بھی زمانہ ماضی کی قیدی بنکر ہی ہے - پولیس ایکشن کے
بعد سنہ ۴۸ ع میں جو اصلاحی تدابیر اسٹیٹ لائبریری میں کئے جانے چاہیئے تھے
نہیں کئے جارہے ہیں - آج بھی مجھے اس امر کا علم ہے کہ وہاں ریجنل لینگویج کے
متعلق کتابیں نہیں ہیں - اگر ہیں بھی تو اون (۹۰) ہزار کتابوں کے سمندر میں قطرہ کی
طرح ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ جب آپ آصفیہ لائبریری کو اسٹیٹ سنٹرل لائبریری میں
کنورٹ کررہے ہیں تو اس کمی کو بھی دور کیا جائیگا - اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی
ہے کہ اسٹیٹ لائبریری کے اڈمنسٹریشن پر بہت پیسہ خرچ ہوتا ہے - لائبریری کے اصل پرپز
(Purpose) کے لئے تو کم پیسہ خرچ ہوتا ہے - لیکن اوس کے اڈمنسٹریشن
پر زیادہ پیسہ خرچ ہوتا ہے - اس سلسلہ میں بھی غور کرنے کی ضرورت ہے - لائبریریز
کے مستقبل کو آگے بڑھانے کے لئے لوکل اتھاریٹیز (Local Authorities)
کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے - اور اسٹیٹ سنٹرل کونسل بھی قائم کی جارہی ہے - اوس
کے متعلق مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے - مختلف چیزوں میں مختلف لوگوں کو ریپریزنٹیشن
(Representation) دیا گیا ہے - لائبریریز ایسا مسئلہ تو نہیں کہ
اوس میں کسی کو اختلاف ہوسکے ریپریزنٹیشن کے متعلق آپ کی کتنی سیٹس ہیں ہماری
کتنی سیٹس ہیں ان جھگڑوں میں جانے کی ضرورت نہیں - کچھ امنڈمنٹس آئے ہیں اس وقت
تو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں اوس وقت عرض کیا جائیگا - اس میں ایک حیدرآباد
لائبریریز اسوسی ایشن بتلائی گئی ہے - یہ کیا چیز ہے میں نہیں جانتا - کب قائم کی گئی
یہ بھی نہیں جانتا - حیدرآباد ایجوکیشن کانفرنس کے بارے میں مجھے معلومات ہیں
حیدرآباد کی سیاسی زندگی سے تقریباً بارہ چودہ سال سے معلومات ہیں لیکن حیدرآباد میں
لائبریریز اسوسی ایشن کا بھی ایک ادارہ موجود ہے یہ پہلے سننے میں نہیں آیا - سبجکٹ ٹو
کرکشن (Subject to correction) اگر منسٹر صاحب معلومات
فراہم کریں تو مناسب ہوگا - البتہ آندھرا دیشا گرنتھالیہ کی برانچس یہاں کام کررہی
ہیں - ایسے اداروں کو نمائندگی دیجانی چاہیئے تھی - لیکن حیدرآباد کے تاریخی حالات
یا مختلف وجوہات کے تحت بعض لائبریریز یا آرگنائزیشن ماس آرگنائزیشن (Mass
organisation) کے طور پر کام کررہی ہیں جو آندھرا میں کہیں نہیں
پائینگے - ایک ایک شخص کا ایک ایک گرو ہوتا ہے اوس کے پیچھے اوس کے چیلے
ہوتے ہیں اور سنیاسیوں کے مٹھ کے طور پر لائبریریز کا آرگنائزیشن ہوتا ہے - مجھے آندھرا
اور مدراس کا کچھ تجربہ ہے لیکن حیدرآباد میں ایسا نہیں ہے حیدرآباد میں جتنے بھی
لٹرری (Literary) آرگنائزیشنس ہیں وہ ایک ادارہ کے طور پر قائم ہیں

اور ان سے جتنے بھی لوگ دلچسپی رکھتے ھیں کام کرتے ھیں - اس سلسلہ میں میں کہہ سکتا ھوں کہ مہاراشٹرا پریشد ھے - کرناٹک سہیتا پریشد ھے (یہ سہیتا پریشد ھے یا نہیں مجھے یاد نہیں ھے) تلگو سہیتا پریشد ھے اور ان کے ساتھ ساتھ ھندی پرچار سبھا ھے جس کی شاخیں تمام اضلاع میں پھیلی ھوئی ھیں - ان آرگنائزیشنس کو اسٹیٹ لائبریری کونسل میں جگہ دی جائے تو صحیح معنوں میں ھم جس مقصد کو آگے بڑھانا چاھتے ھیں وہ حاصل ھوسکتا ھے - کیونکہ عموماً یہ ھوتا ھے اور یہ ھمارا تجربہ رھا ھے کہ کوئی چیز بالکلیہ حکومت کی جانب سے ھوتی ھے تو لوگ اس میں حصہ لینے سے ھچکچاتے ھیں اس لئے اس میں پبلک عنصر کو بھی داخل کرنے کی ضرورت ھے - اس لئے دفعہ ۳ کے سلسلہ میں جہاں اسٹیٹ لائبریری کونسل بن رھی ھے وھاں حیدرآباد میں جتنے بھی لٹرری ادارے اور کلچرل آرگنائزیشنس ھیں ان کو بھی جگہ دی جاتی تو مناسب ھوتا - ھمیں یہ بھی ماننا پڑیگا کہ حکومت کی جانب سے جب آرگنائزیشن کا سوال آتا ھے تو اس میں پارٹیز کا سوال بھی غیر محسوس طریقہ سے داخل ھوجاتا ھے اور عموماً جب ایسا کوئی سوال آیا ھے تو حکومتی پارٹی نے صبح میں سوال آیا تو رات میں بیٹھکر کسی کو صدر کسی کو نائب صدر اور کسی کو آرگنائزر بنا دیا ھے - اس لئے دفعہ ۳ کے تحت حقیقی حالات کو درگزر کیا گیا ایسا تو میں نہیں کہتا لیکن یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ ممکن ھے اورسائٹ (Oversight) ھوئی ھو -

اس کے بعد لائبریریز کے سلسلہ میں ایک کلاریفیکیشن (Clarification) کی ضرورت ھے - آیا لائبریریز میں ریڈنگ رومس بھی داخل ھیں یا نہیں - آج دیہاتوں میں ھم لائبریریز قائم کرتے ھیں تو وہ زیادہ کامیاب نہیں ھوتے اس لئے پہلے زینہ کے طورپر ھمیں ریڈنگ روم قائم کرنا پڑتا ھے اس لئے میں یہ کلار یفیکیشن چاھتا ھوں کہ آیا لائبریری میں ریڈنگ روم بھی داخل ھے یا کیا کیونکہ ان کا تصور الگ الگ ھوتا ھے اور ان کا دائرۂ عمل بھی مختلف ھوتا ھے -

اس کے بعد سس (Cess) کے تعلق سے ھمیں اصولاً کوئی اختلاف نہیں ھے اور نہ ھم بنیادی طور پر ٹیکزیشن کی مخالفت کرتے ھیں - اس کے بر خلاف اگر اصول سے ٹیکس عائد کیا جائے تو ھم اسکی تائید کرتے ھیں - منسٹر صاحب نے تو پر زور طریقہ سے اس ضمن میں بہت کچھ فرمایا اور ھم بھی " کامریڈ کے نقطہ نظر " سے غور کررھے ھیں لیکن ھماری دقتیں - اور ھمارے عذرات کیا ھیں ان پر بھی غور کرنا ضروری ھے - یہ سس ھم کہاں وصول کرنے والے ھیں - عام طور پر ۲۶ هزار دیہاتوں سے تو یہ سس وصول نہیں کیا جائیگا بلکہ جہاں کہیں بھی ٹاؤن کمیٹیز ھیں اور میونسپل کمیٹیز ھیں اور حیدرآباد و سکندرآباد میں جہاں میونسپل کارپوریشنس ھیں وھاں پر سس لگایا جارھا ھے - اس طرح جہاں لوکل باڈیز نہیں ھیں وھاں ٹیکزیشن نہیں ھوگا - منسٹر صاحب نے کچھ اعداد بھی ھمارے سامنے رکھے اور اس کا لگ بھگ اندازہ تین لاکھ (صحیح فیگر ڈیڑھ لاکھ ھے) بتلایا ھے - کیا ھم اس قدر رقم سے جو لائبریریز کا جال بچھانا چاھتے ھیں

وہ پورا کرسکیں گے تو اس کا جواب بھی صاف طور پر یہ ہے کہ یہ نہیں ہوسکے گا۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک سجھاؤ یہ رکھا ہے کہ آج جتنے بھی لوکل باڈیز ہیں وہ اپنے بجٹ کا کچھ حصہ (بہت تھوڑا حصہ) اس غرض سے مختص کریں - یہ فرض لوکل باڈیز کو سونپ دیا جائے لیکن اس کے باوجود بھی لوکل لائبریری اتھارٹیز (Local library Authorities) کی ضرورت ہے - اور میں یہ نہیں کہتا کہ پورے اختیارات میونسپالٹیز کو دیدئے جائیں بلکہ لوکل لائبریری اتھاریٹی کو بھی رکھئے اور میونسپالٹی اتھاریٹی کو بھی رکھئے اور لائبریری کے لئے لوکل باڈیز سے کچھ فنڈ الاٹ (Allot) کروائیے کیونکہ ہم کسی بھی میونسپالٹی کے بجٹ کو اٹھاکر دیکھیں تو ہمیں اس میں بعض فضول مدات نظر آتے ہیں اور جیسا کہ کل ہی پلاننگ پر ڈسکشن کے وقت آنریبل ممبر راجو صاحب (میں انہیں کامریڈ راجو صاحب کہوں تو ہرج نہیں ہے) نے کہا کہ سنہ ۱۹۵۰ع سے ہم پورے بجٹ کے مدات کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ نیشن بلڈنگ پرپز س (National Building Purposes) سے نان نیشن بلڈنگ پرپزس کے لئے زیادہ خرچ ہوا ہے - اسی طرح ہم لوکل باڈیز کے بجٹ کو بھی پائینگے - یہاں جو لوکل لائبریری اتھاریٹی قائم کرنے والے ہیں وہ خود تو لائبریریز چلانے والے نہیں ہے بلکہ وہ ڈائرکٹ سپروائز (Direct Supervise) اور ایڈ (Aid) کرنے والے ہیں۔ وہ جہاں لائبریریز نہیں ہیں اور جہاں لوکل باڈیز بھی نہیں ہیں وہاں بھی لائبریریز قائم کرسکتے ہیں تو پھر ہم لائبریری جیسی اچھی اور متبرک چیز کو لوکل باڈیز کے بجٹ سے چلانے کے لئے لوکل باڈیز کو کیوں سونپ دیں - مزید یہ کہ اگر کوئی سنٹرل لائبریری اتھاریٹی قائم ہوجائے تو ہمیں اور بھی زیادہ سہولت ہوجائیگی - اس لحاظ سے ہم لوکل باڈیز کے بجٹ کو اڈجسٹ (Adjust) کریں اور لائبریریز کے نام پر لوکل باڈیز اڈیشنل ٹیکس وصول نہ کریں تاکہ جو وشس سرکل (Vicious circle) بننے والا ہے وہ نہ بنے اور میرا کہنا ہے کہ لائبریریز کو کامیاب بنانے کے لئے اس وشس سرکل کو جہاں تک ممکن ہوسکے توڑ دیا جائے -

اس کے بعد ایک اور چیز تشریح طلب ہے - اس بل کے تحت وہ لائبریریز بھی ہیں جنہیں ہم کچھ ایڈ دیتے ہیں اور اسٹیٹ لائبریری کونسل جو ہم دفعہ ۴ (بی) کے تحت قائم کریں گے اس میں یہ ہے -

"4 (b) Superintend and direct all matters relating to Public Libraries"

سپرنٹنڈ اینڈ ڈائرکٹ (Superintend and direct) کے معنے یہ ہوجاتے ہیں کہ لائبریریز لوکل لائبریری اتھاریٹی سے کوئی امداد قبول کرتے ہیں تو ان پر بعض قیود عائد کئے جائینگے - لیکن تھوڑی دیر کے لئے فرض کیجئے کہ میں خود ایک پرائیویٹ لائبریری چلاتا ہوں اور مجھے کچھ ایڈ ملتی ہے تو اس میں یہ سوال بھی آجاتا ہے کہ فلاں فلاں کتابیں رکھو - اور فلاں فلاں کتابیں مت رکھو - یہ پراویژن کہاں سے لیا گیا ہے اور کیوں رکھا گیا ہے مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا - اس کے ساتھ ساتھ دفعہ ۱۰ بھی میں اسی قسم

کا پانا ھوں - اس میں یہ ھے کہ جس حد تک مدد دیجاتی ھے اوس حدتک لوکل لائبریری اتھاریٹی میں اختیار وسٹ (Vest) ھوگا مجھے یہ کہنا ھے کہ پرائیویٹ لائبریری پبلک لائبریری کی تعریف میں داخل ھوں گی تو کیا آپ انہیں ایک دفعہ کچھ حقوق دیکر - کچھ امداد دیکر پھر واپس لینگے - اگر صرف سپرویژن کرتے ھیں تو کوئی بات نہیں کیونکہ داتا کچھ دیتا ھے تو وہ سپروائز (Supervise) کرسکتا ھے - لیکن یہاں جو " وسٹ " کا لفظ رکھا گیا ھے وہ مناسب معلوم نہیں ھوتا -

"10. All property, movable and immovable, acquired or held by the Local* Library Authority for the purposes of any Library in any area shall vest in the Local Library Authority of that area."

شائد ایسی لائبریریز کو جو پبلک کی جانب سے چلائی جاتی ھیں اور جن کو پبلک اتھاریٹی کی جانب سے کوئی امداد دی جاتی ھے اس کے لئے یہ ھو تو وہ قابل قبول ھے - لیکن اسکا نتیجہ یہ ھوگا کہ پبلک لائبریریز جو چلرھی ھیں ان میں سنٹیمنٹل آبجکشنس (Sentimental objections) پیدا ھونے کے امکانات ھیں اور عملا سپرنٹنڈنگ اینڈ ڈائرکٹنگ میں بھی اختلافات پیدا ھوسکتے ھیں - اس لئے جتنے بھی پبلک لائبریریز ھیں ان کو لوکل پبلک لائبریری اتھاریٹی کے تحت ضم کرنے کےلئے راغب کرنا چاھیئے - اس لئے اس خطرہ (اگر چیکہ میں اسکو خطرہ نہیں کہہ سکتا) پر بھی غور کرنے کی ضرورت ھے -

اس کے بعد ڈورنگ لائبریریز کے سلسلہ میں یہ کہنا ھے کہ ممکن ھے کہ وہ لائبریریز کی تعریف میں داخل ھوسکتے ھیں - جیسا کہ کوآپریٹیو موومنٹ کے سلسلہ میں کوآپریٹیو آرگنائزرس اور کوآپریٹیو موومنٹ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کلاسس کا انتظام کیاجاتا ھے ویسا ھی یہاں بھی انتظام کیا جائیگا - یہ جو پراویژن رکھا گیا ھے وہ بہت اچھا ھے اور یہ کہ جس قدر امداد پبلک سے ملتی ھے اتنی ھی امداد حکومت بھی دیگی - جس طرح کہ منسٹر صاحب نے ھمارے سامنے اعداد رکھے ھیں وہ تین لاکھ (صحیح فیگر دیڑھ لاکھ ھے) اسی قدر امداد حکومت بھی دے گی لیکن میں سمجھتا ھوں کہ مزید کچھ امداد بڑھانے کی ضرورت ھوگی تاکہ پبلک لائبریریز کا جو جال ھم بچھانا چاھتے ھیں اور اوس کے ذریعہ لٹرسی (Literacy) پھیلانا چاھتے ھیں اس مقصد میں ھم کامیاب ھوسکیں -

* شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) :- مسٹر اسپیکر سر - آج جو بل ھمارے سامنے ھے اس کا سواگت کرتے ھوئے اپنے چند خیالات میں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں آنریبل منسٹر نے ھمارے سامنے لائبریریز کے تعلق سے ایک اچھا نقشہ کھینچا ھے - ھم سب لوگ جانتے ھیں کہ اور جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا ایک زمانہ تھا جبکہ لائبریری چلانے والوں کو بھی لائبریری موومنٹ کو بھی ایک پولیٹیکل موومنٹ تصور کرتے ھوئے شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا اور اس وقت کی گورنمنٹ اس موومنٹ میں جتنے

روڑے اٹکا سکتی تھی اٹکاتی تھی - لیکن تعجب کی بات ہے کہ پولیس ایکشن کے بعد آج وہ جذبہ لائبریری سوومنٹ کے لئے نہیں رہا ہے جو اس سے پہلے تھا - جو لائبریریز قائم ہیں اور کام کر رہی ہیں ان میں بھی مجھے وہ جذبہ عمل دکھائی نہیں دیتا - اور نہ میں وہ جوش و خروش محسوس کرتا ہوں - چیدہ چیدہ کچھ لائبریریز کھلی ہوئی ہیں لیکن ان میں کوئی خاص انتظام نہیں ہے - وہ کچھ دن چلتی ہیں اور کچھ دن بند رہتی ہیں یا پھر ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہیں - آنریبل منسٹر نے امداد دینے کے سلسلہ میں چند فیگرس ہمارے سامنے رکھے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں صرف وہی چند لوگ ہیں جو کسی نہ کسی طرح آنریبل منسٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں اون ہی لوگوں کو کچھ رقم مل سکی ہے اسوجہ سے لائبریریز کا پورا سوومنٹ آج اس حالت میں ہے کہ اس کو پھر سے تازہ کیا جائے - چنانچہ اس موقع پر ایک بل ہمارے سامنے پیش ہے جسکے تحت پورے ملک میں لائبریریز کا ایک جال بچھایا جانے والا ہے اور جسکے ذریعہ سے یہ کوشش کیجارہی ہے کہ ملک میں علمی ذوق کو عام کیا جائے - تب تو اس بل کا ہر شخص سواگت کریگا لیکن اس بل کی مخالفت نہ کرنے کے باوجود بھی اس میں مجھے ایک چیز کھٹکتی ہے میرا پہلا اعتراض کانسٹیٹیوشنل ہے - میں نے آنریبل منسٹر کی اسپیچ غور سے سنی لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آیا اس بل کو راج پرمکھ کا رکمنڈیشن حاصل ہے یا نہیں - میں سمجھتا ہونکہ اس بل کو پاس کرنے کے لئے راج پرمکھ کی منظوری حاصل کرنا چاہئے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— یہ منی بل اسوجہ سے نہیں ہے کہ

Article 199 read with Art. 207 of the Constitution.

کے لحاظ سے یہ لوکل سس بڑھانے کے لئے ہے اس لئے منی بل کی تعریف میں نہیں آتا -

شری اناجی راؤ گوانے :— میں منسٹر صاحب کی رائے سے بالکل متفق ہوں اور اسکو منی بل اسوجہ سے نہیں کہتا کہ لوکل سس بڑھایا جارہا ہے لیکن آرٹیکل ۲۶۰ یہ ہے -

A Bill which, if enacted and would involve expenditure from the Consolidated Fund of State shall not be passed by a House of the Legislature of the State, unless the Governor has recommended to that House the consideration of that Bill."

اس میں جتنا بھی سس کلکٹ ہوگا . . . .

Shri Gopal Rao Ekbote : But not from the Consolidated Fund.

شری انا جی راؤ گوانے :— میں اس لئے یہ چاھتا ہوں کہ کنسرنڈ منسٹر پورے وجوھات سامنے رکھیں اور تشریح کریں - لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ چارج (Charge) کنسالیڈیٹڈ فنڈ (Consolidated fund) پر ہو رہا ہے اور جب ایسا ہے تو اس کے لئے رکمنڈیشن کی ضرورت ہے - میں چاھتا ہونکہ

آنریبل منسٹر اس پر اپنی رائے ظاہر کریں اور آنریبل اسپیکر صاحب رولنگ دیں ۔ آرٹیکل ۲۰۷ کلاز (۳) کے لحاظ سے میں نے یہ چیز آپکے سامنے رکھی ہے۔

اب لائبریریز کے تعلق سے مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ لائبریریز سے اللٹرسی کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ میں اسکو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ لائبریریز سے اللٹرسی کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے کیونکہ آپ لائبریریز میں کلاسس تو نہیں کھول رہے ہیں کہ وہاں اللٹریٹس کو لٹریٹس بنایا جائے ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ کچھ پڑھے لکھے ہیں وہ لائبریری جاکر اپنے معلومات میں مزید اضافہ کریں لیکن جیسا کہ منسٹر صاحب نے خاص طور پر کہا کہ رورل پاپولیشن کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جبتک دیہات کے لوگوں میں اللٹرسی ہے ۔ جبتک رورل پاپولیشن (Rural Population) اللٹریٹ ہے آپ اس بل سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتے ۔ ابتک ہم اللٹرسی کو ختم کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا جائزہ لینے کیضرورت ہے اور پورے ہاؤز کو یہ معلوم ہے کہ ہم نے حال ہی میں کمپلسری ایجوکیشن (Compulsory Education) کا ایک قانون پاس کیا ہے اور یہ بھی کوشش کیجارہی ہے کہ جہاں ڈسٹرکٹ پاپولیشن پانچ سو ہے وہاں اسکولس کھولے جائیں لیکن اس مہم میں بھی ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اسکو پورے آنریبل ممبرس بخوبی جانتے ہیں ۔ اگرچیکہ میں نے اس بل کی پہلے ہی تائید کی ہے لیکن رورل پاپولیشن کو فائدہ پہنچانے کا جو ادعا کیا جارہا ہے وہ کس حد تک صحیح ہے اس پر غور کرنا چاہئے ۔

[SMT. MASOOMA BEGUM (CHAIRMAN) IN THE CHAIR]

دوسری بات یہ ہے کہ لائبریری اسوسیشن (Library Association) کے نام سے جو رقم وصول کیجانے والی ہے اور جو اختیارات اس بارے میں لوکل باڈیز کو دیرہے ہیں میں ان کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اس بل میں میں صرف اسی حد تک مخالفت کرتا ہوں لائبریریز کا جال بچھانے کے لئے جو پلان آپ بنارہے ہیں اس میں آپ ڈسٹرکٹ ایریاز کو رکھئے یا زیادہ سے زیادہ گرام پنچائت کے ولیجس کی حد تک رکھئے ۔ اگر پہلے اس حد تک آپ کامیاب ہوجائیں تو پھر اور زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کیجا سکتی ہے ۔ آپ نے ایک طرف یہ کہا ہے کہ دیڑھ لاکھ کی رقم ہم لوکل باڈیز سے وصول کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ بھی زیادہ سے زیادہ نصف کی حد تک رقم دے تو تین لاکھ ہو جائیں گے تو کیا ان تین لاکھ روپیوں سے آپ اتنا بڑا کام کر سکینگے ۔ نیز یہ کہ فنڈس وصول ہو جانے کے بعد بھی اس کام کو عملا انجام دینے میں کیا مشکلات ہوتی ہیں اس کا صحیح اندازہ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی نہیں ہوا ہے کیونکہ مواضعات میں اس کام کو کامیاب بنانا کوئی آسان بات نہیں ہے خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ ہمارے سامنے اسکولس کا تازہ ترین تجربہ ہے کہ ہم جانتے ہیں اسکولس کھولنے کے لئے تک جگہ نہیں دی جاتی ۔ دیہاتوں میں اچھے مکانات مہیا نہیں ہوتے ۔ یہ مشکلات ہمارے سامنے

ھیں اس لئے صرف ایک اچھا ایڈیا (Idea) ھمارے سامنے ھونے سے
کچھ فائدہ نہیں ھوتا تا وقتیکہ اس پر پراکٹیکلی (Practically) عمل نہ
کیا جائے ھمیں اس پر غور کرنا چاھئے کہ پراکٹیکلی ھم کہاں تک کامیاب ھوسکینگے -
اس لئے مجھے یہ کہنا پڑتا ھے کہ گورنمنٹ جس اچھے مقصد سے یہ بل لائی ھے اسکو
امپلیمنٹ کرنے کے لئے کوئی ٹھوس چیز سامنے نہیں رکھی - یہ تو نہیں کیا جارھا ھے
کہ آپ لائبریری کا ایک بالکل علحدہ ڈپارٹمنٹ قائم کرنے والے ھیں اور اسکے توسط سے
یہ کام کرنا چاھتے ھیں میں یہ جانتا ھوں کہ آپ نے یہاں "... مئے آئی در ...."
کے الفاظ رکھے ھیں یعنی اگر چاھیں تو علحدہ ڈائرکٹر رکھینگے یا چاھیں تو موجودہ
ڈی - پی - آئی سے کام لینگے - میں مانتا ھوں کہ گورنمنٹ ڈفیسٹ فینانس (Deficit
finance) کی وجہ سے اتنے بڑے ڈائرکٹر کو پالنا نہیں چاھتی اسوجہ سے
وہ چاھتے ھیں کہ تھوڑی سی رقم سے بڑا کام چلائیں - لیکن سوال یہ ھے کہ جہاں
حکومت اس کام کو اتنا بڑا کام سمجھتی ھے کیا عملا اس میں کامیاب ھوگی - اس لئے
مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ ایک اچھا مقصد رکھتے ھوئے بھی آپ کچھ نہیں حاصل کرسکتے
ھم ٦ پائی کے ٹیکس سے اختلاف نہیں کررھے ھیں لیکن ھمارا منشاء یہ ھے کہ ایسے
لوگوں پر آپ ٹیکس عائد کیجئے جنکو آپ فائدہ پہنچا رھے ھیں - لوکل بورڈ کے قانون
کا یہاں ذکر لایا گیا ھے حالانکہ وہ ابھی منظور بھی نہیں ھوا - یہ جو سس (Cess)
وصول کرنے کے لئے ڈسٹرکٹس بورڈ کو اختیارات دئے جارھے ھیں میں سمجھتا ھوں
کہ کسی طرح رورل پاپولیشن کو نقصان پہنچانا مقصود ھے - لائبریریز کا فائدہ حاصل ھونے
کے بعد آپ سس وصول کیجئے - پہلے انکو پڑھنے کے قابل بنائیے وہ پڑھنے کے قابل تو
نہیں ھیں وھاں لائبریریز سے کیا حاصل ھوگا پہلے انکو اس قابل بنائے - رورل پاپولیشن
کو فائدہ پہنچانے کے متعلق آپ جو کچھ رھے ھیں اوسکے متعلق میں یہ کہونگا کہ یہ
ایک قسم کا جال ھے وہ جال آپ اسلئے بچھا رھے ھیں کہ کسی طرح پیسہ وصول کریں
دیہات سے پیسہ وصول کرکے شہروں کو فائدہ پہنچانا چاھتے ھیں - یہی آپ کا مقصد ھے
ھماری طرف سے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے کہ جو اختیارات آپ لوکل بورڈ کو دے
رھے ھیں وہ کسی حالت میں نہیں دئے جانے چاھئیں - اسکو ڈیلیٹ (Delete)
کرنا چاھئے - آپ اپنا دائرۂ عمل مختص رکھئے - اوسکے بعد آپ ٹیکس لگا سکتے ھیں
ایسے لوگ مدد کرنے کے لئے تیار ھونگے جنکو اسکا فائدہ پہنچ رھا ھے - آنریبل منسٹر
ایک اڈوائیزری کمیٹی اور ایک اسٹیٹ لائبریری کونسل قائم کرنا چاھتے ھیں - اس
اڈوائزری بورڈ کو ڈیفینٹ باڈی (Definite Body) کے طور پر رکھا گیا ھے -
جب اس میں کوئی نمائندے آئینگے تو سہایتیہ پریشد کے ممبر ھوں یا کوئی ھوں لیکن
جو اختیارات آپ نے رکھے ھیں - وہ یہ ھیں کہ

"The Minister for Education will be the State Authority."

اس کونسل کے تحت کیا کام دیا گیا ھے وہ کلاز ہم میں بتایا گیا ھے -

"The Council shall advise the Government on such matters relating to libraries as the Government may refer to it."

اگر گورنمنٹ نے ریفر کیا تو کونسل هلچل کریگی وهاں کونسل اپنی جگه پر هے اور
منسٹر صاحب کام کر رهے هیں تو یه سلفش موٹیو (Selfish Motive)
منسٹر صاحب کا ٹھیک نہیں هے - اگر آپ کونسل بنانا چاهتے هیں تو یه صحیح طریقه
نہیں هے که جبتک گورنمنٹ انکی طرف میاٹر (Matter) ریفر (Refer)
نه کرے اوس وقت تک کونسل کو اختیار نهوگا - اس کونسل کو اختیارات دینا چاهئے -
اس قانون میں ایک اسٹیٹ اتھاریٹی هے اور دوسرے کنسرن منسٹر (Concern
Minister) ان دونوں کو اختیارات دیئے گئے هیں بقیه دوسروں کے ذمه یه کام
کیا گیا هے که پیسه جمع کرکے دیں - میں سمجھتا هوں که کنسرن منسٹر صاحب
اسٹیٹ کونسل کے نام سے یه کام کرنا چاهتے هیں - میں نے مدراس ایکٹ بھی دیکھا
یہاں ڈائرکٹر (ڈی - پی - آئی) کو لائبریریز کا ڈائرکٹر بنانے کی کوشش کررهے هیں -
اگر انہی کو ڈائرکٹر لائبریریز بنائیں توٹھیک هوگا - کیونکه اونکا تعلق هوتا هے - لیکن
میں سمجھتا هوں که فینانشیل پوزیشن (Financial position) ایسی نہیں
هے که کوئی علحده ڈائرکٹر مقرر کیا جاسکے - اگر صحیح معنوں میں فائده پہنچانا هے
تو میں سمجھتا هوں که انکے ذمه کام کیا جائے تو بہتر هوگا - مدراس میں اسپیشل
آفیسر رکھا گیا هے اور اس پر بھی ذمه‌داری عائد کی گئی هے - اگر آپکو صحیح معنوں
میں لائبریریز کا انتظام کرنا هے که کونسی کتابیں رکھنی چاهئیں اور کونسی کتابیں
نہیں رکھنی چاهئیں تو اس کے لئے یه انتظام کرنا هوگا - اور اگر سنٹرل لائبریری کی
طرح انتظامات رکھنا چاهتے هیں تو اور بات هے - وهاں کے لائبریرین یه سمجھتے هیں
که پنکھے کے نیچے بیٹھے رهنا هی میرا کام هے - اونکو یه بھی معلوم نہیں هے که
کونسی کتابیں کہاں رهتی هیں - ڈائرکٹر دونوں کام تو نہیں کرسکیگا - کامیابی کے
ساتھ کام چلانا چاهتے هیں تو ایسے افسر سے کام لینا چاهئے جو لائبریری کے کام کا
اکسپرٹ (Expert) هے - ایسی صورت میں آپکے بل کا امپلیمنٹیشن
(Implementation) هوسکیگا - ورنه دوسرے بلس کا جو حال هوگیا هے وهی
حال اس بل کا بھی هوکر رهجائیگا - اگر امپلیمنٹیشن مقصود نہیں هے تو اس بل میں
جیسا رکھا گیا هے جوں کا توں رکھا جاسکتا هے - بہر حال همارا مقصد یه هے که
امپلیمنٹشن اچھی طرح سے هونا چاهئے - لائبریری سس چھ پائی ضرور رکھئے لیکن
میونسپالیٹیز اور ٹاؤن کمیٹیاں جہاں هیں اس حدتک محدود رکھئے دوسرے دیہاتوں
پر اسکا بار ڈالنا صحیح نهوگا - دوسری چیز یه که جب هم یه کہتے هیں که اون لوگوں
پر لائبریری سس عائد کیا جائے جو اس سے فائده حاصل کرتے هیں تو آپ یه کہتے هیں
که ایسے رولس بنائے جائینگے -

"The admission of the public to the public libraries in its area on such conditions and on payment of such fees as it may specify."

میں اس سے اختلاف کرتا هوں - ایک طرف تو آپ سس وصول کرنا چاهتے هیں اور
دوسری طرف فیس بھی وصول کرنا چاهتے هیں - یه دو طرفه وصولی کا طریقه ٹھیک نہیں

ہے ۔ دوسری جگہ بھی آپ دیکھینگے تو معلوم ہوگا کہ یہ دو طرفہ طریقہ رائج نہیں ہے ۔ انگلینڈ میں بھی لائبریریز ہیں ان میں ایسا نہیں ہے ۔ جب آپ دیہاتوں میں تعلیم پھیلانا چاہتے ہیں تو جن جن سے سس وصول کرتے ہیں اون سے دوبارہ فیس وصول کرنا یہ کوئی صحیح طریقہ نہ ہوگا ۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کتاب کسی کو دیگئی اور وہ گم ہوگئی تو آپ اوس سے دوگونا یا تین گونا لے سکتے ہیں ۔ لیکن فیس اورسس دونوں لینا ڈیمو کریٹک طریقے کے خلاف ہے ۔ خاص طور پر اس بل کے تعلق سے جسکو آپ بہترین بل کہکر متعارف کروارہے ہیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے ۔ ایسی خامیاں اس میں رہینگی تو اسکا امپلیمنٹیشن نہیں ہوسکیگا اور یہ بھی دوسرے بلس کی طرح غیر مفید ثابت ہوگا ۔ لوکل فنڈ کا خرچ جس طرح ہونا چاہئے نہیں ہوتا ہے ڈسٹرکٹس کی رقومات شہروں میں خرچ ہوتی ہیں لیکن جن لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے انکو اسکا فائدہ حاصل نہیں ہوتا ۔ ٹیکس وصول کرنا دیہاتیوں سے اور مستفید کرنا شہریوں کو یہ اصول ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ چیز ڈسٹرکٹس میں بہت کھٹکتی ہے ۔ پہلے ڈسٹرکٹس کو جال میں لپیٹ کر مکڑی کی طرح آپ انکو کھانے کی کوشش نہ کیجئے ۔

श्री. रतनलाल कोटेचा (पाटोदा) :—मॅडम चेअरमेन, पहले मुझे अिस बात की अिजाजत दी जाय की हमारे जो विद्यमान शिक्षण मंत्री हैं, जिन्होने यह महत्व का बिल हमारे सामने लाया है अुन्हे मैं शतशः धन्यवाद दूं। आज हमारे असेंब्ली के सामने जो लायब्ररी का बिल लाया गया है यह दिन ग्रंथालय अितिहास में सुवर्णाक्षरों से लिखा जायेगा। आजतक अिस तरह का क़ानून सिर्फ मदरास में ही लाया गया और आज सिर्फ हैदराबाद में ही लाया गया है। और सारे भारत में मद्रास के बाद हैदराबाद ने ही अिस तरह का कदम अुठाया है। कभी कभी अैसा होता है की समाज के जो पिछडे हुअे लोग रहते हैं वे भी छलांग मार कर आगे निकल जाते हैं। अेक छलांग आज हमनें भी मारी है।

अेक जमाने में हमारा भारत पिछडा हुआ था लेकिन वही भारत आज सारे अेशिया को नही बल्कि सारे दुनिया को शांती का मार्ग बता रहा है। और शांति स्थापित करने के लिये अग्रेसर हुआ हैं। अुसी तरह डॉक्टर अंबेडकर भी अेक पिछडी जाति के थे लेकिन वह काफी अग्रेसर हुअे। आज हमारे स्टेट नें भी अिसी तरह का कदम अुठाया है। क्योंकि आज हमने अेक अिस तरह का बिल लाकर सारे स्टेटों से आगे कदम अुठाया है। अिस लिये मैं फिर अेक बार हमारे विद्यमान शिक्षण मंत्रीजी को धन्यवाद देता हूं।

अिसके लिये हमारी पार्टी की तरफ से कोअी जोरदार मांग नही की गअी और न अपोजिशन पार्टी की तरफ से ही अैसा कोअी ग्रंथालय के बारे में बिल लाने के सिलसिले में मांग की गअी थी। लेकिन अुन्होने खुद अपनी तौर पर पार्टी में अिसे रखा और अिसकी कितनी जरूरत है यह मेंबरों को समझाया और अपनी तौर पर यह अेक बहुत महत्व का बिल आज हाअुस के सामने लाया ह।

लायब्ररीज की जो मुव्हमेंट हैं अुसके बारे में मैं हाअुस के सामने कुछ चीजें रखना चाहता हूं। हमें यदी लोकशाही चलानी है तो हर आदमी को मेंटली डेव्हलप करने की जरूरत है जिससे की वे

राजनीती में और दूसरी बातों में अच्छी तरह भाग ले सकें और अुन्हें लेना भी चाहिये अैसा मेरा ख्याल है। जब तक आम जनता मेंटली डेव्हलप नही होती तबतक लोकशाही यशस्वी नहीं हो सकती है। अिस बात में लायब्ररी की बहुत मदत हो सकती है अिस का ख्याल करते हुअे हमारे माननीय मंत्रीजीनें यह अेक बिल लाया और अपनी तकरीर में अुन्होंने कहा कि लायब्ररी यह अेक युनिव्ह_सिटी ही हैं वह बिलकूल सही है। और लायब्ररी का ज्यादा से ज्यादा फायदा हमें अुठाना चाहिये। अिस दृष्टि से ग्रंथालयों का बहुत महत्व हैं।

लायब्ररी की मुव्हमेंट का अितिहास कोअी बहुत पुराना नही है। अिसकी जो मुव्हमेंट है वह बिलकूल नअी है। सिर्फ अिंग्लंड अेक अैसा देश हैं जहां पर यह मुव्हमेंट १०० साल पहले शुरू हुअी। हमारे यहां और बाकी कअी जगह तो यह मुव्हमेंट दुसरे जागतिक युद्ध के बाद ही शुरू हुअी। अलबत्ता भारत में तो यह मुव्हमेंट बहुत ही नयी है। हमारे भारत को जब स्वातंत्र्यता मिली अुसके बाद ही यह मुव्हमेंट हमारे यहां बढी है। पहले तो हम परतंत्र थे। लेकिन अब यह मुव्हमेंट भारत में बराबर बढ रही है। सबसे पहले मद्रास में ही अिस तरह का कानून लाया गया और अुसका श्रेय वहां के नागरिक श्री. रंगनाथम को ही हैं। वे ही पहले आदमी हैं जिन्होंने अिस तरह लायब्ररी के लिये बहुत कोशिश की। और लायब्ररीज की मुव्हमेंट सिस्टिमेटिक ढंग से बढाने की कोशीश की। मद्रास का जो अॅक्ट है वह अेक मॉडल अॅक्ट हैं जो कि हमारे सामने हैं। मद्रास में पहले यह अॅक्ट लाने के लिये अुन्होंनें काफी कोशीश की। लायब्ररी मुव्हमेंट शुरू करनेवाला अगर कोअी देश है तो वह अिंग्लेंड ही है। अिंग्लेंड में यह मुव्हमेंट काफी जोर से शुरू की गअी और बडे शहर में और काअुंटीज में लायब्ररीज खोली गअीं। हर देहात में लायब्ररी खोली गअी। और वहां के लोग अुन लायब्ररीज से काफी फायदा अुठाते हैं। सब तरह के लोग वहां जाकर लायब्ररीज से फायदा अुठाते हैं। फिर चाहे वह हजाम हो या धोबी हो वह लायब्ररी में जरूर जायेंगे और अपने ज्ञान में वृद्धि करने की कोशीश करेंगे। अिंग्लेंड में कअी किसम की लायब्ररीज हैं वहां अच्छी रेफरन्स लायब्ररीज हैं। काफी बडे और अच्छे अिनसॅकलोपिडियाज वहां पर हैं। काफी संख्या में लोग अिन लायब्ररीज से फायदा अुठाते हैं। वहां पर मुव्हिंग लायब्ररीज भी काफी तादाद में हैं जो व्हॅन पर चलाअी जाती हैं। हमारे आज जो भी लायब्ररीज हैं और वहां पर जो किताबें हैं अुनपर धूल पडती हैं लेकिन लोग अुससे फायदा नहीं अुठाते हैं। यह बात अिंग्लेंड में नहीं होती है। अिसका कारण यही हैं कि वहां लोगों को पढनेंकी बहुत ज्यादा दिलचस्पी हैं। देहातों के लिये मुव्हिंग व्हॅन लायब्ररी का अिंतेजाम वहां पर किया जाता है। हूजहू (Who's who) जैसी अच्छी किताब वहां की लायब्ररीज में रखी जाती है। हर देहात में ये मुव्हिंग व्हॅन्स जाया करते हैं। अिंग्लेंड ही अेक अैसा देश है जहां पर लायब्ररीज की अच्छी तरह तरक्की हुअी है।

भारत में जो पहले परिस्थिति थी स्वातंत्र्य मिलने के पहले वह बिलकूल अलग थी। हमारे भारतमें चार पांच ही स्टेट आज अैसे हैं जहां कुछ अच्छी लायब्ररीज हैं। बंबअी, मदरास, त्रावण-कोरकोचीन और अुत्तर प्रदेश अिसके अलावा बाकी स्टेटों में खास कोअी अच्छी लायब्ररीज नहीं हैं। बाकी रियासतों में अभीतक लायब्ररी की मुव्हमेंट का पता ही नही है। और आज हैदराबाद असेंब्ली में अिस तरह बिल लाया जा रहा है यह बहुत आनंद की बात है।

आज हैदराबाद स्टेट में २०० से अूपर लायब्ररीज हैं और अुनमें से सिर्फ ७० या ८० लायब्ररीज को गव्हर्नमेंट की तरफ से मदद मिलती है। आठ आठ या दस दस मुकाम मिलकर भी अेक लायब्ररी आज हमारे स्टेट में नहीं है अितना ही नहीं बल्कि आज हमारे यहां हर तालुके में भी लायब्ररी नहीं है।

हमारे जिलों की पुस्तकालयों की हालत किसी से छिपी नहीं है। अुनकी हालत अैसी है कि वे कअी दफा जन्मती हैं और मरती हैं। मेरे बीड जिले में दस पुस्तकालय हैं। अुनमें से चार पांच अैसे हैं जिनका कअी दफा जन्म हुआ है और कअी दफा वह मर चुके हैं। अुनके पास न अिमारतें हैं न किताबें खरीदने के लिये पैसा है। दो सौ लायब्ररीज के बारे में जो कहा गया है अुसमें से जिनको खुद का बिल्डिंग नहीं है। कअी अैसी हैं जो मंदिरों और मस्जिदों में चलती हैं। अुनके पास बहुत पुराने जमाने की किताबें हैं। जैसे कि अेक माननीय सदस्य ने बतलाया कि वहां कुछ अुपन्यास हैं, कुछ लघुकथाओंकी पुस्तकें हैं या कुछ चार आनेमाला जैसी किताबें हैं। अच्छी अच्छी किताबें अुनमें नहीं मिलती। यह बिल अिस तरह की लायब्ररीज को कोआर्डिनेट करने के लिये लाया गया है और यह बहुत महत्वपूर्ण है। अिस बिल से पुस्तकालयों का आंदोलन बहुत बढनेवाला है अैसा मैं नहीं कहता लेकिन अुसका अेक फाअुंडेशन, शीलान्यास, डाला जा रहा है अितना हमें मानना पडेगा। यह कानून मद्रास के कानून पर ढला हुआ है। और जैसा कि अिस बिल के प्रस्तावक मंत्री महोदय ने कहा मद्रास के बिल के कुछ सेलियंट फीचर्स, कुछ महत्व-पूर्ण बातें अिसमें रखी गअीं हैं। जो स्टेट कौन्सिल अॅथारिटीज हैं अुसमें सिटीज का डॉमीनेशन है हालांकि लायब्ररी मुव्हमेंट हमें देहातों में ज्यादा चलाने की जरूरत है। क्योंकि देहातों में आज लायब्ररीज नहीं हैं। सिटी लायब्ररी कौन्सिल में हैदराबाद सिटी के लोगों का डॉमिनेशन है और देहातों का बहुत कम है। अिस लिहाज से अिसमें फर्क होना चाहिये। बाकी सारी चीजें ठीक हैं। लायब्ररी सेस के बारे में काफी विरोध किया गया है और कोअी कहते हैं कि पहले लायब्ररी चलाअिये बाद में सेस लीजिये। मैं समझता हूं कि हम घोडे के सामने टांगा रखने की कोशीश कर रहे हैं।

अिसके बाद गवर्नमेंट के कॉंट्रिब्यूशन (Con'ribution) के बारे में मुझे कहना है। अिस बिल में अेक दफा अैसी है कि गवर्नमेंट आधा हिस्सा देगी। लेकिन अिसके बारे में मुझे शक है। क्योंकि ग्राम पंचायत अैक्ट में यह है कि गवर्नमेंट पचास प्रतिशत देगी। लेकिन कअी ग्रामपंचायतें अैसी हैं जिसको गवर्नमेंट नहीं देती। कानून में यह चीज रहने के बाद भी गवर्नमेंट देगी या नहीं अिसके बारे में मुझे शक है। अिसलिये फायनान्स डिपार्टमेंट की तरफ से डिक्लरेशन दिया जाना चाहिये कि हम रकम देंगे। अैसा होगा तो ही लायब्ररी मूव्हमेंट को बढाने में कुछ मदद हो सकती है। सिर्फ कोअी कानून बनाने से काम होनेवाला नहीं है। मद्रास में कानून बन गया है लेकिन यह मुव्हमेंट वहां जितनी बढनी चाहिये अुतनी नहीं बढ सकी। अिसका कारण यह है कि अुनके पास पैसा है लेकिन लोकल अथारिटीज काम नहीं करती। लायब्ररी अेक सायन्स है और अुसके तहत जो ट्रेंड स्टाफ होना चाहिये अुतना वहां नहीं है अिसलिये यह मुव्हमेंट जितनी आगे बढनी चाहिये अुतनी आगे नहीं बढ सकी। लायब्ररी मुव्हमेंट को आगे बढाने के लिये हमें मद्रास से काफी अनु-

भव लेना चाहिये और मुव्हमेंट की दृष्टि से तरक्की करनी चाहिये। आखिर में मैं शिक्षा मंत्री को फिर धन्यवाद देता हूं और साथ हमारे डी.पी.आय. जिन्होंनें लायब्ररी मुव्हमेंट के बारे में काफी काम किया है और जिनका अिस बिल के बनाने में हाथ रहा है अुनको भी धन्यवाद देते हुअे मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं।

श्री. गोविंदराव नरसिंगराव मोरे (कंधार-आम) :—अध्यक्ष महोदय, अब मेरे दोस्त कहिंगे कि यह भी अेक स्वागत करनेवाला मेंबर खडा रहा। मैं मूव्हर आफ दि बिल का अिसलिये स्वागत करता हूं कि अुन्होंने यह बिल पेश कर के हैद्राबाद की हुकूमत की पॉलिसी के तहत अपने लोगों के सुधार के लिये अेक कदम अिस बिल के जरिये अुठानेकी कोशिश की है। और अिस बिल के द्वारा प्रगति का अेक नया माअिल स्टोन (Mile Stone) कायम किया गया है। साथ साथ मैं अुनका अिसलिये भी स्वागत करता हूं कि अुन्होंने अिस बिल को हमारे मुल्क में अेक नये सोशल सायन्स को तरक्की देने के खातिर और अुसको अेक मूर्त स्वरूप देने के लिये पेश किया है। जैसे अुन्होंने अपने भाषण में बताया विश्वविद्यालयों का काम पुस्तकालयें देंगी। अुनके अिस अुद्देशाकी दृष्टि से भी मैं अिस बिल का स्वागत करता हूं। मेरा तो यह खयाल है कि विश्वविद्यालयों से भी पुस्तकालयें ज्यादा काम देंगे। विश्वविद्यालयों में हमें अेक निश्चित समय पर स्वाध्याय करना पडता है औरअपना समय विश्वविद्यालयों का अभ्यासक्रम पूरा करने के लिये जबर्दस्ती खर्च करना पडता है। लेकिन लायब्ररीज में हम अपने सहूलत के मुताबिक ज्यादा वक्त दे सकते हैं और अिस तरह से हम अपने ज्ञान में वृद्धि कर सकते हैं। अिसलिये विश्वविद्यालयों से भी पुस्तकालयों का महत्व अधिक है। मैं अिस बिल का अिसलियें भी स्वागत करता हूं कि हमारी हुकूमत ने नालेज बँक्स (Knowledge Banks) का जाल हमारे प्रदेश में फैलाने की कोशिश की है। नालेज बँक्स मैं अिसलिये कह रहा हूं कि मुल्क में जो तरह तरहका ज्ञान है वह वहां पर संग्रहित रहेगा और अुसको हम वहां प्राप्त करसकेंगे। विरोधी बेंचेस के दोस्तों ने बहुत से आब्जेक्शन्स लिये हैं। अुन्होंने कहा कि अिसके जरिये हुकूमत लोगों पर टैक्सेशन बिठाने का अेक नया अेख्तियार अपने हाथ में ले रही है। जब अिस बिल के क्लाज १२ को मैंने देखा तो अुसी वक्त मैंने यह अंदाजा कर लिया था कि अपोजीशन के मेंबर्स अिस पर टूट पडेंगे। बाज दोस्तों ने कॉन्स्टीटयूशनल आब्जेक्शन लिया। पहले तो वह अिसको मनी बिल समझ रहे थे। लेकिन असल बात तो यह है कि हमारे यहां जो पहला कानून था अिसको अिस्तेमाल करने के लिये अिसमें अेख्तियार दिये गये हैं। अब अिस बिल के जरिये हम अेक नये सायन्स को जोकि वेस्टर्न कन्ट्रीज में तरक्की पा रहा है अुसको हम अपने देश में तरजीह देने की कोशिश कर रहे हैं। हमारे भारतवर्ष में भी अेक जमाना था। तक्षशीला का अितिहास देखेंगे तो मालूम होगा कि अुस जमाने में भी लायब्ररीज का जाल फैलाने के प्रयत्न किये गये थे। हमारे करीब बीदर में दरगा का जिक्र है, अुसमें भी लायब्ररीज से काम लिया जाता था। अुस जमाने में भी टैक्सेशन किया जाता था लेकिन वह नकद रूप में नहीं था। अुसके सभासदों पर यह शर्त आयद की गअी थी कि वह जो किताब पढेंगे अुसको कापी करके वहां रख दें। ताकि अुन कापियों को दूसरी जगहों पर भेज कर दूसरे मुल्कों में प्रसार कर सकें। टैक्सेशन का स्वरूप अलग था। लेकिन ज्ञान के संवर्धन में और ज्ञान के भंडार में वृद्धि करने के लिये हमारे देश में भी बहुत कुछ कोशिश की गअी है। अंग्रेजों के जमाने में जैसा कि अेक आनरेबल मेंबर ने अभी बताया मद्रास में कोशिश की गअी। लेकिन जहां तक मुझे मालूम है सब से पहली कोशिश अिन लायब्ररीज को बढाने के लिये महाराजा आफ बडोदा ने की थी।

अुन्होंने सर्व्हेंटस आफ अिंडिया सोसायटी (Servants of India Society) के कअी सदस्यों को अपने सर्फ से अिंग्लैंड और अमेरिका आदि देशों में भेजा था ताकि वे लायब्ररी के सायन्स को सीखकर मुल्क को फायदा पहुंचा सकें। बहुत दिनों से अिस लायब्ररी को बढाने की हम भी यहां कोशिश कर रहे थे। हैद्राबाद ने काफी कोशिश की है। मुमकिन है वह अेक खास जबान में हो। वह भी हमारे मुल्क की अेक जबान है। और अुसके लिये हैद्राबाद में कोशिश की गअी है। जैसा कि बिल के प्रस्तावक मंत्री महोदय ने बताया हम लायब्ररी मुव्हमेंट को आर्गनाअिज करना चाहते हैं वह जरा अलग ढंग से अब तक चल रही थीं। अुसको अेक आम स्वरूप देने के लिये यह बिल पेश किया गया है। अिस लिये मैं अुनको फिर मुबारकबाद देता हूं।

विरोधी बेंचेंस के आवाज:—और अेक बार दीजिये।

श्री. गोविंदराव नरसिंगराव मोरे:—आप तो अैसा जरूर कहेंगे। जो डिस्ट्रिक्ट अथारिटीज हैं अुन पर अेतराज किया गया है। और लायब्ररीज अैसी जगहों पर खोली जायेंगी जिससे सिर्फ शहरों के लोग ही फायदा अुठायेंगे अैसा भी कहा गया। लेकिन हमें अिस बात को जानना चाहिये कि हमारी यह अिस दिशा में पहली कोशिश है। और अिस वक्त हम अिस बात को देखेंगे के पहला पोधा हम अैसा लगायेंगे जिससे वह अच्छी तरह से फलेफूले। समय आनेपर ग्रामपंचायतों में भी अिसको शामिल किया जायगा। अगर ग्रामपंचायतों की तरक्की करना है तो अुनमें लायब्ररीज भी होनी चाहिये। आप कहेंगे कि मार्क्स वगैरा की बडी बडी किताबें वहां रखी जायें तो वह आज कैसे होगा? आप भी अगर वहां के लोगों के ज्ञान में वृद्धि करने के हेतू से कोअी छोटी छोटी किताबें लिखेंगे तो अुनको भी वहां रखा जा सकता है क्योंकि आखिर हम अपने मुल्क की तरक्की करना चाहते हैं। यह भी शुबहा जाहिर किया गया कि आप जिन लोगों को पंसद करेंगे अुन्हीं को अथारिटी देंगे। लेकिन अैसा नहीं है। मैं मुव्हर आफ दी बिल से कहूंगा कि जब आप डिस्ट्रिक्ट अथारिटीज को कायम करेंगे तो अुसमें युनिवर्सिटी के अेक मेंबरको भी रखें। हमारे असेंब्ली के सेक्रेटरी बहुत काबिल आदमी हैं। अुनको मैं बहुत दिनों से जानता हूं। अैसे लोगों को भी अुसमें रिप्रेजेंटेशन मिलना चाहिये। अगर सायन्स के लोगों की अुसमें जरूरत है तो अुनको भी लिया जायगा। यह नहीं कि जितने अफसर हैं अुन्हीं को लिया जायगा। हम देखेंगे कि किस तरह से यह मुव्हमेंट बढती है। हम को यह भी देखना पडेगा कि किस किस्म के किताबों को लोग ज्यादा पढतें हैं। साथ साथ किस विषय की किताबों को लोग ज्यादा पढते हैं अिसकी अेक सालाना रिपोर्ट हम पेश करें तो अुससे मालूम होगा कि लोगों के विचारोंका ट्रेन्ड किस तरफ है। मुल्क के हालात जानने के लिये भी अिस मुव्हमेंट का फायदा होगा। हमें यह भी पता चल सकेगा कि किताबें लिखनेवालों में कौन से लोग अच्छे लेखक हैं और अुनमें से किसकी किताबें लोग ज्यादा पसंद करते हैं। अितना ही नहीं बल्कि शैक्षणिक वर्ग चलाने के लिये लेक्चर्स को आर्गनाअिज करने के लिये अिसका अुपयोग किया जा सकता है। हम वहां अडल्ट क्लासेस या नाअिट क्लासेस रख सकेंगे। आप जैसे लोग अगर काम्प्रमाअिज करने के लिये और साथ साथ काम करने के लिये तैयार हों तो आपका भी सहयोग हम ले सकते हैं। अिसलिये मैं समझता हूं कि हर पहलू से, हर नुक्तेनिगाह से यह जो कानून पेश किया गया है अुसका स्वागत आपने किया है, हम करते हैं, अितना ही नहीं बल्कि दुनिया भी अिसकी तारीफ करेगी और अिसके लिये हमारी हुकूमत को मुबारकबाद मिलेंगे। अितना कह कर मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

* شری سید اختر حسین :— میڈم چیرمن ۔ سب سے پہلے میں اس بات کا اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسودہ قانون پر جو اس وقت زیر بحث ہے میں نے بہت سرسری نظر ڈالی ہے اور میرے جو معلومات ہیں وہ اس ایوان میں آنریبل موور آف دی بل اور دوسرے ممبران کی جو تقریریں ہوئیں انہی پر محدود ہیں ۔ لیکن میں اپنا یہ حق سمجھتا ہوں کہ اس مسودہ قانون پر اپنے جمہوری تصور کے لحاظ سے خیالات کا اظہار کروں ۔ اس مسوددہ قانون کی ٹکنیکل چیزوں کے بارے میں مختلف تقریریں ہوئیں میں ان کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا ۔ اس ایوان کے سب معزز اراکین جانتے ہیں کہ گذشتہ دو سو سال میں سامراجی حکومت نے ہمارے قومی ورثے اور کلچر کو دبانے کی مسلسل کوشش کی اور اس کو نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری قوم اور ہمارے ملک میں نہ صرف تعلیمی اور تہذیبی ترقی کا فقدان نظر آتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عام طور پر ایک مایوسی بھی پائی جاتی ہے ۔ انگریز سامراج نے ہمیں جو سماجی اور معاشی ڈھانچہ دیا ہے آج بھی اسی ڈگر پر ہم چل رہے ہیں ۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اگر ہم تہذیبی تعلیمی یا سماجی مسائل کو آگے بڑھانا چاہیں تو ان میں سے کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اپنی جگہ مطلق حیثیت رکھتا ہے ۔ بلکہ وہ سب ایک دوسرے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں ۔ سماج کے ان تمام پہلوؤں کو الگ الگ رکھکر کوئی اصلاح نہیں کی جاسکتی ۔ اور اگر ایسی کوشش کی جائے تو اس میں بری طرح ناکامی ہوگی ۔ یہی وجہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۷ع کے بعد سے اب تک مختلف ریاستوں اور مرکز میں بعض اہم سوالات سے متعلق بعض بنیادی قوانین آئے ۔ ان قوانین کی ضرورت عام طور سے محسوس کی گئی ۔ اور ہر سیاسی جماعت نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا ۔ لیکن عملی طور پر ہمارے سامنے یہ نتیجہ آتا ہے کہ ان قوانین کا جو اثر ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوتا ۔ وہ کامیابی نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے اس میں شک نہیں کہ آج تمام جمہوری جماعتیں یہی چاہتی ہیں کہ ملک کی ترقی کے لئے تمام جمہوریت پسند عناصر کو ساتھ لیکر آگے چلیں ۔ یہاں مختلف جماعتوں کے اختلافات کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ لیکن سب سے بڑی مصیبت یہ پیش آتی ہے کہ ہم کسی ایک گوشے کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کے دوسرے گوشے الجھ جاتے ہیں ۔ اور اس وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے ۔ اس تمہید کا مقصد یہ ہے کہ ہم جس مقصد کو لیکر آگے بڑھ رہے ہیں تقریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ضرورت کو تو ہر ایک محسوس کرتا ہے ۔ لیکن اگر اس کے پس منظر کو سامنے نہ رکھا جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ ہم جو مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں کامیابی حاصل نہ ہو ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دیش میں ہر جگہ لائبریریز قائم ہوں اور جو کتاب خانے موجود ہیں ان کو تنظیمی شکل دی جائے تاکہ ان کے ذریعہ ہم ملک کی جہالت کو دور کرسکیں ۔ لیکن دوسری طرف یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس جو کتابیں ہیں وہ کس حد تک فائدہ پہنچانے والی ہیں ۔ اس سلسلہ میں دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ملک کی جہالت کو دور کرکے ملک کے عوام کو تعلیم کی طرف راغب کیا جائے ۔ ہمارے ملک

میں تعلیم کی راہ میں جو رکاوٹیں نظر آتی ھیں ان میں سب سے بڑی رکاوٹ ھمارا معاشی مسئلہ ھے - ھماری معاشی پستی - بیروزگاری اور ھمارا معاشی بحران جہالت کو دور کرنے کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹیں ھیں - دوسری بڑی بات یہ ھے کہ سنہ ۱۹۴۷ ع کے بعد سے یا ریاست حیدرآباد میں پولیس ایکشن کے بعد سے آج تک ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا کہ ہم لوگوں کی جہالت کو دور کرکے ان کے قومی شعور کو بیدار کریں - اس طرح اپنے ملک کو فائدہ پہنچا سکیں - اس میں پالیٹکس کا کوئی سوال نہیں ھے - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ جب ھم ان مسائل کو نہایت ایمانداری کے ساتھ رکھنا چاھتے ھیں اس کو دیہاتوں تعلقوں اور اضلاع میں پھیلانا چاھتے ھیں تو اس میں سیاسی الجھنیں پیدا کی جاتی ھیں - اور سیاسی منصوبوں کی تکمیل کو آلہ کار بنانے کی کوشش کی جاتی ھے - سب سے پہلے اس ذھنیت کو دور کرنے کی ضرورت ھے - اس کے بغیر اگر کسی تحریک کو آگے بڑھانا چاھیں تو کوئی کامیابی حاصل نہیں ھوسکتی - کتب خانوں کی جو تنظیم آج ھمارے پیش نظر ھے اس کے تعلق سے قدرتاً یہ اندیشے پیدا ھوتے ھیں کہ اس میں کس قسم کے لٹریچر کی ھمت افزائی کی جائے گی - ھمارے پاس جو ادب ھے وہ ھم جانتے ھیں کہ زیادہ تر ھماری ۲۰۰ سالہ غلامی کی آئنہ داری کرتا ھے - ھم نے ان ۲۰۰ سال میں اپنی یونیورسٹیوں کالجوں اور مدرسوں میں صرف کلرکس بنانا سیکھا ھے - ھمیں آزادی حاصل کرکے ۷ سال ھوتے ھیں لیکن آج بھی تعلیم کا وھی پرانا طرز ھے - ھمارے طالب علموں میں ھماری قومی زندگی ھماری تاریخ - ھمارے قومی ھیریٹیج (Heritage) (ورثے) کا کوئی تصور پیدا نہیں کیا جاتا - اسی تصور کی وجہ سے ھمیں مایوسی ھوتی ھے - ھمارے پاس لائبریریز تو ھیں لیکن ان میں مثال کے طور پر شرلاک ھومز کے ناولز پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ھے - اگر تاریخ کی کتابیں ھیں تو زیادہ تر ایسی ھیں جو انگریزوں کے زمانہ میں ان کی مرضی اور پالیسی کے مطابق لکھی گئیں یا لکھوائی گئیں جس میں بڑی حد تک اینٹی نیشنل تصور بالواسطہ پیدا کیا جاتا ھے - اس کے برخلاف اگر کوئی صحت مند لٹریچر سامنے آتا ھے تو اس پر پابندیاں عائد کی جاتی ھیں - اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ھیں - اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ ھمارے دماغوں پر وھی انگریز سامراج کی غلامی کا تصور باقی رھتا ھے - اگر اس قانون کے ذریعہ لائبریریز کو تنظیمی شکل دیکر ان کی مدد کی جائے اور پھر ان میں ایسی ھی کتابیں آئیں تو ظاھر ھے کہ ۸۰ فی صد ایسا ھی مضر اور قوم دشمن لٹریچر رھے گا - اس لئے ھمیں اسی وقت یہ بھی سوچنا ھے کہ ھم اپنے ان کتب خانوں میں کس قسم کا لٹریچر دینے والے ھیں - مجھے یہ اندیشہ ظاھر کرنا ھے کہ حکومت اس بارے میں کیا طرز عمل رکھے گی - عوام میں جمہوری شعور کو بڑھانے کے لئے کتب خانوں کی تنظیم بلا شبہ ضروری ھے لیکن اس قانون میں کوئی......

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—आप कौन सा लिटरेचर चाहते हैं अुसकी फेरिस्त देंगे तो ठीक होगा.

شری سید اختر حسین :۔اگر مجھے کوئی پانچ چھ گھنٹے کا وقت دیا جائے تو میں ایسی کتابوں کی فہرست بھی پیش کرسکوں گا . . . .

श्री. रतनलाल कोटेचा :—क्या रेड लिटरेचर आयेगा तो आप खुश होंगे ?

شری سید اختر حسین :— میں کم از کم اس گندہ اور سستے امریکن اور انگریزی لٹریچر کو پسند نہیں کرتا اور اس سے کوئی بھی قوم پرست مطمئن نہیں ہوسکتا جس کو آج کل ۸۰ فی صد لوگ پڑھتے ہیں اور جو بڑی تعداد میں ہمارے ہاں درآمد ہو رہا ہے وہ لٹریچر جس پر سامراج کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ جس پر سرمایہ داری کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ہمیں ایسے لٹریچر کو ختم کرنا ہے۔ ہمیں ایسا لٹریچر بھی ختم کرنا ہے جو فیوڈلزم کی پیداوار ہے۔ جو جاگیرداری نظام کی تلقین کرتا ہے۔ ہمیں ایسے لٹریچر کی ضرورت ہے جو ہمیں ہمارے کلا ۔ قومی شاعری ۔ ہماری جمہوری نثر اور ہماری پرانی تاریخ اور ہمارے عظیم الشان کلچر کی صحت مند روایات سے روشناس کرائے ۔آپ اپنے ضمیر سے پوچھئے ۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالکردیکھئے ۔چند دنوں پہلے ریاست حیدرآباد میں کچھ فرقہ وارانہ کشیدگی ہوئی ۔کافی نقصانات ہوئے ۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ ہمارے نوجوانوں میں وہ قومی شعور نہیں ہے۔ ملک سے وہ محبت نہیں ہےجو ایک آزاد ملک کے شہری کے لئے ضروری ہے۔ ایک جمہوری حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کے نوجوانوں میں قوم پرستی اور ملک سے محبت کے جذبات کو ملک کےگوشے گوشے میں پھیلائے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت یہ نہ کرسکی ۔ اور اگر اسی پس منظر میں اور اسی انداز پر لائبریریوں کی تنظیم کی جاتی ہے۔ اس کے لئے فنڈ دیئے جاتے ہیں تو اس سے ہمارے سامنے جو اعلی مقصد ہے وہ حاصل نہیں ہوسکتا ۔ ہمیں اپنی نسلوں کے شعور کو بدلنے کے لئے ذہنیتوں کو بدلنے کے لئے ایک تحریک چلانی ہے ۔ زبردست پروپگنڈہ کرنا چاہئے ۔ گو پروپگنڈے کا لفظ عام طور پر اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن ایسا پروپگنڈہ ضروری ہے جو رجعت پسندوں ، فرقہ پرستوں اور سامراجی عزائم کے خلاف ہو۔ ہم جو کتب خانے قائم کرتے ہیں وہاں ہمیں اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ ہمارےنوجوان وہاں شرلاک ہومز کے ناولس نہ پڑھیں۔ جاسوسی کے قصے نہ پڑھیں۔ گندہ لٹریچر نہ پڑھیں ۔ ہمیں بیشک لٹریچر کے ذریعہ عوامی شعور کو تربیت دینا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے کتب خانے صرف کتابوں کی حد تک محدود نہ رہیں انہیں ہمارے کلچرل پیلیسس اور کلچرل ہوسس میں تبدیل ہونا چاہئے ۔ آپ تلنگانے کے کسی دیہات میں چلے جائیے یا مرہٹواڑہ میں کہیں چلے جائیے وہاں کہیں براکتھا یا پواڑے کا پروگرام ہوتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کس شوق سے جمع ہوکر اس کو سنتے ہیں ۔ یہ ہمارے پرانے کلچر کے اثاثے ہیں ۔ ہمارے پاس کلچر ہے۔ کلا ہے۔ لوک گیت ہیں ۔ ہماری شاندار تہذیبی روایات ہیں ان کا تحفظ ضروری

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

ہے ۔ اگر آپ محض کتاب خانوں کی تنظیم کرکےاس کے لئے تین پائی یا چھ پائی کچھ ٹیکس

کے طور پر مقرر کریں اس میں جو کرپشن ہوگا اس کا ذکر نہ کرتے ہوئے بھی میں یہ کہوں گا کہ اس طرح سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دو سال میں کتب خانوں میں کچھ اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس سے ہمارے جمہوری تصور میں کوئی اضافہ ہونے والا نہیں ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آنریبل سوور آف دی بل اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔ ہمیں اپنے آرٹ ۔کلچر اور قومی روایات کو برقرار رکھنا ہے اور آگے بڑھانا ہے۔ جب ہم قانون بنا رہے ہیں تو صاف صاف الفاظ میں اس بات کی ممانعت کی جائے کہ ہمارے کتاب خانوں میں غیر جمہوری لٹریچر وہاں نہ رکھا جائےگا۔ ایسا لٹریچر نہ رکھا جائےگا جو ہمارے نوجوانوں کی نسل پر اور ہماری روایات پر مضر اثر ڈالتا ہو۔ اس بنیادی تصور کو سامنے رکھتے ہوئے میں اس میں ایک اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اگر ہم ایمانداری اور خلوص کے ساتھ آج یہ سوچ رہے ہیں کہ ہمارے ملک کی جہالت دور ہو اور اس کے لئے کتب خانے ایک ذریعہ ثابت ہوں تو ہمیں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ان میں کن لوگوں کا تعاون حاصل کیا جانا چاہئے۔ اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس وقت ملک میں مختلف ادبی اور تہذیبی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ کئی ترقی پسند تحریکیں ہیں۔ ان کے تعاون کے بغیر اگر ایسی تنظیم قائم کرنے کی کوشش کی گئی یا اسکو صرف بیورو کریسی (دفترشاھی) کا اڈہ بنانے کی کوشش کی گئی تو اس سے کام چلنے والا نہیں ہے۔ اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ اس قانون کے ذریعہ جو سنٹرل کونسل یا اور ایسی دوسری کمیٹیاں قائم ہونے والی ہیں انہیں وسیع کرنے کی ضرورت ہے ہمارے ادب۔ کلچر اور کلا کو آگے بڑھانے کے لئے ان سے تعاون حاصل کیا جائے اس سلسلے میں ایک کمیشن قائم کیا جائے جو اس کی پوری پوری چھان بین کرے۔ اس کو ایسے اختیارات ہوں کہ وہ نہ صرف کتب خانوں کو چلائے بلکہ وہ ایسی سفارشات بھی پیش کرے میں کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے اور اس طرح پبلشنگ هاؤزس کی رہبری ہئے۔ اسی طریقہ عمل سے کتب خانوں کی تحریک مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ اتنا ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے :- مسٹر اسپیکر سر۔ میں اس جانب کے اور اوس جانب ریبل ممبرس کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس بل کے بنیادی اصولوں سے اتفاق کیا اس بل کو اچھا سمجھا۔ اس سلسلے میں تقاریر میں جو مختلف نکات پیش کئے گئے ہیں میں کا اجمالی جواب دوں گا۔ پہلے میں ایوان کی توجہ ان تقریروں کی جانب مبذول کراؤنگا جس عام طور پر یہ کہا گیا کہ قانون بڑا اچھا ہے۔ اس سے پہلے بھی ۱۹۴۷ع سے سنہ ۱۹۵۴ دیس میں کئی قوانین آئے۔ ان کے نتیجے کے طور پر جو فائدہ ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوا۔ ایک جنرل اسٹیٹمنٹ دیا گیا۔ کن واقعات کی بنا پر یہ اسٹیٹمنٹ دیا گیا اگر وہ واقعات بھی سامنے آجاتے تو بہتر ہوتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ سماج کی ضروریات کے لحاظ سے جو قوانین نافذ کئے جاتے ہیں ان کا کچھ اثر ہوتا ہی نہیں۔ یا ۴۷ع سے تک جو قوانین بنے ان کا کوئی مفید نتیجہ ہندوستان پر یا حیدرآباد پر ہوا ہی نہیں۔

بہتر ہوتا اس طرح کا اسٹیٹمنٹ دینے سے پہلے اس کی چھان بین کرلی جاتی اور اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ لیا جاتا ۔ میں بتلاؤنگا کہ یہ جو ریمارک کیا گیا ہے وہ کس حدتک درست ہے ۔ اس میں دو چیزیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ وہ پیسی مسٹک اوٹ لک (Pessimistic outlook) کے عادی ہوچکے ہیں ۔ اسی میں انہیں مزہ آتا ہے وہ اچھی چیز کو اچھی چیز تو مانتے ہیں لیکن اس اچھی چیز کو بری کہتے ہیں ۔ وہ پیسی مسٹک اوٹ لک سے چیزوں کو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں ۔ انہیں مستقبل بھی برا نظر آتا ہے اور ماضی میں بھی کوئی چیز اچھی نظر نہیں آتی ۔ ایسے لوگوں سے مجھے کچھ کہنا نہیں ہے البتہ اون پیسی مسٹ (Pessimist) نجومیوں سے مجھے کہنا ہے جو اس بل کو پڑھکر کہتے ہیں کہ جو لائبریریاں قائم ہوں گی اون میں وہی گلی سڑی کتابیں رکھی جائیں گی جس کی وجہ سے برے اثرات سماج میں پیدا ہوں گے ۔ اس کے متعلق مجھے کہنا ہے کہ وہ اس قسم کے پیسی مسٹ (Pessimist) نہ بن جائیں۔ اس قسم کا بھوش (भविष्य) کرنے سے پہلے اطراف کا ماحول دیکھیں کہ کس تیز رفتاری سے سماج آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان کا بھوش (भविष्य) پورا ہونے والا نہیں ہے ۔ ہر قانون جب بنتا ہے تو اوس میں کچھ نہ کچھ خامیاں ہوتی ہیں جن کو تعمیری مشوروں سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اور قانون پر عمل کرنے والے لوگ اوس قانون کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے مینٹل ریزرویشنس (Mental Reservations) پیش کرتے ہیں تب کہیں قانون کی اصلاح ہوتی ہے ۔ صرف اوس پر نکتہ چینی کرنے کے لئے ہی آگے بڑھیں تو یہ طریقہ مناسب نہیں ہے ۔ جب تک قانون کو عمل میں لانے کی کوشش نہ کریں اوس وقت تک قانون عمل میں نہیں آسکتا ۔ قانون کے نفاذ کے تعلق سے عمل کرنے والوں کی نیت اچھی ہو تو وہ اچھے اثرات پیدا کریگا ۔ ایجوکیشنل ری کنسٹرکشن کی ایک فیاکٹری میں ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہئے۔ لیکن بجائے اس کے کہ لائبریری مووسنٹ کو آگے بڑھائیں اوس کو پیچھے ڈھکیلنے کی کوشش کریں تو اس ذہنیت کی بنا پر یہ قانون فیل ہونے والا نہیں ہے ۔بلکہ عوام اوس کے نیک مقاصد کو خود محسوس کریں گے ۔ اگر قانون کے اصول سے اتفاق کرنے کے باوجود اس کی برائیوں کو گنا کر آپ مجھے مبارکباد دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا منشا قانون کو آگے لیجانے کا نہیں ہے ۔ سماجی حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ ہم اپنی گاڑی کو پرانی پٹری پدلکر اپنی پچھلی ثقافت کو قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کے لئے ضرورت اس چیز کی ہے کہ اس ایکٹ کے امپلی منٹیشن (Implementation) کے لئے ہمیں کامریڈ کی طرح کام کرنا چاہئے ۔ ابھی یہ بل منظور نہیں ہوا ہے۔ اس کی منظوری سے پہلے کہا جا رہا ہے کہ ان لائبریریز میں امریکہ کا چیپ لیٹریچر (Cheap literature) رکھا جائےگا ۔ایسی کتابیں رکھی جائیں گی جو ہماری ذہنیت کو متاثر کریں گی۔ ہماری ثقافت ۔ تہذیب اور ہمارے سماج کو متاثر کرینگی ۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ اس سلسلہ میں رشیا (Russia) کے لٹریچر کا بھی ذکر کیا جائےگا ۔ لیکن نہیں کیا گیا ۔ میں عرض کروں گا کہ اگر باہر

سے آنے والا سستا لٹریچر رکھیں تو اوس سے ہمارے مقاصد پورے نہیں ہوں گے اور ہم اپنی پرانی ثقافت کو پھر سے جو اجاگر کرنا چاہتے ہیں وہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔ سستا لٹریچر جو رشیا سے آتا ہے اگر اس کو ہمارے لائبریریز میں رکھدیں تو یہاں تو ہمیں مبارکباد دی جائے گی لیکن وہ ہماری پرانی تہذیب و ثقافت کو اجاگر کرنے میں ہماری مدد نہیں کریگا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکہ (America) یا رشیا (Russia) کا سستا لٹریچر ان لائبریریز میں نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ ایسی کتابیں رکھی جائیں گی جن سے تعلیمی معیار بلند ہو اس قسم کے لٹریچر کا ہمارے دیش میں فقدان نہیں ہے۔ ہمارا ملک ایسے لٹریچر سے بے بہرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے دیش میں اعلی قسم کے لٹریچر کا اتنا کافی ذخیرہ ہے کہ انسان کو ایک جنم نہیں بلکہ کئی جنم لیکر اس کے مطالعہ کے لئے آنا ہوگا۔ ہمیں کسی دوسرے لٹریچر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں خود اپنا لٹریچر بہت کافی ہے۔ چیپ ٹائیپ لٹریچر (Cheap type literature) شرلاک ہومز کے ناول اور اوسی قسم کے اخبارات پڑھنے کے بعض لوگ عادی ہیں اور اوسی قسم کے سینما بھی دیکھتے ہیں۔ اگر ان کا منشا یہ ہے کہ امریکہ اور انگلینڈ کے سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ نقصان کا اندیشہ ہے تو مجھے یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ . .

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ :- رشین لٹریچر (Russian literature) سے آپ کی تہذیب و ثقافت کو کیا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے :- ہمیں اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم اپنی تہذیب و ثقافت کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی پرانی تہذیب و ثقافت کو پھر سے اجاگر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں دوسروں کی تہذیب و ثقافت کی ضرورت نہیں ہے۔ تعجب اس پر ہے کہ ابھی ہم نے لائبریریز کے قیام کا بل پیش کیا ہے ہمیں ابھی لائبریریز قائم کرنا ہے۔ گویا شادی کرنا ہے۔ شادی کرنے سے پہلے بچے کے متعلق گفتگو شروع ہوگئی ہے۔ اختلاف پیدا کرنے کی ایک خاص قسم کی ذہنیت پیدا ہوگئی ہے۔ ہماری پرانی تہذیب امریکہ کے لٹریچر سے اجاگر نہیں ہوسکتی۔ ہمیں قومی شعور پیدا کرنا ہے۔ لیکن قومی شعور کے معنی یہ نہیں ہیں کہ رشیا کا قومی شعور۔ اگر رشیا کا قومی شعور ہندوستان میں پیدا کرنا ہے تو آپ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ . . . .

شری جے۔ آنند راؤ :- رشیا کے لٹریچر کے متعلق انہوں نے کچھ نہیں کہا ہے۔ بار بار کہا جا رہا ہے کہ رشیا کا لٹریچر۔ رشیا کا لٹریچر وغیرہ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ رشیا کے لٹریچر میں کیا خرابی ہے ؟ اوس کو تو ظاہر نہیں کیا جا رہا ہے اور بار بار کہا جارہا ہے کہ رشیا کا لٹریچر . . . .

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ :- شکسپیر (Shakespeare) کے لٹریچر (Literature) سے ہم کو کوئی اختلاف نہیں ہے . . . . . .

شری گوپال راؤ اکبوٹے :- خیر میں اب اس پوائنٹ کو ختم کرتا ہوں۔ کلچرل یونیورسٹی (Cultural University) ایک سوشیل سنٹر (Social centre)

ہوگا جو اپنی ثقافت کو بلند مقام پر پہنچانے کے لئے ایک مقام ہوگا۔ اس بارے میں کسی قسم کے شکوک و شبہات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپیل کرونگا کہ اس موومنٹ میں نیک نیتی کے ساتھ شریک ہوجائیں۔ اور جو ال لیٹریسی (Illiteracy) کی حالت پیدا ہوگئی ہے اس کو دور کرکے لیٹریسی کی جانب آگے بڑھیں۔

دو اصحاب نے ایک چیز پر زور دیا ہے کہ فیاکٹس فائینڈنگ کمیٹی (Facts finding Committee) مقرر کرنی چاہیئے۔ سائنس اور کامپلیکیڈ سائینس (Science and complicated science) کی فیاکٹس فائینڈنگ کمیٹی ایسے نہیں ہوسکتی۔ لائبریری میں جو کتابیں ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ فیاکٹس فیائنڈنگ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ آجکل کے لائبریریز ہمارے دیش کی آج کل کی ضروریات کے لئے کار آمد نہیں ہیں۔ ہماری ضرورتیں الگ ہیں اون ضروریات سے الگ ہیں جو سنہ ۱۹۴۷ء میں تھے۔ آج کی ہماری ضروریات کے لحاظ سے ہر لائبریری میں کتابیں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت جو پبلک لائبریریز جگہ جگہ ہیں وہ ان ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کسی فیاکٹس فائینڈنگ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ لائبریری اسوسی ایشن کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک آل انڈیا اسوسی ایشن ہے اور حیدرآباد اسوسی ایشن کا تعلق اوس سے ہے۔ حیدرآباد میں اوسکی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ تین روز تک کانفرنس ہوتی رہی اوس کے متعلق حیدرآباد کے اخباروں میں کافی چرچا ہوتی رہی ہے۔ تین سال سے لائبریری سائنس کے ڈپلوما کورس کی ٹریننگ دی جارہی ہے۔ گذشتہ سال ستر ٹیچر کامیاب ہوئے۔ اسی سال تین چار روز پہلے اسناد کی تقسیم ہوئی ہے۔ اخبار بیں طبقہ اس سے بخوبی واقف ہوگا۔ جب ایسا ایک اسوسی ایشن قائم ہے تو پھر اس کے بعد فیاکٹس فائینڈنگ کمیٹی کی ضرورت میں نہیں سمجھتا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اڈلٹ ایجوکیشن کو سوشیل ایجوکیشن میں شامل کردینا چاہیئے۔ لیکن یہ خیال بہت پرانا ہوچکا ہے۔ سوشیل ایجوکیشن کا سنہ ۴۵ بیں کنسپشن (Conception)

شری اے۔ گروا ریڈی (سدی پیٹھ) :- اڈلٹ ایجوکیشن (Adult Enducation) میں کس حدتک کامیابی حاصل ہوئی ہے ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے :- اڈلٹ ایجوکیشن کا کوئی تعلق لائبریریز بل سے نہیں ہے اس لئے میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اڈلٹ ایجوکیشن اور سوشیل ایجوکیشن ہندوستان میں کافی ترقی کرر ہی ہے۔ ہیں گذشتہ دیڑھ دو سال میں جو ترقی ہوئی ہے اوس سے جو لوگ واقف ہیں وہ کہیں گے کہ واقعی فائدہ مند نتائج نکل رہے ہیں۔ اڈلٹ ایجوکیشن کا خیال چونکہ پرانا خیال ہے اس لئے ظاہر ہے کہ اس بل میں نہیں بیٹھ سکتا۔ لائبریری کے موومنٹ کو رورل اور اربن ایریازمیں چلانے کے لئے یہ بل ہے۔

اس کے بعد ایک صاحب نے یہ عذر کیا کہ یہ منی بل ہے۔ میں نے اوسی وقت مداخلت کرکے یہ وضاحت کی کہ یہ منی بل نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ پراپرٹی ٹکس

(Property tax) میں اضافہ ہے اس‌لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ منی بل کے لئے جو پروسیجر (Procedure) اختیار کیا جاتا ہے اسکی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے

مجھے آرٹیکل (۲۰۷) کا سب آرٹیکل (۳) پڑھ کر بتایا۔ اوس وقت بھی میں نے یہی کہاتھا کہ کنسالیڈیٹڈ فنڈ سے اگر اماؤنٹ اکسپینڈیچر میں جاتی ہے تو ویسی صورت میں منی بل ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہاں گورنمنٹ اوس طرح پیسہ نہیں دے رہی ہے بلکہ اپنے بجیٹڈ اماؤنٹ سے دے رہی ہے ۔ اس لئے وہ سب آرٹیکل (۳) یہاں متعلق نہیں ہوتا ۔ کنسالیڈیٹڈ فنڈ کی جو ڈفینیشن دی گئی ہے وہ پڑھئیے تو معلوم ہوگا کہ جہاں کنسالیڈیٹڈ فنڈ سے پیسہ جاتا ہے تو وہ منی بل کی تعریف میں آتا ہے ۔ اس لئے منی بل کے پروسیجر کو یہاں فالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ دوسری چیز جو کہی گئی ہے . . . .

شری کے وینکٹ رام راؤ :— جو کنٹریبیوشن گورنمنٹ کی جانب سے کیا جائیگا کیا وہ کنسالیڈیٹڈ فنڈ سے نہیں کیا جائیگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— کنسالیڈیٹیڈ فنڈ سے نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ بجٹیڈ اماؤنٹ ہوگا ۔ وہ بجٹ میں شامل ہوکر خود آپ کے سامنے آئیگا ۔ کنسالیڈیٹیڈ فنڈ جس کا ذکر کانسٹی ٹیوشن میں کیا گیا ہے اگر اوس فنڈ سے چارج کیا جائے تو پرسیڈنٹ یا راج پرمکھ کی اجازت سے ایسا کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن یہاں کنسالیڈیٹیڈ فنڈ سے چارج نہیں کیا جائے گا بلکہ جنرل ریوینیو کا جو کلکشن ہوگا اس سے دیا جائیگا ۔ اسٹیٹیوٹری آبلیگیشنس (Statutory obligation) گورنمنٹ (Government) پر ہے کہ وہ اس رقم کو دے ۔ یہ آئندہ بجٹ کا ایک جزو ہوگا جسکی منظوری بھی آپ ہی کو دینی پڑیگی ۔ اس لئے آپ کا یہ عذر صحیح نہیں کہ یہ منی بل کی تعریف میں آتا ہے ان تمام امور کا اگزامینیشن کرنے کے بعد ھی اس بل کو انٹراڈیوس (Introduce) کیا گیا ہے میرا خیال ہے کہ وہ خود بھی اس پائنٹ کو کوئی اھمیت نہیں دے رہے ھیں اور خود اون کا خیال بھی ہے کہ اس بل کو آگے بڑھایا جائے ۔ میں اونہیں اس امر کا اطمینان دلانا چاھتا ھوں کہ اگر اس قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا ھو تو اوسکو پہلے دور کیا جائیگا ۔ اور اسکو ایوان کے سامنے لایا جائیگا ۔ لوکل سس اور پراپرٹی ٹیکس کا معاملہ بھی اس سے متعلق نہیں ہوتا یہ ایک دوسرا کنفیوژن ہے جو ظاھر کیا گیا ہے ۔ اس کو بھی میں صاف کرنا چاھتا ھوں ۔ یہ کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈز کے تحت لوکل سس میں ایک آنہ کاجو اضافہ کیا گیا ہے اوس سے یہ خرچہ برداشت کرنا چاھئیے ۔ دوسرے صاحب نے یہ کہا کہ گرام پنچایتوں ۔ ٹاؤن کمیٹیز اورسٹی میونسپالٹیز وغیرہ کے ذمہ یہ کام کرنا چاھئیے اور اسکے ساتھ ساتھ گورنمنٹ بھی کچھ نہ کچھ سپلیمنٹ کرے ۔ میں اس سلسلہ میں یہ کہونگا کہ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس ۔ ٹاؤن کمیٹیز اور میونسپالٹیز کے جو فنکشنس ھیں وہ پیش نظر نہ رہنے کی وجہ سے یہ بحث کیجا رہی ہے ۔ در اصل یہ اون کے ڈسکریشنری فنکشنس میں داخل ہے ۔ اون کے صوابدید پر یہ چیز منحصر ہے کہ وہ لائبریریز کو امداد وغیرہ دیا کریں ۔ مگر یہ آبلیگیٹری فنکشن نہیں ہے ۔ بعض جگہ ٹاؤن کمیٹیز نے لیبر کو

امداد دی ہے۔ خود حیدر آباد میں خاص لائبریریز کو میونسپالٹی کی جانب سے گرانٹ ان ایڈ دی جاتی ہے ۔ مگر یہ اون کا ڈسکریشنری فنکشن ہے ۔ اون کو کسی قانون کے تحت مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ لازماً لائبریری کی امداد کریں ۔ اب ایک اسٹیٹیوٹری آبلیگیشن لوکل لائبریری (Library) اتھا ریٹی پر یہ عائد کیا جارہا ہے کہ آپ لائبریریز مووننٹ کو چلانے کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں سس لگا کر بیسہ جمع کریں اور گورنمنٹ سے بھی کہا جارہا ہے کہ اتنی رقم آپ بھی دیں تا کہ لائبریریز کا ایک جال رورل اور اربن ایریاز میں پھیلایا جا سکے ۔ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کی جانب سے جو لوکل سس عائد کیا جاتا ہے وہ ریوینیو کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے۔ یعنی مالگزاری کی رقم کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے ۔ محض ''سس '' کے لفظ کی وجہ سے کنفیوژن (Confusion) پیدا ہوگیا ہے۔ وہ سس تو مالگزاری ریوینیو کے ساتھ لیا جاتا ہے مگر یہ سس پراپرٹی ٹیکس کے ساتھ لیا جائیگا ۔ اور وہ بھی وہیں عائد کیا جائیگا جہاں کہ ٹاؤن کمیٹیز یا سٹی میونسپالٹیز ہیں وہیں سے ایسا سس وصول کرنے کی لوکل لائبریری اتھاریٹی کو اجازت دی جارہی ہے ۔ اس لئے میں نے پہلے کہا کہ ٹیکس تو وصول کیا جائیگا اربن ایریاز سے لیکن خدمت کیجائیگی رورل ایریاز کی ۔ اس لئے غالباً ''سس'' کے لفظ کی وجہ سے کنفیوژن پیدا ہوگیا ۔ سس تو وہاں بھی لیا جائیگا لیکن وہ سس ریوینیو کے ساتھ لیا جائیگا ۔ اور یہاں جو سس لیا جائے گا وہ پراپرٹی ٹیکس کے ساتھ لیا جائیگا جو کہ ولیجس میں وصول نہیں کیا جاتا ۔ اس لئے اس میں اعتراض کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے آپ مووننٹ تو چلائیے پھر جیسے جیسے مووننٹ بڑھتا جائیگا ویسے ویسے ٹیکس وصول کئے جائیں ۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ مرغی پہلے یا انڈا پہلے پیدا ہوا ۔ جوکام گورنمنٹ کی جانب سے ہوگا اور اوس کو جس سسٹیمیٹک (Systematic) طریقہ پر چلایا جائیگا اوس کے لئے ایک ترتیب وار ڈھانچہ تیار کرنا ضروری ہے۔ ایک قانون یا قواعد بنا دینے سے فائدہ نہیں ہوگا بلکہ مووننٹ کو باضابطہ طریقہ پر چلانا ہوگا ۔ اس وقت تو چھوٹی سی رقم سے اس مووننٹ کا آغاز ہورہا ہے جب لوگوں کو اس مووننٹ کا فائدہ معلوم ہوگا تو لوگ خود اس مووننٹ کو اور زیادہ آگے بڑھائینگے ۔

میں اب ایک آخری جواب دیکر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔ یہ بھی کہا گیا کہ ڈی ۔ پی ۔ آئی (D. P. I.) کے تفویض یہ کام نہیں کیا جانا چاھئے ۔ بلکہ اس کے لئے ایک اسپیشل آفیسر (Special Officer) مقرر کیاجانا چاھئے ۔ سنہ ۵۰ع میں مدراس میں جو لائبریریز ایکٹ پیش کیا گیا تھا بڑی حدتک اوسی کی ھی بنیاد پرھم نے اپنے اس بل کو رکھا ہے۔ ڈاکٹر رنگنادھن راؤ نے لائبریری سائنس کے فیلڈ میں جو کچھ کام کیا وہ نہ صرف ھندوستان کے لئے ھی مثالی کام ہے بلکہ پوری دنیا کے لئے ہے ۔ اگرچیکہ خود ڈاکٹر رنگنادھن راؤ مدراس کے ایکٹ سے متفق نہیں ھیں ۔ مدراس میں اسی سلسلہ میں سات لاکھ روپیہ خرچ کئے جاچکے ھیں لیکن وھاں کے ڈائرکٹر پر اب بھی کرٹیسیزم (Criticism) ھو رہا ہے ۔ ڈائرکٹر بہت مصروف آدمی ھیں اون کے ذمہ بہت سے فرائض ھیں ۔ اگرچیکہ یہ مووننٹ

وھاں بڑے پیمانہ پر بڑھ گیا ھے۔ لیکن آج چار پانچ سال کے بعد بھی وھاں کرٹیسیزم ھورھا ھے کہ اس کا ڈپارٹمنٹ علحدہ ھونا چاھئیے ۔ ھم نے بھی پہلے یہی رکھا تھا لیکن جب اوسکے فینانشیل امپلیکیشنس (Financial Implications) معلوم ھوئے تو اس کو ترک کردینا پڑا ۔ اگرعلحدہ ڈائرکٹر یا اسپیشل آفیسر رکھا جائے اور اوس کا عملہ مقرر کیا جائے تو کم ازکم (۸۰) ھزار روپیہ سالانہ خرچ آئیگا ۔ ھمارے پاس دو تین لاکھ کا ھی سرمایہ ھے جس سے یہ کام شروع ھونے والا ھے ۔ اگر (۸۰) ھزار روپیہ صرف اسٹیبلشمنٹ (Establishment) پر لگا دیں تو وہ بھی قابل اعتراض ھوگا ۔ کیونکہ آصفیہ لائبریری کے سلسلہ میں یہ کہا گیا کہ اسٹیبلشمنٹ پر زیادہ خرچہ ھو رھا ھے۔ اوسکو اوائڈ (Avoid) کرنا چاھئیے ۔ چونکہ موجودہ ڈائرکٹر لائبریریز موومنٹ سے دلچسپی رکھتے ھیں اس لئیے انیشیل اسٹیج (Initial Stage) پر یعنی چار پانچ سال تک اسکو ڈی ۔ پی ۔ آئی کے تحت رکھنا ھی مناسب ھوگا ۔ تاکہ مدراس کی طرح یہاں بھی کرٹیسیزم کی نوبت نہ آنے پائے ۔ بعد میں یہ معلوم ھو کہ ڈائرکٹر سے یہ کام نہیں ھوسکتا تو علحدہ ڈپارٹمنٹ قائم کیاجائے گا ۔ اگر آپ اس سے متعلقہ سکشن ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ھوگا کہ ھم نے دونوں چیزیں رکھی ھیں ۔ موجودہ حالت میں تو ھم اس کو ڈی ۔ پی ۔ آئی کے ھاتھ میں دے رھے ھیں۔ لیکن یہ امپلائنگ پاور (Employing Power) بھی گورنمنٹ کے ھاتھ میں ھے جس وقت چاھے علحدہ ڈپارٹمنٹ قائم کیا جاسکے گا ۔ مدراس میں اس سلسلہ میں جو کرٹیسیزم ھورھا ھے اوسکو یہاں آواڈ کرنے کے لئیے یہ گنجائشیں رکھی گئی ھیں ۔

ایک اور غلط فہمی جو آصفیہ لائبریری کے سلسلہ میں پیدا ھوگئی ھے اوس کو میں دور کرنا چاھتا ھوں ۔ ایک صاحب نے کہا کہ اوس لائبریری میں ریجنل لینگویجس (Regional Languages) کی کوئی کتاب نہیں ھے ۔ میری عرض یہ ھے کہ اس قسم کے سویپنگ (Sweeping) جنرل ریمارکس (General remarks) کم کرنا چاھیئے ۔ نہیں کرنا چاھیئے یہ تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ میں نے چونکہ پہلے اپنی تقریر میں اس کو واضح کردیا تھا اس لئیے تقریر کے بعد توکم از کم ایسے ریمارکس نہیں ھونے چاھئیں۔ یہ الزام بالکل صحیح ھے کہ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری کے اسٹیبلشمنٹ پر زیادہ خرچ ھورھا ھے ۔ کتابیں خریدنے پر اوتنا خرچہ نہیں کیا جارھا ھے ۔ میں نے اس کو مان لیا ھے ۔ اور میں اون ھی صاحب کو جنھوں نے یہ اعتراض کیا ھے یہ بتاؤں گا کہ رٹرنچمنٹ کے ذریعہ پیسہ بچانے کی ھم کوشش کررھے ھیں ۔ وھاں سوپر فلوس اسٹاف (Superflous Staff) ھے ۔ میں اون کی معلومات کے لئیے یہ بتاؤں گا کہ وھاں ۳۰ - ۳۲ لوگ بک کلینرس کے نام سے رکھے گئے ھیں ۔ وہ کپڑا لیکر کتابوں کو کلین (Clean) کیا کرتے ھیں ۔ کہیں کلین کرتے کرتے خود کتاب ھی کلین نہ ھوجائے ۔ آج کل جو ماڈرن اپریشنس (Modern Operations) اس کام کے لئیے استعمال ھوتے ھیں اون کے ذریعہ ھم تھوڑے سے پیسوں میں یہ کام کرواسکتے ھیں۔ تیس پینتیس کی ضرورت نہیں ھوگی ۔ ھم ان آدمیوں کو نکال کر (۳۰) ھزار روپیہ سالانہ

بچاسکتے ھیں۔ فینانس ڈپارٹمنٹ سے ہم نے اس کا وعدہ لیا ھے۔ یہ (۳۰) ہزار روپیہ ریجنل لینگو یجس کی کتابیں خریدنے پر خرچ کئے جائینگے ۔ اور میں آپ کو یہ بھی بتا دینا چاھتا ھوں کہ گزشتہ دوسال سے ریجنل لینگویجس پر بہ نسبت دوسری زبانوں کے زیادہ خرچہ ھورھا ھے۔ اور اس وقت اسٹیٹ لائبریری میں اون کی کافی تعداد موجود ھے ۔ اور ریجنل لینگو یجس اور سنسکرت کی مزید کتابیں بڑھانے کی کوشش کی جارھی ھے ۔ لیکن مجھے اس کے ساتھ ھی ساتھ اس خطرہ کا بھی یقین ھے کہ جب ان بیس بائیس آدمیوں کا رٹرنچمنٹ ھوگا تو اخباروں میں اعلان آئیگا کہ رٹرنچمنٹ ھورھا ھے ۔ ان امپلائمنٹ بڑھ رھا ھے ۔ گورنمنٹ ظالم ھے ۔ سرمایہ دار ھے ۔ غریبوں کو روز گار سے نکال رھی ھے ۔ اور پیسہ بچا رھی ھے ۔ اس قسم کا کنفلکٹنگ ذھنوں اور دماغوں میں موجود ھے ۔ ھمارے دماغوں میں پختگی نہیں ھے ۔ اس قسم کا کنفلکٹنگ آرگیومنٹ (Conflicting argument) اورتضاد ھمیشہ ھوتا رھیگا ۔ میں آپ کے آرگیومنٹ کا سویکار تو کرتا ھوں لیکن مہربانی کر کے آپ بھی ھم سے کو آپریٹ کریں ۔ ھم لوگوں کو تخفیف تو کریں گے لیکن اوس کے ساتھ اون کے امپلائمنٹ کا دروازہ بھی کھولینگے ۔ پہلے اون ھی لوگوں کو امپلائمنٹ دیا جائیگا ۔ لیکن وتھ ڈیو رسپکٹ (With due respect) یہ کہوں گا کہ مجھے اس کا خطرہ ھے کہ اس اطمینان کے باوجود بھی یہی کہا جائیگا ۔ تیس ہزار روپیہ سالانہ بچا کر ھم اوس سے کتابیں خرید ینگے اور اون کتابوں سے لاکھوں عوام کا فائدہ ھوگا ۔ ریجنل لینگو یجس اور سنسکرت لٹریچر خریدا جائیگا اور ھماری پرانی تہذیب اور ثقافت کے ساتھ اس لائبریری کو ایک سنٹرل لائبریری بنایا جائیگا ۔ میں اون کو اس امر کا یقین دلانا چاھتا ھوں کہ گورنمنٹ کی اس میں کوئی نیت نہیں ھے ۔ ھم اس لائبریریز سوومنٹ کو ایک ایسی اونچائی پر لیجانا چاھتے ھیں جہاں پہنچ کر ھمارا مقصد حاصل ھوجائے ۔ ھم اور آپ اس مقصد پر متحد تو ھیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ خلوص کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھائیں تا کہ ھمارا مقصد حاصل ھو۔ میں اس امید کے ساتھ کہ اس بل کو زیادہ اختلاف کے بغیر منظور کیا جائیگا اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill Mo. XXVIII of 1954, the Hyderabad Public Libraries Bill 1954 be read a First time."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday the 18th September, 1954.